مسلسل اشاعت کے 59 سال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

# ماہنامہ لولاک ملتان

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

اپریل 2022ء | رمضان المبارک ۱۴۴۳ھ

شمارہ: ۴ | جلد: ۲۶

**الحمد للہ!**

لاہور میں میٹرو بس سروس اور میٹرو اورنج ٹرین کے ہر اسٹیشن پر آیت و حدیث ختم نبوت مع ترجمہ آویزاں کردیا گیا ہے۔

ختم نبوت ﷺ کے متعلق قرآن پاک کی سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۴۰﴾

حضرت محمد ﷺ باپ نہیں کسی کے تمہارے مردوں میں سے لیکن رسول ہیں اللہ کے اور مہر ہیں تمام نبیوں پر اور ہے اللہ سب چیزوں کا جاننے والا

ختم نبوت ﷺ کے متعلق فرمان نبوی ﷺ بحوالہ ابوداؤد 4252 و ترمذی 2219

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: "لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِيْ بِالْمُشْرِكِيْنَ، وَحَتّٰى يَعْبُدُوا الْاَوْثَانَ، وَ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ ثَلَاثُوْنَ كَذَّابُوْنَ، كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ، وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ"

اللہ کے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تحقیق عنقریب میری امت میں 30 جھوٹے دجال کذاب ہوں گے، ان میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں"

## منقبت..... سیدنا امیر المومنین علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

## روزہ کے چند ضروری مسائل

## اعتکاف کی شرعی حیثیت اور فضیلت

## محاسبہ قادیانیت جلد نمبر ۱۶ کا دیباچہ

## دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ غازیخان کا افتتاح

www.khatm-e-nabuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

# ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ: ۴ جلد: ۲۶


## بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوری شہیدؒ
صاحبزادہ طارق محمودؒ
مولانا محمد اکرم طوفانیؒ


بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب

زیر سرپرستی: حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحب

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی

کمپوزنگ: یوسف ہارون


## مجلس منتظمہ


| | |
|---|---|
| مولانا غلام رسول دین پوری | مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی |
| علامہ احمد میاں حمادی | مولانا غلام مصطفیٰ |
| مولانا مفتی حفیظ الرحمن | مولانا فقیر اللہ اختر |
| مولانا قاضی احسان احمد | مولانا محمد طیب فاروقی |
| مولانا مفتی محمد راشد مدنی | مولانا محمد اسحاق ساقی |
| مولانا محمد حسین ناصر | مولانا محمد وسیم اسلم |
| مولانا محمد قاسم رحمانی | چوہدری محمد اقبال |
| مولانا عبدالرشید غازی | مولانا عبدالرزاق |



ناشر: عزیز احمد مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان

مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان



رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 061-4783486, 0333-8827001

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

## کلمۃ الیوم


| | | |
|---|---|---|
| دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ غازی خان کا افتتاح | مولانا اللہ وسایا | 03 |


## مقالات ومضامین


| | | |
|---|---|---|
| توحید باری تعالیٰ اور ایک عام غلطی کا ازالہ (قسط نمبر: 3) | مولانا محمد مسلم دیوبندی | 05 |
| مناقب...... امیر المؤمنین سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ | مولانا محمد امین | 09 |
| فضائل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم از مسلم شریف | مولانا محمد شاہد ندیم | 12 |
| صلوٰۃ التسبیح...... رمضان المبارک کا خاص تحفہ | مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی | 15 |
| روزہ کے چند ضروری مسائل | مولانا محمد فہیم | 17 |
| اعتکاف کی شرعی حیثیت اور فضیلت | مولانا محمد عثمان | 19 |
| دلچسپ وانمول قرآنی معلومات | مولانا محمد وسیم اسلم | 21 |
| انتخاب لاجواب | حافظ محمد انس | 22 |
| مناظرۃ الہند الکبریٰ یعنی ہندوستان کا عظیم مناظرہ (قسط: 4) | مولانا رحمت اللہ کیرانوی/ مولانا غلام رسول | 24 |


## شخصیات


| | | |
|---|---|---|
| مولانا قاضی غلام سرور کا سانحہ ارتحال | قاضی نصیب الرحمٰن | 29 |
| جناب حاجی محمد بشیر ساہیوال والوں کی وفات | مولانا عبد الحکیم نعمانی | 30 |
| جناب قاری غلام نبی لیہ کا وصال | مولانا محمد ساجد | 32 |
| جناب محمد زاہد خان کلورکوٹ کا وصال | ″ ″ | 32 |
| جناب محمد عمیر بھکر کا وصال | ″ ″ | 33 |


## ردقادیانیت


| | | |
|---|---|---|
| محاسبہ قادیانیت جلد نمبر ۱۶ کا دیباچہ | مولانا اللہ وسایا | 34 |
| مولانا ظفر علی خان اور فتنۂ قادیانیت (قسط نمبر: 6) | حکیم عنایت اللہ نسیم سوہدروی | 40 |
| ختم نبوت اسٹیشن...... اورنج ٹرین لاہور کے ایک اسٹیشن کا نام | مولانا عبد الجبار سلفی | 44 |


## متفرقات


| | | |
|---|---|---|
| تبصرہ کتب | مولانا اللہ وسایا | 50 |
| سوانح افکار قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ | مولانا عبد القیوم حقانی | 51 |
| جماعتی سرگرمیاں | ادارہ | 53 |

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمۃ الیوم

# دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ غازی خان کا افتتاح

سال ۲۰۲۱ء میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پانچ نئے ملکیتی دفاتر کی تعمیر کا آغاز ہوا۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۱...... | دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت | | | چارسدہ خیبرپختون خواہ |
| ۲...... | // | // | // | پنوعاقل سندھ |
| ۳...... | // | // | // | ڈیرہ غازی خان پنجاب |
| ۴...... | // | // | // | ساہی وال // |
| ۵...... | // | // | // | منڈی بہاؤالدین // |

چارسدہ دفتر کی زمین کی تعمیر کے جملہ مصارف چارسدہ جماعت کے ساتھیوں نے خود مہیا کئے اور الحمدللہ! اس کی تعمیر مکمل ہوچکی ہے۔ معمولی رنگ وروغن کا کام باقی ہو تو وہ بھی مکمل ہی سمجھیں۔

پنوعاقل زمین اور دفتر کی تعمیر کے جملہ مصارف کا پنوعاقل کی جماعت نے مقامی طور پر خود انتظام وانصرام کیا۔ سکھر اور اس سے نسبتاً زیادہ کراچی کے بعض جماعتی رفقاء نے بقدر ہمت حصہ ڈالا۔ لیکن مجموعی طور پر تمام کام کی تکمیل کا سہرا پنوعاقل کی جماعت کے سر رہا۔ پہلی منزل مکمل ہوگئی ہے۔ صرف جزوی کام باقی ہے۔ دوسری منزل کا کام بھی ان شاءاللہ شروع ہوا چاہتا ہے۔

ڈیرہ غازی خان، ساہی وال، منڈی بہاؤالدین کے دفاتر کی جگہ کی خریداری مرکز کے بیت المال سے کی گئی۔ ساہی وال دومنزلہ دفتر کی تعمیر اسی (۸۰) فیصد مکمل ہوچکی ہے۔ منڈی بہاؤالدین دفتر کا نقشہ بن گیا ہے۔ تعمیر کا جلد آغاز ہوجائے گا۔ ان شاءاللہ! البتہ ڈیرہ غازی خان دومنزلہ دفتر کی تعمیر، رنگ وروغن جملہ کام مکمل ہوگیا ہے۔ ۱۵؍فروری ۲۰۲۲ء کو بعد از ظہر اس کے افتتاح کی تقریب منعقد کی گئی۔

جمال سرور کالونی نزد مسجد اقصیٰ ڈیرہ غازی میں ڈویژنل دفتر ختم نبوت کی افتتاحی تقریب کی صدارت ضلعی امیر مولانا عبدالرحمٰن غفاری اور نگرانی مولانا محمد انس ناظم مرکزی دفتر ملتان، مولانا محمد اقبال مبلغ ختم نبوت ڈیرہ غازی خان اور ملک ابوبکر صدیق گھلو نے کی۔ شرکاء میں مولانا رشید احمد شاہ جمالی، مولانا ابوبکر عبداللہ، مولانا محمد نعیم کھتران، قاری شاہ نواز کھتران، مفتی رحمت اللہ، مفتی عبدالعلیم، قاری محمد کھلول، شیخ

عثمان، تحصیل تونسہ کے امیر مولانا عبدالعزیز لاشاری، گدائی شریف کے سجادہ نشین مولانا محمد اسحاق سکندر، محمد پور دیوان سے مولانا مفتی اللہ وسایا، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالعزیز خیر آبادی، مولانا انعام اللہ کھوسہ، مولانا اصغر الحسینی، قاری محمد اسماعیل کوٹ ہیبت، جام پور سے مولانا محمد اقبال کی قیادت میں پوری جماعت، فاضل پور سے مولانا عبدالرحیم، مولانا محمد طاہر کوٹ چھٹہ، قاری فتح محمد چاہ چاچڑ والا، ڈاکٹر محمد الطاف سخی سرور، بھائی شاہد لطیف، شادن لنڈ سے قاری اللہ وسایا سمیت ڈویژن بھر کے دیگر علماء ومعززین شہر نے بھرپور شرکت کی۔

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری صاحب نے اپنی دعا سے دفتر کا افتتاح کیا۔ فقیر راقم نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات، حالات حاضرہ کی روشنی میں قادیانی شرور وفتن کی سنگینی اور ان کے سدباب پر روشنی ڈالی۔ مہمانوں کی ضیافت کی گئی۔ یوں الحمدللہ! ڈیرہ غازی خان وساہی وال کے دفاتر کی اس سال تعمیر وتکمیل کے بعد پنجاب کے تمام ڈویژنل ہیڈکوارٹر پر مجلس کے ملکیتی دفاتر کا ہدف مکمل ہوجائے گا۔ الحمدللہ! مسلکی حوالہ سے جماعت کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ پورے پنجاب کے تمام ڈویژنل دفاتر مجلس کے اپنے ملکیتی ہیں۔ فالحمدللہ اوّلاً وآخراً!

## ختم نبوت کورس پیر محل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پیر محل کے زیر اہتمام مرکزی جامع مسجد عثمانیہ میں ۳ روزہ ختم نبوت کورس بتاریخ ۱۸، ۱۹، ۲۰ رفروری ۲۰۲۲ء بعد نماز مغرب منعقد ہوا۔ جس میں مولانا مجاہد مختار، مولانا مفتی معاویہ محبوب امیر تحصیل ٹوبہ اور مولانا محمد خبیب مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹوبہ نے شرکاء کورس کو بعنوان عقیدہ ختم نبوت، سیرت امام مہدی علیہ الرضوان، حیات سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اور کردار آنجہانی مرزا غلام قادیانی پر لیکچر دیئے۔ کورس کی نگرانی مولانا قاری عتیق الرحمٰن مہتمم جامع مسجد عثمانیہ پیر محل نے کی۔

## ۳ روزہ ختم نبوت کورس گوجرہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرہ کے زیر اہتمام مرکزی جامع مسجد کپڑا بازار میں بتاریخ ۱۹، ۲۰، ۲۱ رفروری ۲۰۲۲ء بعد نمازِ مغرب کورس منعقد ہوا۔ صدارت گوجرہ کے امیر مولانا محمد اسعد مدنی نے کی۔ کورس میں مولانا محمد خبیب مبلغ ٹوبہ نے بعنوان علامات قیامت اور قادیانی دجل وفریب، مولانا پیر عطاء اللہ نقشبندی ماموں کانجن نے بعنوان عقیدہ ختم نبوت اور کادیانی دجل وتلبیس اور مولانا مفتی معاویہ محبوب نے بعنوان ناموسِ رسالت ﷺ اور قادیانی گستاخیوں لیکچر دیئے۔ اختتام پر لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

# توحید باری تعالیٰ اور ایک عام غلطی کا ازالہ

قسط نمبر 3　　　　　　　　　　مولانا محمد مسلم دیوبندی

چونکہ حق سبحانہ وتعالیٰ ہماری نگاہوں سے اوجھل ہے اس لئے اس کی ذات کے دریافت کرنے کا صحیح راستہ بذریعہ اس کے صفات واقعیہ نفس الامریہ کے اور کوئی نہیں۔ جب تک ہم اس کی صفتوں کو اصلی رنگ میں نہ دیکھیں گے اس موصوف کا پتہ لگانا دوراز عقل ہے۔ جس چیز کا علم دیکھنے کا محتاج ہے وہ اپنی خاص شکل اور صورت کی وجہ سے ہر وقت دوسری مجنس چیزوں سے حاسہ بصر (دیکھنے کی صلاحیت) کے نزدیک ممتاز ہے۔ اور جس کے ادراک سے خدا کے دیئے ہوئے ناک، کان، اور آنکھیں عاجز ہیں اس کو بھی بذریعہ عقل اس کی ماہیت اور حقیقت نفس الامریہ کی وجہ سے دریافت کرنا آسان ہے لیکن جو ذات ماہیات اور جسمیات کے توہمات سے پاک اور بے لوث ہے اور اس کی رفعت ذات اور اوج کمال تک طائر خیال کے بازوئے پست اور اس نہ چھپنے والے آفتاب کی روشنی میں آنکھیں خیرہ وتاریک تو اس ذات کی معرفت بغیر ان صفات مختصہ کے جو آئینہ ذات ہیں اور اس کے سوا دوسروں میں نہیں پائی جاتیں کسی اور طریقہ سے ناممکن ہے۔ جس شخص نے آگ نہیں دیکھی وہ دھوئیں اور حرارت سے آگ کے وجود پر یقین لے آتا ہے۔ لیکن اس کا فرض ہے کہ پہلے گرمی کو سردی اور دھوئیں کو غبار اور دھند سے جدا کرے۔ ورنہ بہت ممکن ہے کہ اڑتی ہوئی گرد اور برستے ہوئے کہر کو دیکھ کر فضاء آسمانی میں آگ کا قائل ہو جائے۔ ٹھیک اسی طرح خدا کی صحیح معرفت حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے خدا کی مخصوص صفتوں کو جو مظہر ذات اور آئینہ جمال ہیں اصلی رنگ میں دیکھیں۔ کیونکہ اس کی صفتیں معرفت ذات کی نشانیاں اور علامات ہیں اور ہمیشہ امارات اور نشانیوں کے بدل جانے پر وہ شئی کبھی اپنی شخصیت پر باقی نہیں رہتی۔ بلکہ کوئی اور ہی چیز ہو جاتی ہے۔ جس کو پہلی شئی سے کوئی لگاؤ اور تعلق نہیں رہتا۔ ’’وذالک رفص بالوحدانیت وقول بالاشراک‘‘

یہی وجہ ہے کہ ابتداءً وحدت ذات کا اقرار کر کے اس کو آخر تک نبھانا اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب سے دشوار ہو گیا اور دنیا کے غیر مسلم اقوام میں سے اگر کسی گروہ نے توحید کی طرف قدم بھی اٹھایا تو اس کو ہر کام پر اس قدر ٹھوکریں کھانی پڑیں کہ منزل مقصود تک رسائی ناممکن ہو گئی۔ اس لئے جن لوگوں نے خدا کی صفتوں کا صحیح اندازہ نہ کرتے ہوئے ان کو درجہ کمال سے گرا کر نقص کے گڑھے میں دھکیل دیا۔ وہ ایک ناقابل تلافی جرم کے مرتکب ہوئے معمولی عقل کا انسان بھی جانتا ہے کہ جس طرح خدا کی ذات جملہ نقائص اور

عیوب سے پاک اور منزّہ ہے اس کی صفتیں بھی انتہائی کمالات پر پہنچی ہوئی ہیں۔ ورنہ یہ ناممکن ہے کہ صفات کے نقص سے موصوف پر کوئی حرف نہ آئے۔ صفات کا معیوب ہونا ذات موصوف کے معیوب ہونے کو پہلے مستلزم ہے اور جس انسان کا یہ باطل عقیدہ ہو اس کو قیامت تک نجات کا راستہ نہیں مل سکتا۔ بلکہ اس کے ساتھ توحید پرستی کی بھی صاف قلعی کھل جاتی ہے۔

جب خدا کی ذات مستجمع جمیع صفات کمالیہ ٹھہری اور وہ تمام نقائص اور عیوب سے مبرّا اور بیزار رہا تو اس کے لئے ناقص درجہ کی صفتیں ثابت کرنے سے اس کی ذات اسی طرح پاک اور منزّہ رہی جیسا کہ وہ بحسب واقعہ اور نفس الامر ان اوصاف سے مبرّا ہے اور اس کی جگہ ایک ایسی شئی نے لے لی ہے جو ان ناقص صفتوں کے ساتھ متصف ہے اور وہ ہی ان باطل پرستوں کی نگاہ میں خدا ہے۔ ایسے لوگ خدا کی معرفت اور اس کی توحید سے کوسوں دور جا پڑتے ہیں۔ اور ان کا دعوی توحید خالی بجانے کا ڈھول رہ جاتا ہے۔ جس کی دور سے آواز اچھی معلوم ہوتی ہے اور جتنے اس کے قریب ہوتے جایئے اسی قدر وہ سامعہ خراش اور کریہہ الصوت ہے۔ غرض جو شخص خدا کو قادر مانتا ہے لیکن اس کی قدرت کو آلات اور اسباب کا محتاج اور بلا مادہ اور صورت کے قدرت الٰہیہ کو بیکار سمجھ رکھا ہے۔ جیسا کہ ہندوستان میں آریہ اور مرزائی جماعت کے لوگ ہیں، ایسا شخص یقیناً ملحد اور بددین ہے۔ خدا کی وسیع اور پھیلی ہوئی قدرت اسباب عادیہ تک محدود نہیں ہے۔ بلکہ وہ قادر مطلق محض اپنی قدرت کاملہ سے بلا واسطہ اسباب کے کچھ کر دکھاتا ہے۔ وہی ہے جس نے عصاء کو اژدھا اور پتھر سے ناقہ کو بلا کسی سبب کے پیدا کر دیا۔ اس نے بے شمار مناظر قدرت دنیا کو ایسے دکھا دیئے جس میں نہ آلات کے استعمال کی ضرورت ہوئی نہ مادہ اور صورت کی احتیاج۔ بلکہ وہاں علّت تامہ صرف ارادہ باری تعالیٰ ہی تھا جس نے پلک مارتے ہی صفحہ ہستی پر اس شئے کو لا کر کھڑا کر دیا۔ ’’انما امرہ اذا اراد شیئاً ان یقول له کن فیکون (یٰس: ۸۲)‘‘ خدا کے لئے کسی چیز کو پیدا کرنے کے واسطے صرف اس کے ارادہ کی دیر ہے جوں ہی اس نے ارادہ کیا اور وہ چیز وجود میں آئی۔

اسی طرح دنیا کی وہ جماعتیں بھی گمراہی اور ضلالت کے گڑھے میں پڑی ہوئی ہیں جو حق سبحانہ تعالیٰ کی ذات کو عیوب اور نقائص کا محل سمجھ کر اس کے لئے اولاد، بیوی، بچوں کے ناپاک سلسلے کو تجویز کرتے ہیں اور ایک لمحہ کے لئے بروئے عقل وانصاف اس بے ہودہ توہم پرستی کے زہریلے اثرات پر غور نہیں کرتے۔ جس نے قصر الوہیت میں ایک عظیم زلزلہ ڈال دیا ہے۔ کیا وہ ذات جو خصائص امکان کے ساتھ متصف اور محل حوادث ہو، وہ کبھی واجب بالذات یا دائم الوجود رہ سکتی ہے۔ حاشا وکلاّ ہر گز نہیں بلکہ وہ حادث اور فنا پذیر ہستی سے ہوگی۔ خدا کی ذات حدوث سے ایسے ہی پاک ہے جیسا کہ وہ عیوب اور نقائص سے پاک ہے۔ اس کو ممکن یا

حادث یعنی ناپید اور فانی ماننے والا اور اس کی ذات یا کسی صفت میں نقصان تجویز کرنے والا درگاہ خداوندی میں مردود اور نامراد ہے۔ یہ تو وہ صفات کمالیہ اور اوصاف منزّہیہ ہیں جن میں اول الذکر کا اثبات اور ثانی کی نفی خدا کی ذات کے لئے از بس ضروری ہے۔ لیکن اسی کے ساتھ یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ جو اوصاف ذات باری کے لئے طرۂ امتیاز ہیں، ان کا ثبوت حق سبحانہ تعالیٰ کے سوا کسی اور ضعیف ہستی کے واسطے نہ کیا جائے کہ یہ شرک فی الصفات ہے اور باعتبار اپنے نتیجہ کے مشرک فی الذات کا مترادف ہے۔ کیونکہ الوہیت باری بذریعہ اوصاف مختصہ کے قائم ہوئی ہے۔ خدا اسی ذات کا نام ہے جو جمیع صفات کمالیہ کے ساتھ متصف ہے۔

اب اگر اسی قسم کے اوصاف غیراللہ کے لئے ممکن یا جائز ہیں تو پھر الٰہ حق کو کوئی فضیلت یا بزرگی نہیں رہتی۔ یہی وجہ ہے کہ رب العزت اپنی جیسی صفتوں کا الٰہ باطلہ سے مطالبہ کرتا ہے۔ کیونکہ اگر وہ خدا کے شریک ہیں اور خدا کی طرح صفات الوہیت کے ساتھ متصف ہیں تو ملحدین کا دعویٰ شرک اور متعدد الٰہ حق بجانب اور درست ہے۔ ورنہ اس خرافات سے نہ صرف رجوع بلکہ معبودان باطل کو خدا کی رضامندی کی قربان گاہ پر بھینٹ چڑھا دینا چاہئے۔

باری تعالیٰ کا ارشاد ہے ''قل ارئیتم شرکآء کم الذین تدعون من دون اللہ ارونی ماذا خلقوا من الارض ام لھم شرک فی السمٰوٰت ام اٰتینٰھم کتٰباً فھم علیٰ بیّنتٍ منہ بل ان یعد الظّٰلمون بعضھم بعضاً الّا غرورا (فاطر:۴۰) ''اے محمد ﷺ ملحدین سے پوچھئے کہ الٰہ باطلہ نے کبھی آسمان میں کوئی چیز خدا کی طرح پیدا کی ہے جو انہوں نے ان کو خدا کا رتبہ دیا ہے یا الٰہ حق نے ان کو باطل پرستی کی اجازت دے دی ہے۔ ورنہ یہ محض دھوکہ کی باتیں ہیں جس کی کوئی اصلیت اور بنیاد نہیں۔

چونکہ خدا کی صفتیں اس مقدس ہستی کے ساتھ مخصوص ہیں اور وہ معرفت ذات کے لئے بمنزلہ امارات اور نشانیوں کے ہیں اور پھر خدا کی صفتوں یا ان صفات کے مظاہر اور اثرات کے سوا جو دن رات کے ان گنت گھڑیوں میں ہماری آنکھوں کے سامنے ذرات عالم کی طرح تاباں اور درخشاں ہیں، کوئی اور راستہ بھی ذات باری کی پہچان اور شناخت کا نہیں ہے۔ اس لئے قرآن کریم میں ایک سے زائد جگہ حق سبحانہ تعالیٰ نے بذریعہ اوصاف ہی کے اپنی ذات کا پتہ دیا ہے اور ہمیشہ باطل پرستوں کو ان کی سفیہانہ زندگی پر شرم اور ندامت دلاتے ہوئے صاف اور کھلے ہوئے لفظوں میں فرمایا ہے:

''والذین تدعون من دونہٖ مایملکون من قطمیر (فاطر:۱۳) ''جن کو باطل پرست خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں وہ گھٹلی کے اوپر لپٹی ہوئی باریک جھلی کے بھی مالک نہیں۔

معلوم ہوا کہ خدا کی صحیح معرفت حاصل کرنے کے واسطے جس طرح اس کی صفتوں کا صحیح علم ہونا۔

اور پھراس کی وہ مخصوص صفتیں جوتاج الوہیت کے درخشاں ہیرے ہیں ان کواسی کی ذات تک محدود رکھنا جیسا کہ ازبس ضروری ہے اوراس کے بغیر معرفت الٰہی کا راستہ مسدود ہے اسی طرح کائنات عالم کی وہ مخصوص صفتیں جوحدوث اورامکان کی کھلی ہوئی نشانیاں ہیں ان سے خدا کی ذات کومبرّا اور پاک جاننا بھی معرفت خداوندی کا ضروری جزو ہے۔ جس سے ایک ملحد کے لئے علیحدہ رہ کر خدا کی معرفت اور پہچان کا دعوی کرنا محض حمق اورنادانی پرمبنی ہے۔

غرض ایمان کی دولت بغیر صحیح معرفت کے اور معرفت الٰہی بلا ان تینوں باتوں کے قیامت تک نصیب نہیں ہوسکتی۔ اور جوشخص ان راستوں سے ہٹ کر دوسرے طریقوں پر خدا کی تلاش اور جستجو میں سرگرم رفتار ہے وہ نہ صرف عقل اوراپنی جان کا دشمن ہے بلکہ دنیا کو ہلاکت کے گڑھے میں دھکیل رہا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ پہلے انسان خدا کی معرفت کے صحیح اور حقیقی راستے تلاش کرے اور جب خدا کی ذات اوراس کی صفتوں کا صحیح علم ہوجائے تو پھر خدا کی عظمت اور پرہیبت جاہ وجلال کا گہرا نقش صفحہ دل پر کندہ کرے۔

<u>بغیر خدا کی عظمت کے ایمان تمام نہیں ہوتا:</u> خدا کی معرفت کے بعداس کی عظمت کا اصلی خاکہ دل پر اتر آنا یقیناً تکمیل ایمان اورصداقت وحق پرستی کی روشن دلیل ہے۔ جس دل میں عظمت الٰہی نے اپنا گھر نہ کیا ہواور وہ خداوندی معاملات میں نڈر اور گستاخ ہواور خدا کے فیصلے کے سامنے گردن جھکانا عارسمجھتا ہووہ بے نصیب کفر زندقہ کے تاریکی میں پھنس کرحق اور راستی کے راستہ کو بھولا ہوا ہے۔ ابلیس لعین معرفت الٰہی سے بہرہ اندوز تھا۔ لیکن خدا کی عزت وعظمت اس کی نگاہ میں کچھ نہ تھی۔ اس لئے ہمیشہ کے واسطے مردوداورنامراد رہا۔ ’’وکان من الکافرین‘‘۔ جیسا کلنک کا ٹیکہ اس کی پیشانی پرلگ گیا۔ ورنہ یہ کب ممکن تھا کہ خدا کے حکم سے سرتابی کرتا ہوا اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں اپنی تعلّی کا اظہار کرتا۔ خدا کی عظمت شان اور علوّ مرتبہ سے غرور اورنخوت کے نشہ میں آنکھیں بند کرلیں۔ جس کا نتیجہ حرمان اور بےنصیبی کی شکل میں ظاہر ہوا اور ہمیشہ کے واسطے لعنت کا طوق گلے میں پڑ گیا۔

غرض ایمان کی سربفلک عمارت انہیں دوستونوں کے سہارے قائم ہے اس کے علاوہ ایمان کی جس قدر پھیلی ہوئی شاخیں ہیں وہ سب ان ہی دواصولوں کی طرف لوٹ جاتی ہیں۔

ایمان مفصل کا جزو: ’’آمنت باللہ‘‘ معرفت اوراس کے حصول کے طریقوں کی طرف اشارہ ہے۔ اور اس کلمہ کے بقیہ کل اجزاء عظمت باری تعالیٰ کا سبق دے رہے ہیں۔ ملائکہ کے وجود سے انکار یاان کی نسبت خلاف واقعہ اظہار خیال قطعاً مخبر حق کی صداقت اورراست گفتاری پرایک مہلک ضرب ہے۔ جاری ہے!!

# مناقب ...... امیر المومنین سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

مولانا محمد امین

امیر المؤمنین، خلیفہ چہارم، داماد نبی، حضرت علی شیر خداؓ اسلام کے ان اوّلین جان نثاروں میں سے ہیں جنہوں نے سب سے پہلے نبی مکرم ﷺ کی دعوت حق پر لبیک کہتے ہوئے اسلام قبول کیا۔ بچوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے سیدنا علی المرتضیٰؓ ہی ہیں۔ آپ نے اور آپ کے گھرانے نے اسلام کی وہ خدمت کی ہے جس کی مثال نہیں ملتی۔ آپ کو حسن اخلاق، جواں مردی و دلیری، حسن سیرت، جود وسخا کا ملکہ بارگاہ الٰہی سے بہت زیادہ عطا ہوا تھا۔ زہد و عدل میں آپ کا کوئی ثانی نہیں۔ ہجرت کی رات حضور ﷺ نے اپنے بستر پر آپ کو سلایا اور فرمایا کہ یہ امانتیں مکہ والوں کو واپس کر کے مدینہ کی طرف ہجرت کرنا۔ حضور ﷺ نے حضرت علیؓ کو اپنا بھائی فرمایا۔ طبقات ابن سعد میں کہ غزوہ بدر و دیگر غزوات میں جناب سیدنا علیؓ علم بردار تھے۔ آپ کو علم کا باب کہا گیا، اہل مدینہ میں سب سے زیادہ قضا کا علم رکھنے والے آپ تھے۔ نبی اکرم ﷺ آپ سے بہت محبت فرماتے تھے۔ آپ کو اللہ رب العزت نے بے شمار فضائل عطا فرمائے۔ چند ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:

۱...... حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ غزوہ تبوک میں جاتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے حضرت علیؓ کو مدینہ چھوڑا تو حضرت علیؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑے جا رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے علیؓ! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ آپ میرے لئے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لئے ہارون علیہ السلام تھے۔ بس فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ (صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۷۸)

۲...... حضرت زر بن جیش کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ کو اگایا اور ذی روح کو پیدا کیا کہ نبی امی ﷺ نے مجھ کو حکم دیا اور یہ وصیت کی کہ مجھ سے (علیؓ سے) صرف وہ شخص محبت کرے گا جو مومن ہوگا اور مجھ سے وہ شخص بغض و عداوت رکھے گا جو منافق ہوگا۔ (مسلم، مشکوٰۃ)

۳...... حضرت سہل بن سعدؓ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا اور ان کے لئے دعا فرمائی تو حضرت علیؓ ایسے ہو گئے گویا ان کو کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کو جھنڈا عطا فرمایا۔ حضرت علیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ان سے لڑتا رہوں گا یہاں تک کہ وہ ہمارے جیسے ہو جائیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: آہستہ آہستہ چلو، ٹھہراؤ اختیار کرو۔ یہاں

تک کہ ان کے میدان میں اتر جاؤ اور پہلے انہیں اسلام کی دعوت دو اور جوان پر اللہ کا حق واجب ہے اس کی خبر دو اور اللہ کی قسم اگر تمہاری وجہ سے اللہ تعالیٰ ایک آدمی کو بھی ہدایت دے دے تو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔ (مسلم شریف ج۲ص۲۷۹)

۴...... حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت انسؓ کو کہتے سنا کہ رسول خدا ﷺ کی خدمت میں ایک پرندا بھنا ہوا بھیجا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یا اللہ! کسی ایسے شخص کو میرے پاس بھیج جس کو اللہ اور اس کا رسول دوست رکھتا ہو۔ حضرت انس نے کہا کہ پھر علیؓ آئے اور انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے کہا کہ رسول خدا ﷺ کام میں ہیں اور میری خواہش یہ تھی کہ فضیلت انصار میں سے کسی کو ملے۔ پھر علیؓ نے دوبارہ دروازہ کھٹکھٹایا، پھر سہ بارہ انہوں نے ایسا ہی کیا تو رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ: اے انس! ان کو آنے دو، میں ان ہی کو چاہتا تھا۔ پس جب سیدنا علیؓ سامنے آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ! تو ان سے محبت کر۔ دوبار آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔ (اسد الغابہ)

جناب نبی کریم ﷺ نے سیدنا علی المرتضیٰؓ کو ارشاد فرمایا کہ: اے علی! تین چیزوں کو اپنے موقعہ سے مؤخر مت کریں اور ان کو اپنے وقت پر پورا کریں۔

۱...... پانچ وقت نماز بروقت ادا کریں اور اسے اپنے وقت سے مؤخر نہ کریں۔

۲...... جس وقت کسی مسلمان کا جنازہ آجائے تو اس پر نماز جنازہ بروقت ادا کریں۔ اس میں تاخیر نہ کریں۔

۳...... وہ عورت جو بغیر خاوند کے ہے جب اس کے جوڑ کا خاوند مل جائے تو اس کے نکاح وشادی میں جلدی کریں، اس میں تاخیر نہ کریں۔

خلفاء ثلاثہ (حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ) کے ہاں آپ کو بہت مقام حاصل تھا اور ان کے دور میں شوریٰ کے رکن رکین رہے۔ وہ حضرات آپ کے مشوروں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ بہت سے امور میں آپ کے مشورہ کے مطابق فیصلہ کیا گیا جیسے مال غنائم کی تقسیم، قتل کی دیت، بدفعلی کی سزا، شراب خوری کی سزا، تیسری بار چوری کرنے والے کی سزا، سن ہجری کے اجراء کے متعلق وغیرہ۔

اسی طرح خلیفہ سوم حضرت عثمان ذوالنورینؓ، جب قرآن پاک کو جمع کیا گیا حضرت علیؓ سے مشورہ کیا گیا۔ حضرت سوید بن غفلہ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے ارشاد فرمایا کہ: اے لوگو! عثمانؓ کے حق میں اس معاملہ میں غلو مت کرو اور ان کے حق میں کلمات خیر کے سوا کچھ نہ کہو۔ اللہ کی قسم! جناب عثمانؓ نے مصاحف کے بارے میں اور ان کے تلف کرنے میں جو معاملہ کیا وہ ہماری جماعت کی رائے اور مشورہ کے موافق کیا۔ اسی طرح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عثمانؓ پر رحم فرمائے اگر میں والی اور حاکم ہوتا تو مصاحف کے بارہ میں وہی معاملہ کرتا جو

عثمانؓ نے کیا ہے۔ حضرت عمرؓ کے دور میں آپ نے قضاء وافتاء کے منصب کو رونق بخشی۔ افتاء وقضاء کے معاملات میں لوگ آپ کی طرف رجوع کرتے تھے۔ آپ کے زمانہ خلافت میں آپ کی زرہ گم ہوگئی، ایک یہودی کو دیکھا کہ وہ زرہ فروخت کررہا ہے آپ نے زرہ پہچان لی اور کہا کہ یہ زرہ میری ہے۔ قاضی کے پاس چلو تاکہ فیصلہ ہوجائے۔ چنانچہ یہ معاملہ اس وقت کے مشہور قاضی شریحؒ کے پاس آیا۔ انہوں نے حضرت علیؓ سے شہادت طلب کی تو آپ نے اپنے فرزند اور غلام قنبر کی شہادت پیش کی۔ قاضی نے والد کے حق میں بیٹے کی شہادت کو رد کردیا اور زرہ کا فیصلہ یہودی کے حق میں کردیا۔ جب یہودی نے یہ معاملہ دیکھا کہ قاضی نے خلیفہ وقت کے خلاف فیصلہ کیا ہے۔ اس سے متاثر ہوکر اس نے اسلام قبول کرلیا اور پھر یہ بات تسلیم کرلی کہ یہ زرہ حضرت علی المرتضیٰؓ کی ہے ان کے اونٹ سے گر پڑی تھی میں نے اٹھالی۔ آپ نے وہ زرہ اسی آدمی کو عنایت فرما دی۔ آپ بہترین اخلاق کا نمونہ تھے حتی کہ اپنے قاتل بدبخت ابن ملجم کے لئے بھی بھلائی کی وصیت کی اور فرمایا کہ اگر میں زندہ رہا تو مجھے اپنے خون کی بابت اختیار ہے، معاف کروں یا قصاص لوں اور اگر میں مرگیا تو اس کو بھی قتل کردینا۔ آپ کی شہادت کے متعلق حضور ﷺ نے پیش گوئی فرمائی تھی۔ حضرت علیؓ سے ہی روایت ہے کہ مجھ سے حضور ﷺ نے بیان فرمایا کہ تم نہ مروگے یہاں تک کہ ایک ضرب تمہاری اس پر (اشارہ داڑھی اور سر کی طرف فرمایا) ماری جائے گی اور اس امت کا شقی ترین شخص آپ کو قتل کرے گا۔　(اسد الغابہ)

زخمی ہونے کے بعد آپ نے صاحبزادوں حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو کتاب وسنت پر قائم رہنے، تقویٰ اور پرہیزگاری سے متعلق سے وصایا فرمائے۔ ۱۷ر رمضان کو صبح کی نماز کے لئے جاتے ہوئے ابن ملجم نے زہر آلود تلوار سے آپ پر حملہ کیا جس کی وجہ سے آپ شدید زخمی ہوگئے۔ تین دن بعد آپ کی شہادت ہوئی۔ ایک قول کے مطابق ۱۹ر رمضان المبارک کو آپ زخمی ہوئے اور ۲۱ر کو وفات ہوئی۔ اس وقت آپ کی عمر مبارک ۶۳ برس تھی۔ جناب حسنین کریمینؓ محمد بن حنفیہؒ اور عبداللہ بن جعفر طیارؓ نے آپ کو غسل دیا اور کفن پوشی کی اور جناب حسنؓ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور کوفہ میں آپ مدفون ہوئے۔

## ختم نبوت کانفرنس گھوٹکی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گھوٹکی کے زیر انتظام ۶ فروری ۲۰۲۲ء کو جامعہ قاسم العلوم گھوٹکی میں عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت سائیں سید نور محمد شاہ امیر عالمی مجلس گھوٹکی اور نگرانی مولانا محمد یوسف شیخ ناظم مجلس نے کی۔ تلاوت اور حمد ونعت کے بعد مبلغ مولانا محمد حسین ناصر، مولانا مفتی نور محمد لکھن اور مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری ثالث سمیت دیگر مقامی علماء کرام کے بیانات ہوئے۔

# فضائل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم از مسلم شریف

مولانا محمد شاہد ندیم

## بیعت رضوان میں شریک صحابہ کرامؓ کے فضائل

ا...... حضرت ام مبشرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو سیدہ حفصہؓ سے فرماتے ہوئے سنا: ان شاء اللہ اصحاب شجرہ میں سے کوئی ایک بھی جہنم میں داخل نہ ہوگا۔ جنہوں نے اس درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیوں نہیں؟ تو آپ نے انہیں جھڑکا تو سیدہ حفصہؓ نے عرض کیا ''وان منکم الا واردھا'' یعنی تم میں سے کوئی ایسا نہیں جو جہنم میں پیش نہ کیا جائے۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ رب العزت نے یہ بھی تو فرمایا ہے ''ثم ننجی الذین اتقوا ونذر الظالمین فیھا جثیّا'' پھر ہم پرہیزگاروں کو (جہنم سے) نجات دیں گے اور ظالموں کو گھٹنوں کے بل اس میں چھوڑ دیں گے۔ (مسلم ج۲ص۳۰۳)

فائدہ: اہل شجرہ یعنی بیعت رضوان میں شرکت کرنے والے چودہ سو سے زائد صحابہ کرامؓ تھے۔ جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر خون عثمانؓ کا بدلہ لینے کے لئے بیعت کی تھی۔ بیعت رضوان میں شریک حضرت عثمانؓ اور تمام صحابہ جنتی ہیں اور اہل بدر کے بعد ان کا مقام ہے۔ (ترجمہ مسلم ص۴۳۶)

## سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابوعامر اشعری رضی اللہ عنہ کے فضائل

ا...... حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر تھا اور آپ ﷺ اس وقت مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام جعرانہ پر قیام پذیر تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت بلالؓ بھی تھے تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک دیہاتی نے حاضر ہوکر عرض کیا: اے محمد! آپ مجھ سے کیا ہوا وعدہ پورا نہ کریں گے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: خوشخبری قبول کرو۔ تو اعرابی نے کہا: آپ ﷺ نے بہت دفعہ خوشخبری کا کہا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ حضرت ابوموسیٰؓ اور بلالؓ کی طرف غصہ کی حالت میں متوجہ ہوئے اور فرمایا یہ وہ آدمی ہے جس نے بشارت کو رد کر دیا ہے۔ تم دونوں قبول کرلو۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم نے قبول کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا اور اس میں اپنے ہاتھوں اور چہرے کو دھویا اور اسی میں کلی بھی کی۔ پھر فرمایا: اس میں سے تم دونوں پی لو اور اپنے چہروں اور سینوں پر انڈیل لو اور خوش ہو جاؤ۔ پس انہوں نے پیالہ لے کر اسی طرح کیا جو انہیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا۔ پھر

انہیں پردہ کے پیچھے سے ام سلمہؓ نے آواز دی کہ اپنی والدہ کے لئے بھی اپنے اپنے برتنوں سے بچا لینا تو انہوں ان کے لئے بھی بچا کے دے دیا۔ (مسلم شریف ج ۲ص ۳۰۳)

۲...... حضرت ابوبردہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ غزوہ حنین سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے ابو عامر کو ایک لشکر کے ہمراہ اوطاس کی طرف بھیجا تو درید بن الصمہّ سے ان کا مقابلہ ہوا تو درید قتل ہوا اور اللہ نے اس کے ساتھیوں کو شکست سے دوچار کیا۔ ابوموسیٰؓ فرماتے ہیں کہ مجھے بھی ابو عامر کے ساتھ بھیجا تھا۔ ابو عامر کے گھٹنے میں ایک تیر آ کر گھس گیا جو بنو جشم کے ایک آدمی نے پھینکا تھا۔ میں ان کے پاس گیا اور پوچھا اے چچا جان! آپ کو کس نے تیر مارا ہے؟ تو انہوں نے اشارہ سے بتایا کہ وہ فلاں جس کو تم دیکھ رہے ہو وہ میرا قاتل ہے۔ ابوموسیٰ فرماتے ہیں میں اس کو مارنے کے ارادہ سے چل دیا اور اسے (راستہ میں ہی) جا پہنچا۔ اس نے مجھے دیکھا تو پیٹھ پھیر کر بھاگنا شروع کیا۔ میں نے بھی اس کے پیچھے پیچھے بھاگنا شروع کیا اور اسے کہا کیا تجھے شرم نہیں آتی، کیا تو عربی نہیں ہے؟ کیا تو نہیں ٹھہرے گا۔ وہ رک گیا تو میرا اور اس کا مقابلہ ہو گیا۔ اس نے وار کیا میں نے بھی وار کیا۔ بالآخر میں نے اسے تلوار کی ضرب ماری اور اسے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ پھر میں ابو عامر کی طرف آیا اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے قاتل کو ہلاک کر دیا ہے تو انہوں نے کہا میرا یہ تیر نکالو۔ میں نے نکالا تو اس کی جگہ سے پانی نکلنا شروع ہو گیا۔ انہوں نے کہا اے بھتیجے! رسول اللہ ﷺ کی طرف جا اور آپ کو میری طرف سے سلام عرض کر اور یہ عرض کر کہ ابو عامر درخواست کرتا ہے کہ آپ میری مغفرت طلب فرمائیں اور ابو عامر نے مجھے لوگوں پر امیر مقرر کر دیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد شہید ہو گئے۔ جب میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ گھر میں بان کی چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے اور اس پر بستر بھی نہ تھا۔ چارپائی کے نشانات آپ ﷺ کے پہلو اور کمر پر نمایاں تھے۔ میں نے آپ ﷺ کو اپنی اور ابو عامر کی خبر دی اور مغفرت والی درخواست بتائی تو رسول اللہ ﷺ نے پانی منگوایا اور وضو فرمایا، اور ہاتھ اٹھا کر فرمایا: اے اللہ! عبید ابو عامر کی مغفرت فرما۔ یہاں تک میں نے آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ پھر فرمایا اے اللہ! اسے قیامت کے دن اپنی اکثر مخلوق یا لوگوں سے بلندی وعظمت عطا فرما۔ میں نے عرض کیا: میرے لئے بھی دعا مغفرت فرمادیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! عبداللہ بن قیسؓ کے گناہوں کو معاف فرما اور اسے قیامت کے دن معزز جگہ میں داخل فرما۔ ابوہریرہؓ نے کہا: ان میں ایک دعا ابو عامر اور دوسری ابوموسیٰ کے لئے (کی گئی تھی)۔ (مسلم شریف ج ۲ص ۳۰۳)

فائدہ: ابوموسیٰؓ کا نام عبداللہ بن قیس ہے یہ مکہ مکرمہ میں مسلمان ہوئے۔ پھر اپنے قبیلہ اشعر کی طرف واپس گئے اور پچاس اشعریوں کے ہمراہ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ فتح خیبر کے بعد نبی کریم ﷺ نے انہیں زبید

اور عدن کا عامل مقرر فرمایا اور حضرت عمرؓ نے انہیں بحر کا عامل مقرر کیا۔ حضرت عثمانؓ نے بھی بصرہ کا عامل برقرار رکھا لیکن کچھ عرصہ بعد معزول کر دیا تو یہ کوفہ چلے گئے پھر وہاں کے لوگوں کے مطالبہ پر کوفہ کے عامل مقرر ہوئے اور حضرت علیؓ نے انہیں کوفہ سے معزول فرمایا اور اپنا حکم بھی مقرر فرمایا۔ ۴۲ھ مکہ یا کوفہ میں فوت ہوئے۔

سیدنا ابو عامر: ان کا نام عبید بن سلیم تھا اور یہ حضرت ابو موسیٰؓ کے چچا تھے اور کبار صحابہ کرامؓ میں سے ہیں۔ غزوہ حنین میں شہادت ہوئی اور آپ ﷺ نے ان کے لئے مغفرت کی دعا فرمائی۔ (مسلم ص ۴۳۸)

## اشعریین (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کے فضائل

۱...... حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اشعری حضرات جب رات کے وقت گھروں کی طرف قرآن مجید پڑھتے ہوئے آتے ہیں تو میں ان کے گھروں کو رات کے وقت قرآن پڑھنے کی آواز سے پہچان لیتا ہوں۔ حالاں کہ میں نے ان کے گھروں کو نہیں دیکھا۔ جب وہ دن کو آتے ہیں اور ان میں سے ایک آدمی حکیم ہوتا ہے جب وہ گھوڑے پر سواروں یا دشمنوں سے مقابلہ کرتا ہے تو انہیں کہتا ہے کہ میرے ساتھی تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تم ان کا انتظار کرو۔

۲...... حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اشعری حضرات جب جہاد میں محتاج ہوتے ہیں یا مدینہ شریف میں ان کے اہل وعیال کے لئے کھانا کم پڑ جاتا ہے تو اپنے پاس موجود سب کچھ ایک کپڑے میں جمع کر لیتے ہیں۔ پھر اسے آپس میں ایک برتن سے برابر برابر تقسیم کر لیتے ہیں۔ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ **فھم منی وانا منھم۔** (مسلم شریف ج۲ ص ۳۰۳)

### تحفظ ختم نبوت سیمینار بہاول پور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور پریس کلب بہاول پور کے زیر اہتمام ۷؍فروری ۲۰۲۲ء کو پریس کلب میں تحفظ ختم نبوت سیمینار ۷؍فروری ۱۹۳۵ء کے تاریخ ساز فیصلہ کی یاد میں منعقد ہوا۔ سیمینار کا آغاز تلاوت کلام پاک اور نعت رسول مقبول سے کیا گیا۔ سیمینار سے مہمان خصوصی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا مفتی عطاء الرحمٰن، مولانا مظہر اسعدی، نبیرہ مولانا غلام محمد گھوٹوی بریگیڈیئر عبدالقیوم، مفتی محمد کاشف، تاجر رہنما نصیر احمد، بزرگ رہنما حبیب اللہ بھٹہ نے خطابات کئے۔ مقررین نے اپنے خطاب میں کہا کہ نواب صادق خان عباسی اور جج محمد اکبر خان کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ اس تاریخی فیصلہ کی یاد میں ۷؍فروری کو بہاول پور میں عام تعطیل اور ۷؍ستمبر کے فیصلہ کی یاد میں پورے ملک میں عام تعطیل کا مطالبہ حکومت وقت سے کیا گیا۔ مولانا مفتی عطاء الرحمٰن کی دعا سے سیمینار کا اختتام ہوا۔ (محمد شفیع چغتائی)

# صلوٰۃ التسبیح ...... رمضان المبارک کا خاص تحفہ

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباسؓ سے فرمایا: اے عباس! کیا میں آپ کو ایک گراں قدر عطیہ اور قیمتی تحفہ پیش نہ کروں۔ کیا میں آپ کو ایک خاص بات بتاؤں۔ کیا میں آپ کے دس کام اور دس خدمتیں نہ کروں۔ (یعنی آپ کو ایسا عمل بتلاؤں جس سے آپ کو دس عظیم الشان نعمتیں حاصل ہوں وہ ایسا عمل ہے کہ) جب آپ اس کو کریں تو اللہ تعالیٰ آپ کے سارے گناہ معاف فرمادے گا۔ اگلے، پچھلے، صغیرہ کبیرہ، اعلانیہ، خفیہ (وہ عمل صلوٰۃ التسبیح ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے)

آپ چار رکعت نماز پڑھیں اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور دوسری سورت پڑھیں اور پھر جب آپ پہلی رکعت میں قرأت سے فارغ ہوجائیں تو قیام ہی کی حالت میں پندرہ مرتبہ کہیں ''سبحان اللہ والحمدللہ ولاالٰہ الا اللہ واللہ اکبر'' اس کے بعد رکوع کریں اور رکوع میں بھی یہی کلمہ دس مرتبہ کہیں۔ پھر رکوع سے اٹھ کر قومہ میں بھی یہی کلمہ دس مرتبہ پڑھیں۔ پھر سجدہ میں یہی کلمہ دس مرتبہ پڑھیں۔ پھر سجدہ سے فارغ ہوکر جلسہ میں دس مرتبہ کہیں۔ پھر دوسرے سجدہ میں دس مرتبہ کہیں۔ پھر دوسرے سجدہ سے فارغ ہوکر کھڑا ہونے سے پہلے دس مرتبہ کہیں۔ چاروں رکعتوں میں اسی طرح پڑھیں اور اسی ترتیب سے ہر رکعت میں یہ کلمہ پچھتر مرتبہ پڑھیں۔ اگر ہوسکے تو روزانہ یہ نماز پڑھیں اور اگر روزانہ نہ پڑھ سکیں تو ہر جمعہ کو پڑھ لیا کریں اور یہ بھی نہ کرسکیں تو سال میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں اور اگر یہ بھی نہ ہو تو زندگی میں ایک مرتبہ تو پڑھ ہی لیں۔ (ابوداؤد ص ۱۹۲، ابن ماجہ ۹۹، معارف الحدیث ج ۳ ص ۲۲۴، ۲۲۵)

یہ ارشاد گرامی حضرت جعفر ابن ابی طالبؓ اور دوسرے صحابہ کرامؓ کو بھی فرمایا۔ صلوٰۃ التسبیح رحمت عالم ﷺ نے بڑی محبت، شفقت اور اہتمام سے ارشاد فرمائی۔ ہر زمانے میں صلحاء امت میں اس پر عمل کیا جاتا رہا ہے۔ امام ترمذیؒ نے رسول اللہ ﷺ کے خادم حضرت ابورافعؓ، حضرت عبداللہ ابن عباسؓ، فضل ابن عباسؓ سے بھی اس عمل کو نقل فرمایا ہے۔ احادیث مبارکہ میں صلوٰۃ التسبیح کے دو طریقے بتلائے گئے۔ ایک طریقہ وہ ہے جو حضور ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس ابن عبدالمطلبؓ کو ارشاد فرمایا۔ ایک اور طریقہ حضرت عبداللہ مبارکؒ سے منقول ہے۔ یہ دونوں روایات ترمذی شریف میں موجود ہیں جو طریقہ آسان معلوم ہو وہ اختیار کرلیا جائے۔ ایک طریقہ جو مذکور ہوا۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ’’سبحانک اللھم‘‘ کے بعد اور تعوذ اور تسمیہ سے پہلے پندرہ مرتبہ سورہ فاتحہ اور سورہ ملانے کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے دس مرتبہ، رکوع میں ’’سبحان ربی العظیم‘‘ کے بعد دس مرتبہ، قومہ میں ’’سمع اللہ لمن حمدہ، ربّنالک الحمد‘‘ کے بعد دس مرتبہ، پہلے سجدہ میں ’’سبحان ربی الاعلیٰ‘‘ کے بعد دس مرتبہ، پہلے اور دوسرے سجدہ کے درمیان جلسہ میں دس مرتبہ، دوسرے سجدہ میں ’’سبحان ربی الاعلیٰ‘‘ کے بعد دس مرتبہ۔ دوسرے سجدہ سے فارغ ہو کر قیام میں کھڑے ہوجائیں اور قرأت سے پہلے پندرہ مرتبہ۔ اسی ترتیب سے باقی رکعات میں پڑھیں۔ اسی طرح ایک رکعت میں یہ کلمہ پچھتر مرتبہ اور چار رکعتوں میں تین سو مرتبہ۔ احناف کے نزدیک دوسرا طریقہ افضل ہے۔ رمضان المبارک کی طاق راتوں میں اس سعادت سے محروم نہ ہوں۔

## مولانا مفتی محمد راشد مدنی کا تین روزہ دورہ جھنگ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا مفتی محمد راشد مدنی ۴ تا ۶ جنوری ۲۰۲۲ء تین روزہ دورہ پر جھنگ تشریف لائے۔ ۴ جنوری کو روز گیارہ بجے شورکوٹ کی قدیم دینی درسگاہ جامعہ عثمانیہ میں مولانا زاہد انور مہتمم جامعہ کی زیر صدارت، بعد نماز ظہر جامعہ معہد الفقیر جھنگ میں مولانا پیر حبیب اللہ نقشبندی کی زیر صدارت اور بعد نماز مغرب جامعہ محمود جھنگ کے طلباء سے بیانات کئے اور انہیں چناب نگر کورس کی دعوت دی۔ بعد نماز عصر حضرت پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ سے بھی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ ۵ جنوری ۲۰۲۲ء بعد از نماز فجر درس قرآن جامع مسجد مدینہ احمد نگر جھنگ روڈ پر قاری فضل الرحمٰن شاد کی زیر نگرانی ارشاد فرمایا۔ نو بجے صبح مدرسہ علوم الشرعیہ ٹوبہ روڈ جھنگ میں جب کہ گیارہ بجے جامعہ محمودیہ اٹھارہ ہزاری میں بیانات ہوئے۔ جامع مسجد عثمانیہ محلّہ محمودیہ احمد پور سیال ضلع جھنگ میں بعد از نماز ظہر کنونشن منعقد ہوا۔ جس کی سرپرستی مولانا سید عبدالرحمٰن شاہ امیر عالمی احمد پور سیال نے کی۔ مولانا محمد سلیمان مبلغ ختم نبوت نے عقیدہ ختم نبوت پر بیان کیا۔ بعد نماز عشاء دفتر میں جماعتی عہدداروں سے مولانا مفتی محمد راشد مدنی نے ختم نبوت کے تحفظ پر کام کرنے کے اصول وضوابط پر گفتگو کی۔ ۶؍جنوری ۲۰۲۲ء کو دس بجے جامع مسجد پیر عبداللطیف میں مدارس اور سکول و کالجز کے طلبہ کے لئے ختم نبوت کوئز کورس کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں عقیدہ ختم نبوت، ظہور امام مہدی علیہ الرضوان، نزول سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے عنوانات سے طلبہ کو تفصیلی سبق پڑھایا۔ ختم نبوت کوئز پروگرام میں درست جواب دینے والے طلبہ کرام میں بدست مفتی حسیب احمد شاہ، پیر عبدالرحمٰن شاہ اور مفتی محمد راشد مدنی انعامات بھی دیئے گئے۔ بعد نماز عشاء جامع مسجد شیخ لاہوری جھنگ صدر میں ختم نبوت کانفرس منعقد ہوئی۔ جس میں قاری غلام مرتضیٰ نے تلاوت قرآن مجید اور ترانہ ختم نبوت پیش کیا۔ مولانا محمد سلمان اور مولانا مفتی محمد راشد مدنی مدظلہ کے تفصیلی خطابات ہوئے۔ کانفرنس سید مصدوق شاہ بخاری کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

# روزہ کے چند ضروری مسائل

مولانا محمد فہیم پنوعاقل

روزہ کے چند ضروری مسائل ذیل میں لکھے جاتے ہیں جن سے واقف ہونا ہر مسلمان مرد وعورت کے لئے ضروری ہے تاکہ بوقت ضرورت ان پر عمل کیا جاسکے۔ لہٰذا ان مسائل کو توجہ سے پڑھیں۔ روزے کے مسائل چار قسم کے ہیں انہیں ترتیب وار ذیل میں لکھا گیا ہے، ملاحظہ فرمائیں:

جن صورتوں میں روزہ مکروہ نہیں ہوتا: (۱) کسی قسم کا انجکشن یا ٹیکہ لگوانا۔ (۲) کسی عذر سے رگ کے ذریعے گلوکوز چڑھوانا۔ (۳) سخت ضرورت کے وقت خون چڑھوانا۔ (۴) طاقت کا انجکشن لگوانا۔ (۵) ایسی آکسیجن لینا جو خالص ہو اور اس میں ادویات کے اجزاء شامل نہ ہوں۔ (۶) کلی کرنے کے بعد منہ کی تری لگنا۔ (۷) اپنا لعاب دہن جو اپنے منہ میں ہو، نگل لینا۔ البتہ اسے منہ میں جمع کر کے نگلنا نہ چاہئے۔ (۸) سخت ضرورت کے وقت کوئی چیز چکھ کر تھوک دینا۔ (۹) ناک اس قدر زور سے سڑک لینا کہ حلق کے اندر چلی جائے۔ (۱۰) دانت اس طرح نکلوانا کہ روزہ بے خطر ہو جائے اور خون حلق میں نہ جائے۔ (۱۱) نکسیر پھوٹنا۔ (۱۲) چوٹ وغیرہ کے سبب جسم سے خون نکلنا۔ (۱۳) کسی زہریلی چیز کا ڈسنا۔ (۱۴) مرگی کا دورہ پڑنا۔ (۱۵) بواسیر کے مسوں کو (جن کا محل عموماً پاخانہ کی جگہ کا کنارہ ہوتا ہے) طہارت کے بعد اندر دبا دینا۔ (۱۶) حلق میں بلا اختیار دھواں، گرد وغبار یا مکھی وغیرہ کا چلا جانا۔ (۱۷) بھول کر کھانا پینا یا بھول کر بیوی سے صحبت کرنا۔ (۱۸) کان میں پانی ڈالنا یا بے اختیار چلے جانا۔ (۱۹) خود بخود قے آنا۔ (۲۰) آنکھوں میں دوا یا سرمہ لگانا۔ (۲۱) عطر یا پھولوں کی خوشبو سونگھنا۔ (۲۲) دھونی دینے کے بعد اگربتی اور لوبان کی خوشبو سونگھنا جبکہ ان کا دھواں باقی نہ رہے۔ (۲۳) رومال بھگو کر سر پر ڈالنا اور کثرت سے نہانا۔ (۲۴) بچے کو دودھ پلانا۔ (۲۵) پان کی سرخی اور دوا کا ذائقہ منہ سے ختم نہ کرنا۔

جن صورتوں میں روزہ مکروہ ہو جاتا ہے: (۱) ٹوتھ پیسٹ، منجن، مسی، دنداسہ اور کوئلہ وغیرہ سے دانت صاف کرنا، جبکہ ان کا کوئی جزو حلق میں نہ جانے پائے۔ (۲) بلا ضرورت کسی چیز کو چبانا یا چکھ کر تھوک دینا۔ (۳) غیبت کرنا۔ (۴) لڑنا، جھگڑنا اور گالی گلوچ کرنا، خواہ کسی انسان کو گالی دے یا بے جان چیز کو۔ (۵) خون دینا، فصد کرنا۔ (۶) اپنے منہ میں تھوک جمع کر کے نگلنا۔ (۷) بلا عذر رگ کے ذریعے گلوکوز چڑھوانا۔

جن صورتوں میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور صرف قضا واجب ہوتی ہے: (۱) ڈاڑھ نکلوائی اور خون حلق میں چلا گیا۔ (۲) کسی مرض کی وجہ سے اتنا خون یا پیپ دانتوں سے نکل کر حلق میں چلا جائے جو لعاب دہن کے برابر یا اس سے زیادہ ہو جس کی علامت یہ ہے کہ تھوک میں ان کا رنگ نظر آئے اور منہ میں ذائقہ محسوس ہو۔ (۳) ناک اور کان میں تر دوا ڈالنا جس کا جوفِ دماغ میں پہنچنا یقینی ہو۔ (۴) ایسی چیز کا نگل جانا جسے عادۃً کھایا نہیں جاتا جیسے کنکر اور لکڑی کا ٹکڑا وغیرہ۔ (۵) یہ سمجھ کر کہ احتلام سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے روزہ افطار کر لینا۔ (۶) سحری کا وقت خیال کر کے صبح صادق ہو جانے کے بعد سحری کھا لینا۔ (۷) یہ سمجھ کر کہ آفتاب غروب ہو گیا افطار کر لینا۔ (۸) بیماری یا کسی مجبوری میں روزہ افطار کر لینا۔ (۹) غروب آفتاب سے پہلے چاند صاف نظر آیا، کسی عالم نے وثوق سے افطار کر لینے کا فتوی دیا جبکہ خود کو اس بارے میں مسئلہ معلوم نہ تھا اس لئے افطار کر لیا، اس صورت میں بھی قضا کرے اور استغفار بھی، البتہ اس عالم پر قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔ (۱۰) قصداً منہ بھر کر قے کر لینا۔ (۱۱) لوبان یا عود وغیرہ کا دھواں قصداً ناک یا حلق میں پہنچانا۔ (۱۲) منہ میں آنسو یا پسینے کے قطرے چلے جائیں اور منہ میں ان کا ذائقہ محسوس ہو اور روزہ دار ان قطروں کو نگل لے۔

جن صورتوں میں قضا و کفارہ دونوں واجب ہیں: قضا یہ ہے کہ ایک روزہ کی قضا میں ایک روزہ رکھا جائے۔ کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد دیں، جہاں غلام نہیں ملتے یا اس کے خریدنے پر قدرت نہیں وہاں ساٹھ روزے مسلسل رکھیں، بیچ میں ناغہ نہ ہو ورنہ پھر شروع سے ساٹھ روزے پورے کرنے ہوں گے۔ اور اگر روزہ کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو پیٹ بھر کر دونوں وقت کھانا کھلائیں: (۱) جان بوجھ کر کچھ کھا پی لینا۔ (۲) کسی بزرگ کا تھوک تبرکاً چاٹ لینا یا بیوی یا اپنے بچے کا لعاب نگل لینا۔ (۳) مسئلہ معلوم ہو یا نہ ہو، بیوی سے صحبت کرنا جبکہ روزہ یاد ہو۔ (۴) جان بوجھ کر سگار، حقہ، بیڑی اور سگریٹ وغیرہ پینا (۵) جان بوجھ کر کچا گوشت یا چاول کھا لینا۔ (۶) اگر کسی نے تھوڑی سی نسوار روزہ کی حالت میں منہ کے اندر رکھ کر فوراً نکال دی اور اس کا پورا یقین ہو کہ نسوار کا کوئی جز حلق میں نہیں گیا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا اگرچہ بالاتفاق مکروہ ہے مگر چونکہ عادتاً ایسا ہونا متعذر ہے کہ نسوار کا جزو حلق میں نہ جائے خصوصاً جبکہ استعمال کرنے والے کافی دیر تک منہ میں رکھے رہتے ہیں اور ذرا دیر رکھنے سے مقصد بھی حاصل نہیں ہوتا اور اس کے رہنے سے لعاب بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے لہٰذا مروجہ طور پر نسوار استعمال کرنا مفسدِ صوم ہی قرار دیا گیا ہے اور اس سے قضا و کفارہ دونوں واجب ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین!

# اعتکاف کی شرعی حیثیت اور فضیلت

مولانا محمد عثمان

اعتکاف کا معنی: اعتکاف کے لفظی معنی ٹھہرنے کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا قرب اور ثواب حاصل کرنے کے لئے مسجد میں ٹھہرنے کو اعتکاف کہتے ہیں:

اعتکاف کی اقسام: اعتکاف کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) واجب، (۲) سنت، (۳) نفل۔

(۱) واجب اعتکاف: جب اعتکاف کی نذر اور منت مانی جائے تو اس کو واجب اعتکاف کہتے ہیں، جیسے کوئی شخص کہے کہ اگر میرا فلاں کام ہوگیا تو میں اتنے دن کا اعتکاف کروں گا۔ اس اعتکاف کو پورا کرنا واجب ہوجاتا ہے۔ (۲) سنت اعتکاف: رمضان المبارک کے آخری عشرہ کے اعتکاف کو اعتکاف مسنون کہتے ہیں۔ اعتکاف مسنون کا پورا نام سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے۔

اعتکاف مسنون کا طریقہ، نیت اور وقت: رمضان المبارک کی ۲۰/ تاریخ کو عصر کے بعد سورج غروب ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے آخری عشرے کے اعتکاف کی نیت کر کے مسجد میں داخل ہوجائے اور جب شرعی طور پر عید کے چاند کا ثبوت ہوجائے تو اعتکاف ختم کردے اور یہ غروب آفتاب کے بعد ختم ہوجائے گا۔ مسنون اعتکاف کی اتنی نیت کر لینا کافی ہے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے میں رمضان المبارک کے آخری عشرے کا مسنون اعتکاف کرتا ہوں۔ اعتکاف کی نیت ۲۰/ تاریخ کے سورج غروب ہونے سے پہلے کر لینی چاہئے۔ خواہ مسجد میں داخل ہوتے وقت کریں یا مسجد میں داخل ہوجانے کے بعد کریں۔ لیکن اگر غروب آفتاب کے بعد نیت کی تو یہ اعتکاف مسنون نہ ہوگا بلکہ مستحب ہوجائے گا۔

اعتکاف کی سب سے افضل جگہ: اعتکاف کے لئے سب سے بہتر جگہ مسجد بیت اللہ شریف ہے اس کے بعد مسجد نبوی شریف ہے، اس کے بعد مسجد اقصیٰ ہے جس کو بیت المقدس کہتے ہیں۔ پھر وہ مسجد جس میں جمعہ ہوتا ہے۔ پھر محلّہ کی وہ مسجد جس میں نمازی زیادہ آتے ہوں اور اگر محلّہ میں جامع مسجد بھی ہے لیکن پنج وقتہ نمازی کم آتے ہیں اور دوسری مسجد میں جہاں جمعہ نہیں ہوتا اس میں نمازی زیادہ ہوتے ہیں تو اس صورت میں جامع مسجد ہی میں اعتکاف کرنا افضل ہے۔ کیوں کہ نماز جمعہ کے لئے باہر جانا نہ پڑے گا۔

(۳) نفلی اعتکاف: اللہ تعالیٰ کا قرب اور ثواب حاصل کرنے کے لئے اعتکاف کی نیت سے مسجد میں ٹھہرنے کو نفلی اعتکاف کہتے ہیں خواہ جتنی دیر بھی ہو۔ نفلی اعتکاف ایک مستقل عبادت ہے۔ اس لئے ہر

مسلمان کو چاہئے کہ جب بھی مسجد میں جانا ہو تو نفلی اعتکاف کی نیت کر لیا کرے جتنی دیر وہ مسجد میں ٹھہرا رہے گا اس کو اعتکاف کا ثواب بھی ملتا رہے گا۔ البتہ مسجد سے نکلنے کے ساتھ ہی یہ اعتکاف ختم ہو جائے گا اور نفلی اعتکاف کے لئے کوئی وقت یا مدت مقرر نہیں بلکہ دن میں ہو یا رات میں، جب بھی چاہے اور جتنی دیر بھی چاہے یہ اعتکاف کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح اس کے لئے روزہ بھی ضروری نہیں جب کہ مسنون اعتکاف میں روزہ ضروری ہے۔

<u>اعتکاف کی فضیلت</u>: حضرت عائشہ صدیقہؓ روایت کرتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص حالت ایمان میں ثواب کی امید کرتے ہوئے اعتکاف کرتا ہے اس کے گزشتہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

ایک دوسری حدیث میں حضرت ابن عباسؓ سے حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد منقول ہے کہ فرمایا کہ معتکف گناہوں سے محفوظ رہتا ہے اور اس کے لئے نیکیاں اتنی ہی لکھی جاتی ہیں جتنی کہ کرنے والے کے لئے۔ اس حدیث شریف میں اعتکاف کے دو اہم فائدے معلوم ہوئے۔ ایک ثواب کی زیادتی اور دوسرے گناہوں سے حفاظت۔ یہ دونوں ایسے فائدے ہیں جس کے لئے ہر بندہ مومن کوشاں رہتا ہے۔

اعتکاف کی برکت سے گناہوں کے اسباب سے حفاظت ہو جاتی ہے اور بندہ اعتکاف کی حالت میں بہت سے ایسے اعمال سے محروم رہتا ہے، جن کا ثواب اعتکاف سے بھی زیادہ بڑھا ہوا رہتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے معتکف کے لئے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ اسے ان اعمال کا ثواب بھی دیا جائے گا جو وہ غیر معتکف ہونے کی حالت میں انجام دیا کرتا تھا۔ یہ انعام خداوندی ہے اور اسی کی بخشش وعطا ہے۔ بس ہمیں توجہ دینی چاہئے تا کہ اعتکاف کے ساتھ ساتھ مفت میں دوسرے اعمال کا ثواب بھی مل جائے۔

اعتکاف کا مقصد: اعتکاف کا سب سے بڑا مقصد شب قدر کی تلاش ہے اس لئے کہ شب قدر رمضان کی اخیر عشرہ میں آتی ہے اور اسی کی تلاش کے لئے حضور اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ تمام ماہ رمضان کا اعتکاف فرمایا اور پھر دوسرے عشرہ میں بھی اعتکاف فرمایا۔ پھر ترکی خیمہ سے سر باہر نکال کر ارشاد فرمایا کہ میں نے پہلے عشرہ کا اعتکاف شب قدر کی تلاش اور اہتمام کی وجہ سے کیا۔ پھر اسی وجہ سے دوسرے عشرہ میں بھی ایسا ہی کیا۔ پھر مجھے کسی بتلانے والے (فرشتہ) نے بتلایا کہ وہ رات اخیر عشرہ میں ہے۔ لہٰذا جو لوگ میرے ساتھ اعتکاف کر رہے ہیں وہ اخیر عشرہ کا بھی اعتکاف کریں۔ مجھے یہ رات دکھلا دی گئی تھی، پھر بھلا دی گئی۔

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اعتکاف کی ایک غرض شب قدر کی تلاش ہے اور جو معتکف ہوتا ہے اس سے یہ رات چوک ہی نہیں سکتی اس لئے کہ وہ ہر وقت مسجد میں ہی رہتا ہے۔ اس کا ہر عمل عبادت اگر وہ اس رات سو بھی گیا تو وہ شب قدر کو عابد ہی شمار ہو گا اور اس بابرکت رات کو پانے والا ہو گا۔

# دلچسپ وانمول قرآنی معلومات

انتخاب: مولانا محمد وسیم اسلم

☆...... قرآن پاک میں چار مساجد کا ذکر ہے: ۱: مسجد حرام۔ ۲: مسجد اقصیٰ۔ ۳: مسجد قباء۔ ۴: مسجد ضرار۔

☆...... قرآن پاک میں چھ شہروں کا نام ہے: ۱: مکہ۔ ۲: مدینہ۔ ۳: مصر۔ ۴: حنین۔ ۵: بابل۔ ۶: ایکہ۔

☆...... قرآن پاک میں چار پہاڑوں کا نام ہے: ۱: طور۔ ۲: مصری۔ ۳: صفا۔ ۴: مروہ۔

☆...... قرآن پاک میں چار دھاتوں کے نام ہیں: ۱: سونا۔ ۲: چاندی۔ ۳: لوہا۔ ۴: تانبا۔

☆...... قرآن پاک میں تین سبزیوں کے نام ہیں: ۱: پیاز۔ ۲: لہسن۔ ۳: ککڑی۔

☆...... قرآن پاک میں تین درختوں کے نام ہیں: ۱: کھجور۔ ۲: زیتون۔ ۳: بیری۔

☆...... قرآن پاک میں چھ پھلوں کے نام ہیں: ۱: انجیر۔ ۲: زیتون۔ ۳: انار۔ ۴: کیلا۔ ۵: تر کھجور۔ ۶: انگور۔

☆...... قرآن پاک میں پانچ پرندوں کے نام ہیں: ۱: ابابیل۔ ۲: ہدہد۔ ۳: کوا۔ ۴: تیتر، ٹڈی۔

☆...... قرآن پاک میں دس حشرات الارض کے نام ہیں: ۱: چیونٹی۔ ۲: مکھی۔ ۳: مچھر۔ ۴: مکڑا۔ ۵: شہد کی مکھی۔ ۶: پروانہ۔ ۷: جوں۔ ۸: مینڈک۔ ۹: سانپ۔ ۱۰: اژدھا۔

☆...... قرآن پاک میں تیرہ جانوروں کے نام ہیں: ۱: ہاتھی۔ ۲: اونٹ۔ ۳: گائے۔ ۴: دنبہ۔ ۵: بکری۔ ۶: بھیڑیا۔ ۷: گھوڑا۔ ۸: گدھا۔ ۹: خچر۔ ۱۰: بندر۔ ۱۱: خنزیر۔ ۱۲: کتا۔ ۱۳: مچھلی۔

☆...... قرآن پاک میں پچیس انبیاء کے نام ہیں: ۱: آدم ابوالبشر۔ ۲: ادریس اخنوع۔ ۳: نوح شیخ المرسلین۔ ۴: ہود عابر۔ ۵: صالح۔ ۶: لوط۔ ۷: ابراہیم ابوالانبیاء۔ ۸: اسماعیل الذبیح۔ ۹: اسحاق۔ ۱۰: یعقوب اسرائیل۔ ۱۱: یوسف الصدیق۔ ۱۲: شعیب۔ ۱۳: ایوب الصابر۔ ۱۴: ذوالکفل۔ ۱۵: یونس۔ ۱۶: موسیٰ بن عمران کلیم اللہ۔ ۱۷: ہارون۔ ۱۸: الیاس۔ ۱۹: الیسع۔ ۲۰: داؤد۔ ۲۱: سلیمان۔ ۲۲: زکریا۔ ۲۳: یحییٰ۔ ۲۴: عیسیٰ بن مریم علیہم السلام۔ ۲۵: محمد خاتم النبیین ﷺ۔

**پنجابی:** جوش ملیح آبادی نے پنجابی زبان کے اکھڑپن سے زچ ہو کر کنور مہندر سنگھ بیدی سے کہا: ''کنور صاحب! کیا آپ جانتے ہیں کہ دوزخ کی سرکاری زبان یہی آپ کی پنجابی ہوگی۔'' کنور صاحب نے برجستہ جواب دیا: ''جوش صاحب! پھر آپ کو ضرور سیکھ لینی چاہئے۔'' (کشت زعفران ص ۱۲۵)

# انتخاب لاجواب

حافظ محمد انس

توبہ: مزاحیہ شاعر دلاور فگار کے دوست نے اپنے بچوں کے نام رفیق الاسلام، مجید الاسلام، شمس الاسلام، فخر الاسلام وغیرہ رکھے تھے اور آخری لڑکے کے نام کے لئے جب دلاور فگار سے مشورہ مانگا تو دلاور فگار فوراً بول اٹھے آخری لڑکے کا نام خارج الاسلام رکھ لو۔ (کشت زعفران ص ۱۸۷)

نامہ اعمال کی کمی: لاہور کے حکیم فقیر محمد چشتی مرحوم حاضر جوابی میں اپنا جواب نہیں رکھتے تھے۔ اس وقت کے مشاہیر سے ان کے دوستانہ مراسم تھے۔ایک دن چوہدری شہاب الدین کے علاج کے لئے ان کی کوٹھی پر گئے۔ چوہدری صاحب کی رنگت سیاہ تھی۔ چشتی صاحب ان کی نبض دیکھتے رہے پھر نسخہ لکھنے کے لئے اپنی جیب سے قلم نکالا اور ابھی چند لائنیں لکھی تھیں کہ قلم کی سیاہی ختم ہوگئی۔ چوہدری صاحب نے ازراہ مذاق کہا: ’’چشتی صاحب! اگر سیاہی ختم ہوگئی ہے تو فکر نہ کیجئے گا، مجھ سے لے لیجئے گا۔‘‘ چشتی صاحب نے برجستہ جواب دیا’’ جی! لے تو لیتا لیکن جناب کے نامہ اعمال میں جو کمی ہو جائے گی۔‘‘ (ایضاً ص ۱۸۸)

سیاسی لیڈر: چرچل کے الفاظ ہیں کہ کامیاب سیاسی لیڈر کی بڑی اہلیت یہ ہے کہ وہ پیشین گوئی کر سکے کہ آئندہ ہفتہ، آئندہ مہینہ اور اگلے سال کیا کچھ ہونے والا ہے اور جب وہ کچھ نہ ہو سکے تو وضاحت کر سکے کہ کیوں نہیں ہوا۔ (ص ۱۸۹)

دہلی و بخارا: تابش دہلوی کی ذوالفقار بخاری سے تقسیم کے بعد لاہور میں ملاقات ہوئی، بخاری نے فرمایا: ’’تابش صاحب! پاکستان بن گیا ہے۔اب دہلوی ویلوی نہیں چلے گا۔‘‘ تابش نے عرض کیا: ’’بخاری صاحب! دہلی سے بخارہ بھی قریب ہے۔‘‘ بخاری صاحب لاجواب ہوئے اور دیر تک اس جملہ سے محظوظ ہوتے رہے۔

بلے اوئے: احمد ندیم قاسمی ایک مشاعرے میں اپنی غزل سنا رہے تھے، ایک شعر تھا:

کون کہتا ہے کہ موت آئی تو مر جاؤں گا　　میں تو دریا ہوں سمندر میں اتر جاؤں گا

ایک نوجوان نے مکرر مکرر کی صدا بلند کی۔آپ نے شعر دوبارہ سنا دیا۔آخری مصرعہ کو بار بار سنوایا گیا۔وہی پنجابی نوجوان بولا ’’بلے اوئے تیرا ک دیا پترا۔‘‘ (ص ۱۹۰)

جگہ صحیح عمر غلط: معمر شاعر خمار بارہ بنکوی شکاگو پہنچے تو اردو صحافیوں نے انہیں گھیر لیا۔خمار صاحب نے انٹرویو دیتے ہوئے کہا: ’’میں غلط عمر میں صحیح جگہ آگیا ہوں۔‘‘ (ص ۱۹۰)

**ہم باز آئے بھیک سے:** ایک دن حضرت زاہد خان بہادر، سید اکبر حسین اکبر الہ آبادی سے جب وہ سہارن پور میں جج تھے ملنے گئے، ملاقات کے بعد باہر آئے تو چپڑاسی انعام کے لئے سر ہوا۔ اس وقت تو یہ کہہ کر ٹال دیا کہ ہم اہل مقدمہ نہیں پھر انعام کیسا۔ دوسری مرتبہ پھر جانے کی ضرورت ہوئی تو چپڑاسی نے پھر انعام چاہا اور انکار کرنے پر بہ کراہت دیر میں اطلاع کی۔ اطلاع پاتے ہی سید صاحب باہر نکل آئے اور فرمایا آیئے آیئے! حضرت زاہد نے ہنس کر کہا:

اپنا کتا باندھئے ہم باز آئے بھیک سے　　آتے جاتے مانگ لیتا ہے تمہارا اردلی

فرمایا کہ آپ کے لئے ہرگز اطلاع کی ضرورت نہیں اور اظہار ندامت و معذرت کے بعد چپڑاسی پر بہت خفا ہو کر جرمانہ کیا۔ (ص ۱۹۲)

**اردو:** ہندوستان کے وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو لکھنؤ میں نئے عجائب گھر کا افتتاح کر رہے تھے، نوادرات کے ناموں کو ہر جگہ انگریزی اور ہندی میں لکھا دیکھ کر اخبار ''قومی آواز'' کے چیف ایڈیٹر مفتی محمد رضا انصاری فرنگی محلی نے وزیراعظم سے کہا: ''جناب! اردو کو کم از کم یہاں عجائب گھر میں تو رہنے کی جگہ دے دیجئے۔ (ص ۱۹۱)

**بالٹی میں پانی:** ایک دن چوہدری صاحب (سر شہاب الدین) کی کوٹھی میں افطار پارٹی تھی، چوہدری صاحب نے پانی مانگا، علامہ (اقبال) نے آدمی کو پکار کے کہا: دیکھو بھئی! چوہدری صاحب کے لئے بالٹی میں پانی لانا۔'' (ص ۱۱۰)

**مچھلیاں اور ہرن:** ایک دفعہ علی گڑھ میں مشاعرہ ہو رہا تھا، اہل ذوق دور دور سے مشاعرے میں شرکت کے لئے آئے ہوئے تھے۔ علامہ اقبال بھی موجود تھے۔ مشاعرے کے اختتام پر علی گڑھ کے چند مقامی شعراء نے علامہ صاحب کو پریشان کرنے کی ٹھانی، انہوں نے ایک مصرع منتخب کر کے علامہ صاحب کو اس پر گرہ لگانے کے لئے کہا: ''مچھلیاں دشت میں پیدا ہوں، ہرن پانی میں''

علامہ ایسے بکھیڑوں سے پرہیز کرتے تھے تاہم لوگوں کے بے حد اصرار پر یہ مصرع لگا کر شعر مکمل کر دیا:

اشک سے دشت بھریں، آہ سے سوکھیں دریا　　مچھلیاں دشت میں پیدا ہوں، ہرن پانی میں

(کشت زعفران ص ۱۱۰)

**پٹھان اور سکھ:** ایک محفل میں جوش ملیح آبادی اپنی نظم سنا رہے تھے۔ کنور مہندر سنگھ بیدی نے حاضرین سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا: ''دیکھئے! کم بخت پٹھان ہو کر کیسے عمدہ شعر پڑھ رہا ہے۔'' جوش نے فوراً بیدی صاحب کو اس کا جواب دیا: ''اور ظالم سکھ ہو کر کیسی اچھی داد دے رہا ہے۔'' (کشت زعفران ص ۳۵)

# مناظرۃ الہند الکبریٰ یعنی ہندوستان کا عظیم مناظرہ

قسط نمبر 4: ...... متکلم اسلام مولانا رحمت اللہ کیرانوی ...... ترجمہ: مولانا غلام رسول دین پوری

''ڈاکٹر محمد وزیر خان'': نے (پھر بیٹھ کر اور لگے ہاتھوں) فرمایا: (ہم تو سمجھے تھے کہ گفتگو کا سلسلہ تمام ہوگیا ہے آپ نے پھر اٹکا دیا تو) سنیئے! قرآن پاک ان تمام خرافات سے پاک اور خالی ہے جو کھلے طور پر تمہارے عقائد اور تمہاری کتابوں میں پائے جاتے ہیں، وہ اس طرح کہ تمہاری کتب (بالخصوص انجیل) میں موجود ہے: ''خدا تین ہیں: ایک آسمان پر رہا، دوسرا مریم کے رحم میں نو مہینے رہ کر بصورتِ طفل باہر آیا اور زندگی بھر کھاتا پیتا رہا، اور تیسرا خدا کبوتر کی شکل میں اس دوسرے خدا پر اترا''۔ دیکھئے! اس طرح خدا تعالیٰ کی صفات کا تذکرہ قرآن پاک میں کہیں بھی موجود نہیں۔

''پادری کئی'': تو یہ سنتے ہی اجازت طلب کی، رخصت ہوا اور راہِ فرار اختیار کرتے ہوئے این جاں آں جا ہوا۔

''شیخ رحمت اللہؒ'': فرماتے ہیں کہ: ہم دونوں (یعنی میں اور ڈاکٹر محمد وزیر خان) نے بھی رخصت ہونے اور جانے کا ارادہ کیا تو اسی دوران ''پادری فرنچ'' نے کہا: تھوڑی دیر ٹھہرو! میرا انتظار کرو، میں آتا ہوں اور مذہبی گفتگو کے حوالے سے مجھے تھوڑا سا کچھ اور عرض کرنا ہے۔ یہ کہہ کر مجلس سے اٹھ کر چلے گئے۔ ہم دونوں (یعنی میں اور ڈاکٹر محمد وزیر خان) نے توقف کیا، اور وہ دونوں پادری ان دوسرے کمرے میں الگ چلے گئے، اور تھوڑی دیر تک آپس میں گفتگو کرتے رہے۔ گفت وشنید کے بعد ''پادری کئی'' تو رخصت ہوا اور چلا گیا۔ لیکن ''پادری فرنچ'' واپس لوٹ آئے۔ اور پھر سے ''شیخ رحمت اللہ کیرانویؒ'' اور ''ڈاکٹر محمد وزیر خانؒ'' سے بعض دیگر امور پر گفتگو کا آغاز کردیا۔ چلتے چلتے عقائد پر پھر بحث ومباحثہ جاری اور شروع کردیا۔

اس پر ''ڈاکٹر وزیر خان'' نے سامنے سے ''متی کی انجیل'' اٹھائی اور اس کے پہلے باب کی آیت ۸،۹ پیش کرتے ہوئے فرمایا: ذرا اس کو دیکھئے!

''پادری فرنچ'': نے کہا: مسیحیت اور دینِ عیسوی کے منکر حضرات اس حوالے کو بکثرت پیش کیا کرتے ہیں۔ اور یقیناً اس حوالہ میں میرے لئے کچھ مشکلات کا سامنا ہے۔

''ڈاکٹر وزیر خان'' نے کہا: کہ اس کی کیا توجیہ ہوسکتی ہے؟ ذرا پیش تو کیجئے!

''پادری فرنچ'': نے کہا: ممکن ہے کاتب سے عدد میں غلطی ہوگئی ہو۔

’’ڈاکٹر محمد وزیر خان‘‘: نے کہا: ادھر متوجہ ہوں! ایک اور حوالہ دیکھئے اور سنئے! کہ: ’’متی‘‘ ’’عوزیادہ‘‘ کو ’’یورام‘‘ کا بیٹا لکھتا ہے حالانکہ تین پشتیں ان کے بیچ میں اور بھی گزری ہیں: ’’اخزیاہ‘‘ ’’یوآش‘‘ ’’امصیا‘‘۔ اور لکھتا ہے کہ: ’’یوکینیا‘‘ ’’یوشیا‘‘ کا بیٹا ہے، حالانکہ وہ پوتا ہے۔ اور لکھتا ہے کہ: ’’یوکینیا کے بھائی ہیں‘‘۔ حالانکہ ’’عہدِ عتیق‘‘ میں اس کا ایک بھائی بھی مذکور نہیں۔

نیز ملاحظہ کیجئے! وہ ایک جگہ لکھتا ہے: ’’زور بابل شلتائیل کا بیٹا ہے‘‘، حالانکہ وہ اس کا بھتیجا ہے نہ کہ بیٹا۔ بلکہ وہ ’’فدایاہ‘‘ کا بیٹا ہے جو ’’شلتائیل‘‘ کا بھائی تھا۔

’’پادری فرنچ‘‘: نے کہا: ممکن ہے ان لوگوں نے ان کی میراث پائی ہو، جن کے یہ بیٹے لکھے گئے ہیں۔

’’ڈاکٹر وزیر خان‘‘ نے کہا: کہ ’’اخذیاہ، یوآش، اور امصیا‘‘ تینوں بادشاہ گزرے ہیں۔ اور انہوں نے کئی کئی سال تک سلطنت کی ہے، آنجناب کی توجیہ (جو ممکنات کی بیساکھیوں کا سہارا لے رہی ہے وہ) تو اس میں نہیں چل سکتی اور نہ اس کے مطابق جاری ہوسکتی ہے۔ اور جب انجیل متی کے بیان فرمودہ ایک ’’نسب نامہ‘‘ میں اتنی غلطیاں موجود ہوں تو پھر ساری کتاب کا کیا بنے گا؟ ممکن ہے ’’متی‘‘ نے شاید ’’عہدِ عتیق‘‘ نہیں پڑھا ہوگا کہ ’’ایک نسب نامہ‘‘ میں اتنی ساری غلطیاں کر بیٹھا۔ کیا جواب رکھتے ہیں اس کی بابت؟ فرمایئے!

’’پادری فرنچ‘‘: نے (پھر ممکن کا سہارا لے کر) کہا: کہ ممکن ہے ’’متی‘‘ نے نسب نامے کو ’’کتب مقدسہ اور الہام‘‘ سے نہ لکھا ہو، اور ’’اوراقِ غیر مقدسہ‘‘ سے نقل کر دیا ہو۔

’’ڈاکٹر محمد وزیر خان‘‘: نے کہا: آنجناب کی یہ توجیہ بھی ممکن نہیں ہوسکتی۔ اور نہ یہاں خاطر خواہ کام دے سکتی ہے۔ آخر آپ کس دلیل کی بنیاد پر یہ توجیہ چلائیں گے؟ کہ دوسرے احوال کو ’’الہام اور کتب مقدسہ‘‘ سے لکھا ہے؟ اور ’’نسب نامہ‘‘ کو ’’غیر اوراقِ مقدسہ اور غیر الہام‘‘ سے لکھا ہے ’’نسب نامہ‘‘ کی غلطی تو پھر بھی بدستور قائم رہے گی۔ اس غلطی سے تو کسی صورت بھی مفر نہیں ہوسکتا۔ بلکہ ہمارا تو یہ دعویٰ ہے اور ہم علی الاعلان یہ کہتے ہیں کہ: متی نے اس حال کی طرح دوسرے احوال بھی بغیر ’’الہام‘‘ کے لکھے ہیں۔ اور اس سے بڑھ کر ہم ’’علی سبیل الترقی‘‘ یہ کہتے ہیں کہ ’’متی‘‘ نے قدیم تاریخ کا بھی مطالعہ نہیں کیا ہوگا تب ہی تو اتنی ساری صریح غلطیاں کر جاتا ہے۔

’’پادری فرنچ‘‘: نے کہا: کہ ’’الہام‘‘ تو ایک معجزہ ہے اور معجزہ ضرورت کے وقت ہوا کرتا ہے۔ اور چونکہ نسب نامہ تو اور لوگوں سے بھی معلوم ہوسکتا ہے تو اس میں ’’الہام‘‘ کی چنداں حاجت نہیں تھی۔

’’ڈاکٹر محمد وزیر خان‘‘: نے کہا: کہ جب ایسا حال جو ’’متی‘‘ کا دیکھا ہوا نہیں تھا اور اس میں ’’الہام‘‘ کی قطعاً حاجت نہیں تھی، تو اپنے دیکھے ہوئے حال میں بطریق اولیٰ ’’الہام‘‘ کی احتیاجی نہیں ہو

گی! جیسا کہ ’’باسوبر‘‘ اور ’’لیافان‘‘ کہتے ہیں: ’’کہ ان معاملات میں جن کو بچشمِ خود دیکھا ہو، یا معتبر کتابوں سے نقل کیا ہو، الہام کی حاجت نہیں‘‘

’’پادری فرنچ‘‘: جھٹ سے میری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا: کیا تم انصاف سے کام نہیں لیتے؟ کہ ’’نسب نامہ‘‘ میں ’’الہام‘‘ کی احتیاج نہیں ہے۔

’’ڈاکٹر محمد وزیر خان‘‘: نے کہا: شاید! اسی سبب سے ’’لوقا‘‘ بھی ’’متی‘‘ کی طرح غلطی کر گیا ہے جو ایک اور شخص ’’قینان‘‘ کو اپنی طرف سے ’’شالح‘‘ اور ’’ارفخشد‘‘ کے بیچ میں ’’نسب نامہ‘‘ میں بڑھا دیا ہے۔

’’پادری فرنچ‘‘: نے (اس موقع پر) کئی بار کہا: کہ ان غلطیوں کے نکالنے میں تم خدا کے غضب سے نہیں ڈرتے ہو؟ کچھ تو انصاف سے کام لو! (دیکھئے! کیسے آیا اونٹ پہاڑ کے نیچے؟ کیونکہ اونٹ جب تک پہاڑ کو نہیں دیکھ لیتا تو وہ گردن اکڑا کر بڑبڑاتا رہتا ہے کہ مجھ سے کوئی اور بلند اور اونچا نہیں ہے۔ یہی حال ان پادری حضرات کا تھا، مترجم)

’’ڈاکٹر محمد وزیر خان‘‘: نے (جب ’’پادری فرنچ‘‘ کی طرف سے کئی مرتبہ یہ زیادتی دیکھی تو) فرمایا: آپ انصاف کا نام اپنی زبان پر کیوں لاتے ہیں؟ کیا آپ (اس میٹھے بول میں) مجھے مسیحی اور عیسائی بنانا چاہتے ہیں؟ میں آپ کے انصاف کا مطلب اس کے علاوہ اور کچھ نہیں سمجھتا کہ ’’انصاف سے کام لوں اور عیسائی ہو جاؤں!‘‘۔ میرے نزدیک تو آپ کی ساری تگ ودو، اور محنت وکاوش تین سو روپے تنخواہ کے لئے ہے۔

’’پادری فرنچ‘‘: نے (جب اسے اس بات سے چوٹ لگی تو دکھی ہو کر) کہا: ہمیں تو تم سے ایسی توقع نہ تھی کہ تم ہمیں ایسا سمجھو گے؟ ہم اگر ’’ولایت‘‘ میں ہوتے تو ہماری قدر اس سے زائد ہوتی۔

’’ڈاکٹر محمد وزیر خان‘‘: نے کہا: ممکن ہے! شاید ہوتی! (مگر ہمیں تو حق بات کہنے کی عادت ہے وہ ہم کہتے رہیں گے)

’’پادری فرنچ‘‘: نے کہا: بحث ومباحثہ ختم کریں، کافی وقت بیت چکا ہے۔ یہ کہہ کر اٹھنے لگے تو جاتے جاتے۔

’’ڈاکٹر محمد وزیر خان‘‘: نے مزید اسے مثال پیش کرتے ہوئے سمجھایا اور ’’پادری فرنچ‘‘ سے مخاطب ہو کر کہا اور پوچھا کہ: جناب کا اسم گرامی کیا ہے؟ ’’پادری فرنچ‘‘: نے کہا: میرا نام ’’فرنچ‘‘ ہے!

’’ڈاکٹر محمد وزیر خانؒ‘‘: نے کہا: اگر میں کہوں! کہ آپ کی عمر ۲۲ برس ہے، اور یہ ہمارے شیخ مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ فرمائیں کہ نہیں! ان کی عمر ۴۴ برس ہے، تو آپ اس متضاد بات اور دو مختلف قولوں کے متعلق کیا کہیں گے؟

’’پادری فرنچ‘‘: نے (پھر ممکن کو دیکھا اور) کہا: کہ دونوں متضاد باتوں کو صحیح تسلیم کرنا ممکن ہی نہیں ہے۔

’’ڈاکٹر محمد وزیر خانؒ‘‘: نے کہا: کہ اگر ہم آپ کی ’’مقدس کتاب‘‘ میں اس طرح کی متضاد اور ناقابلِ یقین باتیں دکھائیں اور ثابت کردیں تو جواباً آپ کیا کہیں گے؟

’’پادری فرنچ‘‘: یہ سن کر بدحواس ہوگیا اور سوچنے لگا، نامعلوم! یہ شخص کون سی اہم بات ثابت کرے گا؟ کون سا حوالہ پیش کرے گا؟ کتنی بڑی فضیحت و رسوائی اٹھانی ہوگی؟ بالآخر دھیمے لہجے اور مری ہوئی آواز میں کہا: ’’انجیل مقدس‘‘ میں ایسی بات کہاں ہے؟

’’ڈاکٹر محمد وزیر خان‘‘: نے شیخ رحمت اللہ کیرانویؒ سے کہا: کہ آپ بتادیں! اور حوالہ پیش کردیں!

’’شیخ رحمت اللہؒ‘‘: نے دو مقامات سے دو آیتیں پڑھ کر سنائیں۔

۱...... ایک آیت میں لکھا ہوا تھا: کہ ’’اخذیاہ کی عمر تخت نشینی کے وقت ۴۲ برس کی تھی‘‘۔

۲...... اور دوسری آیت میں لکھا ہوا تھا: کہ ’’اخذیاہ کی عمر تخت نشینی کے وقت ۲۲ برس تھی‘‘۔

’’پادری فرنچ‘‘: نے کہا: کہ یہ عدد کی غلطی ہے، لیکن اس غلطی سے ہمارے مقصودِ اصلی اور عقیدہ و شریعت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ بہرحال! یہ غلطی ضرور ہے۔

’’ڈاکٹر محمد وزیر خان‘‘: نے (پادری فرنچ کے اس اعتراف کے بعد) کہا: کہ آپ نے ’’انجیل‘‘ میں تو ابھی ایک غلطی کو تسلیم کیا ہے مگر میں نے آپ کی ’’انجیل مقدس‘‘ کا بہ نظرِ غائر مطالعہ کرکے ایک صد سے زائد غلطیاں نکال کر رکھی ہوئی ہیں، اگر کبھی موقع میسر آیا تو ان شاء اللہ! ضرور پیش کروں گا! مگر یہ تو بتائیں! کہ تمہاری ’’کتاب مقدس‘‘ میں اتنی غلطیاں موجود ہیں تو تمہارے پاس کون سے دلائل ہیں جن کی بنیاد پر تم یہ کہتے ہو کہ ہمارے ’’عقائد و شرائع‘‘ سچے ہیں؟ ان پر کسی قسم کی کوئی تحریف واقع نہیں ہوسکتی! لیکن اس کے برعکس و برخلاف آپ ہمارے قرآن پاک کو دیکھیں!

**بحمد اللہ تعالیٰ** (الحمد سے لے کر والناس تک) آپ پورے قرآن پاک میں کہیں بھی کسی ایک مقام پر کوئی ایک غلطی بھی ثابت نہیں کرسکتے! یہ ہمارا چیلنج ہے۔ تو پھر دینِ مسیحی کو ترک کرکے ہمارے پیارے نبی آخر الزمان ﷺ پر ایمان کیوں نہیں لاتے؟ دینِ اسلام (جو سچا سماوی مذہب ہے) کو کیوں نہیں قبول کرتے؟ وضوحِ حق کے بعد قبولِ حق میں تاخیر کیوں؟

’’پادری فرنچ‘‘: جواب دیتا تو کیا دیتا؟ اس بیچارے نے خاموشی ہی میں اپنی نجات سمجھی! اس لئے وہ جواب دینے کے بجائے خاموش ہی رہا، کوئی جواب تک نہ دیا۔ واقعی ہدایت اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ ’’من یھدہ اللہ فلا مضل لہ و من یضلل فلا ھادی لہٗ‘‘۔

## مجلس کا اختتام اور نتیجہ

بحث ومباحثہ اور گفتگو جب یہاں تک پہنچی تو شہر آگرہ (موجودہ اکبرآباد) کی مساجد سے عصر کی اذان کی صدائیں آنے لگیں، تو ''پادری فرنچ'' نے کہا: بڑی باتیں ہوگئی ہیں، اسی پر ہم اپنی گفتگو ختم کرتے ہیں، عصر کا وقت ہوچلا ہے اس لئے میں رخصت ہوتا ہوں! جبکہ پہلے ''پادری کئی'' رخصت ہوا تھا، اب ''پادری فرنچ'' بھی طالبِ رخصت ہوکر چلا گیا۔ ''شیخ رحمت اللہ کیرانویؒ'' اور ''ڈاکٹر محمد وزیر خانؒ'' بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں خادمان ختم نبوت ودینِ اسلام کو خاص نصرت ومدد سے نوازا، حق کو غالب اور باطل کو مغلوب فرمایا۔ یوں پہلے مناظرہ کی مجلس برخاست ہوئی، اور پادریوں کی خوش فہمی ہوا ہوگئی۔ سچ فرمایا اللہ خالق الخلق ومالک الملک نے: ''جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل کان زهوقا''

حسن اتفاق: یہ کہ مترجم مضمونِ مناظرہ ہذا (غلام رسول) بھی لکھتے لکھتے یہاں رُودادِ مناظرہ کے اختتام تک پہنچا ہی تھا کہ عصر کی اذان صدا ''جامع مسجد ختم نبوت چناب نگر'' کے مینار سے گونجنے لگی! فالحمد للّٰہ

**تمت المناظرة الاولیٰ بین ''الشیخ رحمت اللّٰہ'' و بین القسیس ''کئی''، و انتهیٰ المجلس!**

### شہداء ختم نبوت کنونشن سرگودھا

۴؍فروری ۲۰۲۲ء بعد نماز جمعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا کے زیراہتمام ختم نبوت اکیڈمی لکڑ منڈی سرگودھا میں عظیم الشان ماہانہ اجلاس بعنوان شہداء ختم نبوت کنونشن منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت حافظ عبدالرحمٰن نے کی اور محمد عقیل کمبوہ نے ختم نبوت کا ترانہ پیش کیا۔ مولانا محمد ایوب صدیقی، مفتی جہانگیر حیدر، محمد شرجیل اور مولانا خالد عابد ضلعی مبلغ کے بیانات ہوئے۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا عبدالرشید نے سرانجام دیئے۔ آخری خطاب مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے فرمایا۔ مقررین نے شہداء ختم نبوت کی قربانیوں پر سیر حاصل گفتگو فرمائی اور حکومت وقت سے یہ مطالبہ بھی کیا کہ میرپور خاص میں قادیانیوں نے اپنی عبادت گاہ مسجد کی طرز پر تعمیر کی ہے۔ اسے فی الفور مسمار کیا جائے اور قادیانیوں کو آئین وقانون پاکستان کا پابند بنایا جائے۔ کنونشن کا اختتام مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کی دعا سے ہوا۔

### ختم نبوت کانفرنس کوٹ حاجی گل محمد گھوٹکی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گھوٹکی کے زیرانتظام ۱۴؍فروری ۲۰۲۲ء گوٹھ حاجی گل محمد گھوٹو میں تاجدارختم نبوت کانفرنس زیرسرپرستی مولانا سید نور محمد شاہ منعقد ہوئی۔ تلاوت قاری محمد جاوید اور ہدیہ نعت حاجی امداداللہ پھلپوٹو، رستم علی جسکانی اور جناب علی سرور گھوٹو نے پیش کیا۔ مولانا محمد حسین ناصر، مولانا کلیم اللہ ہالیجوی، مولانا عبدالشکور سومرو اور مولانا محمد ابراہیم میکو کے بیانات ہوئے۔ مولانا محمد یوسف شیخ نے بھرپور تعاون کیا۔

# مولانا قاضی غلام سرور کا سانحہ ارتحال

قاضی نصیب الرحمٰن

مولانا قاضی غلام سرور ضلع مظفر آباد کے نواحی علاقے لنگر پورہ میں عظیم روحانی شخصیت قاضی محمد یعقوب کے گھر ۱۷/اگست 1956ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار اور بڑے بھائی قاضی مفتی فضل الٰہی کی نگرانی میں رہی، بعدازاں ۱۹۶۴ء میں مدرسہ رحیمیہ لورہ (مری) ضلع ہزارہ میں قاری محمد یونس رحیمی سے حاصل کی۔ ابتدائی فارسی کتب مدرسہ امدادالعلوم میں پڑھیں۔ ۱۹۷۰ء میں درس نظامی کے لئے جامعہ رشیدیہ ساہیوال تشریف لے گئے۔ ساہیوال تعلیم کے ساتھ ہی فن کتابت وخطاطی اور کپڑے سلائی کا ہنر بھی سیکھ لیا، جو کہ درس وتدریس کے ساتھ ساتھ جاری رہا، دورہ حدیث کی تکمیل جامعہ رشیدیہ سے ۱۹۷۹ء میں کی۔ فراغت کے فوراً بعد ضلع ہزارہ کے علاقے بنگی مانسہرہ سے حفظ قرآن سے اپنی تدریس کا آغاز کیا۔

۱۹۸۴ء میں پنڈی بورڈ سے میٹرک کی۔ ۱۹۸۶ء میں مولانا عبدالقدوس کے قائم کردہ مدرسہ انوار السلام ماکڑی مظفر آباد تشریف لائے اور یہاں ۱۹۹۶ء تک تدریس کی۔ ۱۹۹۰ء میں الدعوہ اکیڈمی اسلام آباد سے تربیتی کورس کیا۔ ۲۶/اپریل ۱۹۹۵ء کو مظفر آباد میں طالبات کے لئے مدرسہ خدیجۃ الکبریٰ کی بنیاد رکھی۔ چند ہی سالوں میں آپ کا ادارہ آزاد کشمیر کے بڑے اداروں میں شمار ہونے لگا۔ شعبہ حفظ، شعبہ تجوید، بنیادی دینی علوم اور دورہ حدیث شریف کے لئے طالبات دور دراز سے سفر کر کے آتیں۔ سینکڑوں طالبات شعبہ حفظ وتجوید ناظرہ سے اور ۵۰۰ سے زائد طالبات آج تک دورحدیث شریف مکمل کر چکی ہیں۔

مدرسہ ہذا میں مستقل دارالافتاء قائم ہے۔ صدارتی سیکرٹریٹ مظفر آباد کی جامع مسجد میں امام و خطیب بھی رہے۔ تراویح میں تلاوت قرآن کریم کا شہرہ تھا۔ ہمہ وقت چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے تلاوت قرآن کریم کا معمول رہا۔ ۱۹۷۰ء سے ۲۰۱۹ء تک بلاناغہ ہر رمضان المبارک میں قرآن شریف سناتے رہے۔ قاضی صاحب ہر دل عزیز شخصیت کے مالک تھے۔ عاجزی، انکساری اور سادگی آپ کے وجود کے بنیادی اوصاف حمیدہ تھے۔ نمود ونمائش سے کوسوں دور خالصتاً پیکر علم وعمل تھے۔ آپ کا ہر عمل بلاشبہ اخلاص وللّٰہیت سے بھرپور ہوتا۔ اپنے اسلاف اور اکابرین کی عملی تصویر تھے۔

جمعیت علمائے اسلام مظفر آباد کے سرپرست، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مظفر آباد ڈویژن کے امیر، جامع مسجد علی بن ابی طالب کے خطیب اور دسیوں مدارس ومساجد کے سرپرست تھے۔

۱۴ دسمبر ۲۰۲۱ء کو آپ کے بڑے صاحبزادہ قاضی محمد طیب کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔

# جناب حاجی محمد بشیر ساہی وال والوں کی وفات

مولانا عبدالحکیم نعمانی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ رہنما حاجی محمد بشیرؒ ساہی وال والے ۱۳ فروری ۲۰۲۲ء کو آخرت سدھار گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون! ساہی وال کے سماجی اور دینی حلقوں میں حاجی صاحب کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ حاجی صاحب یکم مئی ۱۹۲۶ کو جالندھر کے نواحی قصبہ پرجیاں خُرد میں حافظ جان محمدؒ کے گھر پیدا ہوئے۔ حافظ صاحب شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری کے مرید باصفا اور معتمد خاص تھے۔ تعلق ایسا تھا کہ حضرت لاہوریؒ کئی مرتبہ اُن کے گھر بھی تشریف لائے۔ مولانا خیر محمد جالندھریؒ سے بھی جالندھر شہر میں استفادہ کرتے رہے، جس کی وجہ سے طبیعت میں ایک خاص داعیانہ تڑپ پیدا ہوگئی تھی۔ اس تڑپ اور حسن تربیت کی بہت گہری چھاپ ان کی پوری اولاد تین بیٹے اور ایک بیٹی پر مرتب ہوئی۔

حاجی بشیر نے ابتدائی تعلیم گاؤں میں حاصل کی۔ اعلیٰ تعلیم کے لئے اسلامیہ کالج لاہور میں داخل ہوئے تو حضرت لاہوریؒ سے تعلق میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ اسی دوران باضابطہ بیعت بھی ہوگئے۔ تعلیم سے فراغت کے بعد کاروبار شروع کرنے کی تیاری کر چکے تھے لیکن حضرت لاہوریؒ نے مشورہ دیا کہ پہلے کچھ عرصہ ملازمت کر کے تجربہ حاصل کرو پھر کاروبار کی طرف آنا۔ چنانچہ سر تسلیم خم کرتے ہوئے لاہور میں ہی ایک جگہ ملازمت شروع کردی۔ اسی دوران تقسیم ہندوستان کا واقعہ پیش آ گیا۔ آپ کا سارا خاندان ہجرت کر کے پہلے ہڑپہ کی ایک نواحی بستی میں اور پھر ساہیوال شہر میں آ کے مقیم ہو گیا۔ ۱۹۶۰ء کے لگ بھگ ملازمت سے کاروبار کی طرف منتقل ہوگئے۔ اور آخری دم تک پھر یہی ذریعہ روزگار رہا۔

والد گرامی حافظ جان محمد کی تربیت اور حضرت لاہوریؒ کی صحبت نے آپ کو کندن بنا دیا تھا۔ اتباع سنت، ورع وتقوی، علماء وصلحاء سے محبت اور دل سے ان کی تعظیم، پریشانیوں پر صبر جمیل، یتیموں اور بیواؤں کی خبر گیری، خیر کے سلسلوں میں بے دریغ مال خرچ کرنا، نقصان پہنچانے والوں کو بدلے کی طاقت کے باوجود معاف کرنا، قرض خواہوں کو مہلت دینا اور تجارت میں صدق و امانت الغرض ہر قسم کی نیکیوں کے حوالے سے آپ کو توفیق الٰہی سے وافر حصہ ملا ہوا تھا۔ تبلیغی جماعت سے وابستہ ہوئے تو آخری وقت تک مرکز کے ساتھ وابستگی کو نبھایا۔ آپ کی طبیعت میں بلا کی نرمی اور ہر چھوٹے بڑے سے محبت کرنا ایسا خاص وصف تھا کہ اس کے بلا مبالغہ ہزاروں گواہ اس وقت بھی موجود ہیں۔

تحریک ختم نبوت کے حوالہ سے مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کے واقعات سناتے تھے۔
نظام قدرت کے مطابق اپنی زندگی کی سو کے قریب بہاریں دیکھنے کے بعد ۳۱ فروری ۲۰۲۲ء کو تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ اللہ اللہ کا ذکر کرتے ہوئے جان، جانِ آفرین کے حوالے کردی۔
نماز جنازہ مسجد شہداء فرید ٹاؤن کے گراؤنڈ میں ادا کی گئی، جو اپنی وسعت کے باوجود تنگ پڑ گیا۔ جنازے میں شہر اور بیرون شہر سے تمام شعبہ ہائے زندگی کی نمائندگی۔ نماز جنازہ آپ کے پوتے مفتی محمد صہیب ضیاء کی اقتداء میں ادا کی گئی۔ فرید ٹاؤن کے ہی قبرستان میں آپ کو سپرد خاک کیا گیا۔

## مولانا نور محمد ہزاروی مدظلہ کے والد کی وفات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا کے امیر اور مولانا محمد اکرم طوفانیؒ کے دست راست مولانا نور محمد ہزاروی مدظلہ کے والد محترم جناب جان محمدؒ ۷۷ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، علماء کرام، مشائخ عظام اور طلبہ سے محبت کرنے والے انسان تھے۔ اپنے آبائی علاقہ کی مسجد میں نمازیوں کو پانی مہیا کرنے کی سالہا سال تک سعادت حاصل کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے والہانہ محبت وعقیدت رکھتے تھے۔ ہائی بلڈ پریشر کے مریض چلے آ رہے تھے کہ وقت موعود آن پہنچا اور ۲۵ / جنوری ۲۰۲۲ء کو روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ آپ کی نماز جنازہ مولانا محمد طیب مدظلہ نے پڑھائی اور انہیں مولانا محمد اکرم طوفانیؒ کے قریب سپرد خاک کیا گیا۔ (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

## جناب حاجی محمد مرید لنجار پنوعاقل کا انتقال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنوعاقل کے بزرگ رہنما جناب حاجی نیک محمد لنجار کے بڑے بھائی حاجی محمد مرید لنجار ۲۸ / جنوری ۲۰۲۲ء کو حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کر گئے۔ مرحوم حاجی محمد مرید لنجار نیک صالح اور علماء سے محبت کرنے والے انسان تھے۔ اللہ پاک نے مرحوم کو دو مرتبہ حرمین شریفین میں حاضری کا موقع عطا فرمایا۔ حاجی محمد مرید نے اپنے گاؤں لنجاری گوٹھ میں مساجد تعمیر کرائیں جو مرحوم کے لئے صدقہ جاریہ ہیں۔ مرحوم حاجی محمد مرید ۲۸ / جنوری کو فجر کی نماز باجماعت ادا کر کے واپس گھر آئے، لیٹے ہی تھے کہ اللہ کو پیارے ہو گئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین مولانا محمد حسین ناصر، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا مفتی محمد راشد مدنی اور مقامی احباب مولانا محمد حسن جتوئی، جناب غلام شبیر، شیخ جناب حافظ عبدالغفار، شیخ جناب محمد زمان انڈر اور مولانا محمد توصیف نے حاجی نیک محمد لنجار سے تعزیت کا اظہار کیا۔ اللہ پاک حاجی محمد مرید کو جنت میں اعلیٰ مقام اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

# جناب قاری غلام نبی لیہ کا وصال

مولانا محمد ساجد

قاری غلام نبی ۱۹۶۵ء کو حاجی محمد بخش کے گھر چک نمبر ۱۵۰ لیہ میں پیدا ہوئے، حفظ قرآن اپنے چچا قاری اللہ بخش کے ہاں اور تجوید قاری استاذ القراء قاری محمد حاجی مرحوم سے جامعہ محمدیہ لیہ میں کی، فراغت کے بعد تدریسی زندگی کا آغاز جامعہ اشرف المدارس لیہ سے کیا، سال پڑھانے کے بعد دس سال مرکزی جامع مسجد کرنال میں قرآن کریم کی خدمت کی۔ ۲۰ نومبر ۱۹۹۱ء میں اپنے پسماندہ علاقہ میں اپنے چچا کی خواہش پر جامعہ ابوبکر صدیق کے نام سے ادارہ قائم کیا، علاقہ میں بھرپور خدمت کی، سینکڑوں بچیاں بچے آپ سے فیض یاب ہوئے، من جملہ ان میں سے عالمی شہرت یافتہ قاری محمد ادریس آصف ہیں۔ ۳۰ سال سے جمعیت کے پلیٹ فارم پر سرگرم عمل رہے، وفات سے ایک ماہ قبل ۱۰ نومبر کو ایک عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد کی، جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے راقم کو دعوت دی۔ ۸ دسمبر ۲۰۲۱ء کو صبح تہجد کے لئے بیدار ہوئے، اسی رات تہجد میں ختم قرآن بھی تھا، وضو کر رہے تھے اٹیک ہوا اور خالق حقیقی کے دربار جا پہنچے۔ چار بجے آپ کے فرزند ارجمند مولانا عمر فاروق کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کی۔

## جناب محمد زاہد خان کلورکوٹ کا وصال

عالمی مجلس ختم نبوت کلورکوٹ کے مخلص اور متحرک کارکن محمد زاہد خان ۳۱ جنوری ۲۰۲۲ء کو انتقال کر گئے آپ ۱۶/ اگست ۱۹۷۹ء کو ظریف خان کے گھر کٹا خیل ڈیرہ اسماعیل خان میں پیدا ہوئے۔ میٹرک تک تعلیم حاصل کی، پھر ہجرت کر کے وانڈہ مروت کلورکوٹ میں آباد ہوئے آپ انتہائی سادہ، درویش صفت انسان تھے، خانقاہ سراجیہ پہلے حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ سے اور اب حضرت مولنا خواجہ خلیل احمد سے بیعت کا تعلق تھا، اسی نسبت سے ختم نبوت کے کاز کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا رکھا تھا، گزر بسر کے لئے کریانہ کی چھوٹی سی گھر پر دکان بنا رکھی تھی، جب بھی ختم نبوت کے کسی بھی کام کے سلسلے میں درخواست کی جاتی تو فوراً موٹر سائیکل پر تشریف لاتے، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ماہنامہ ترجمان لولاک کی تقسیم کی خدمت بڑی ذمہ داری سے سرانجام دیتے تھے، سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کے قافلہ کی تیاری، کلورکوٹ سالانہ کانفرنس کے لئے انتہائی جانفشانی سے ورک کرتے تھے، سابق امیر حافظ محمد جمیل مرحوم کی نگرانی میں پورے علاقے کی سیاسی و مذہبی حضرات کو دعوت نامے تقسیم کرتے اور اشتہارات کی خدمت سرانجام دیتے۔ مرحوم

نے وفات سے چند دن قبل راقم کو فون کیا اور لولاک کا حساب دیا اور کہا کہ زندگی کا کچھ پتہ نہیں اب میں تکلیف کی وجہ سے تقسیم نہیں کر سکتا، کسی نوجوان کو اپنی یہ ذمہ داری سونپ دی ہے زندگی نے ساتھ دیا تو پھر ان شاء اللہ کروں گا۔ کلور کوٹ ہسپتال میں زیر علاج رہے، مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی، ۳۱ جنوری کو رہگرائے آخرت ہوئے اور نماز جنازہ یکم فروری ۲۰۲۲ء کو ادا کی۔

## جناب محمد عمیر بھکر کا وصال

(محمد ساجد مبلغ ختم نبوت ضلع بھکر ولیہ) راقم کے جواں سال بھانجے محمد عمیر ۱۷ سال کی عمر میں نے انتقال کر گئے۔ محمد عمیر نے ۲۰۰۴ء میں عبدالوہاب آرائیں کے گھر ڈیرہ رانا عبدالستار منکیرہ ضلع بھکر میں آنکھ کھولی، مقامی مسجد میں ناظرہ قرآن کریم پڑھا، ۱۳ سال کی عمر میں عارضہ قلب ہوا، ملتان کارڈیالوجی سے سٹنڈ ڈلوایا، پھر یہ بیماری مستقل روگ بن گئی، روزانہ دوائی اور ماہانہ ٹیکہ چلتا رہا، سکول کی تعلیم جاری رکھی، آٹھویں کلاس میں زیر تعلیم تھا، انتہائی ملنسار محبت کرنے والا، محفل کو ہنسانے والا نوجوان تھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور اس کے کام سے انتہائی لگاؤ تھا۔ ۱۹ دسمبر ۲۰۲۱ء کو عالمی مجلس کی رکنیت بھی حاصل کی۔ نوعمری میں ہی عقیدہ ختم نبوت سے محبت اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کام کا پرچار اپنا اوڑھنا بچھونا بنا رکھا تھا۔ ختم نبوت اور رد قادیانیت پر مجلس تحفظ ختم نبوت کے اسٹیکر مختلف جگہوں پر آویزاں کرنا، قادیانی مصنوعات خصوصا ’’شیزان‘‘ سے مختلف لوگوں کو منع کرنا، سوشل میڈیا پر دسمبر میں قادیانیت کے مکروہ دھندے پر مشتمل وائرل ہونے والی نداء ناصر قادیانی کی آڈیو کا یوٹیوب پر پرچار کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ اور قادیانیت کا حقیقی چہرہ کو بھرپور بے نقاب کیا۔ رب العالمین نے اس عمر میں انہیں نیکی کے کاموں میں شامل ہونے کی توفیق بخشی۔ ابھی دسمبر میں سال بعد مزید وال بند ہوگئے۔ بالآخر ۶ اور ۷ فروری ۲۰۲۲ء کی درمیانی شب اپنی جان خالق حقیقی کے سپرد کی۔ اگلے روز دن ایک بجے ڈیرہ رانا عبدالستار پر نماز جنازہ ادا کی گئی۔

## خطبہ جمعۃ المبارک واظہار تعزیت

۴ رجنوری ۲۰۲۲ء کا خطبہ جمعۃ المبارک مولانا اللہ وسایا نے جامع مسجد طلحہ اوکاڑہ میں ارشاد فرمایا اور مدرسہ کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس پروگرام میں تلاوت کی سعادت مولانا عبدالقیوم جب کہ نعت چوہدری خالد محمود نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ مولانا عبدالقدیر، سید شمس الحق گیلانی نے بچوں کی دستار بندی کرائی۔ اسی روز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے قصور کے جنرل سیکرٹری میاں محمد معصوم انصاری کی دختر کے جنازہ میں شرکت کی اور میاں صاحب سے اظہار تعزیت بھی کیا۔

# محاسبہ قادیانیت جلد نمبر ۱۶ کا دیباچہ

مولانا اللہ وسایا

**الحمد للّٰہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علٰی من لا نبی بعدہٗ. امابعد!**

اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان سے محاسبہ قادیانیت کی جلد ۱۶ پیش خدمت ہے۔ محاسبہ قادیانیت کی جلد نہم میں حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی کے مضامین جو ملعون قادیان کے خلاف لکھے تھے، ان کو شائع کرنا شروع کیا۔ اس کے عرض مرتب میں فقیر نے لکھا:

''نقل حوالہ میں خلاف دیانت ادارہ سلفیہ لاہور کا عمل

ادارہ سلفیہ لاہور نے نومبر ۱۹۸۶ء میں ''پاک وہند کے علماء اسلام کا اوّلین متفقہ فتویٰ۔ مرزا قادیانی اوراس کے پیروکار دائرہ اسلام سے خارج ہیں'' شائع کیا اس میں پہلی زیادتی تو یہ کی کہ اس کا نام بدل دیا۔ مولانا محمد حسین بٹالوی نے اس فتویٰ کا نام ''فتویٰ علماء پنجاب وہندوستان بحق مرزا غلام احمد ساکن قادیان'' رکھا تھا۔ ادارہ سلفیہ نے مولانا بٹالوی کا قائم کردہ عنوان بدل دیا۔ اوراس کا نام رکھا ''پاک وہند کے علماء اسلام کا اوّلین متفقہ فتویٰ'' دوسری تبدیلی یہ کی کہ اس کتاب میں اشاعۃ السنۃ ج ۱۳، شمارہ ۴، ۵، ۶، ۷، ۱۱، ۱۲ (۱۸۹۰ء) کے فتوی کو ادارالدعوۃ السّلفیہ لاہور طبع نومبر ۱۹۷۶ء کی اشاعت کے ص ۱۶۲ پر ''کتبہ محمد اشرف علی'' کی عبارت پر ختم کیا ہے۔ جو اشاعۃ السنۃ ج ۱۳، شمارہ ۱۲ ص ۱۴۷ کی پہلی پانچ سطروں پر موجود ہے۔ حالانکہ اسی اشاعۃ السنۃ کی اسی جلد، اسی شمارہ، اسی صفحہ ۱۴۷ کی پہلی پانچ سطروں (جہاں ادارہ سلفیہ نے اس فتویٰ کو ختم کیا ہے) کے بعد اس صفحہ کی بقیہ ۱۴ سطروں کو عمداً نقل نہیں کیا۔ پھر اس کا صفحہ ۱۴۸ بھی مکمل نقل نہیں کیا۔

فقیر نے ادارہ سلفیہ لاہور کے مولانا محمد حسین بٹالوی کے فتویٰ ''پاک وہند کے علماء اسلام کا اوّلین متفقہ فتویٰ'' کے آخری صفحہ کو دیکھا۔ یہی فتویٰ جو اشاعۃ السنۃ ج ۱۳ شمارہ ۱۲ میں شائع ہوا۔ اس کے اختتام کو دیکھا۔ تو دیانت داری سے عرض کرتا ہوں کہ بہت ہی حیرت ہوئی، کہ نقل حوالہ میں اتنی بڑی جسارت کہ قریباً آخری ڈیڑھ صفحہ سرے سے درج نہیں کیا، حذف کردیا۔ اور خلاف توقع اس جسارت پر سخت تعجب ہوا کہ ایسے بھی دنیا کرتی ہے؟

اب دونوں حوالہ جات سامنے تھے کسی بھی طرح کی کوئی تاویل سمجھ میں نہ آئی کہ اتنی بات کہ سب سے پہلے مرزا پر کس نے کفر کا فتویٰ دیا؟ اس اعزاز کو حاصل کرنے کے لئے مولانا محمد حسین بٹالوی کے عقیدہ

کے لوگوں نے ہی ان کے اشاعۃ السنۃ کے رسالہ کے ڈیڑھ صفحہ کو غائب کردیا۔ **فیا للعجب!**‘‘

(محاسبہ قادیانیت ج۹ص ۱۸)

اس کے بعد فقیر نے متذکرہ جو حصہ ادارہ سلفیہ لاہور نے غائب کردیا وہ درج کیا۔ اس کے بعد مولانا محمد حسین بٹالوی کے یہ سات حوالہ جات نقل کئے:

## مولانا محمد حسین بٹالوی کے اعتراف حقائق

۱...... مولانا محمد حسین بٹالوی تحریر فرماتے ہیں: ’’اشاعۃ السنۃ کا خصوصیت کے ساتھ فرض ہے کہ وہ اس فتنہ کو روکے اور جملہ مضامین سابق کو چھوڑ کر بہمہ تن اسی کے دعاوی کے ردّ کے درپے ہو اس کے اصول باطلہ کا ابطال کرے اور اصول حقہ اسلامیہ کی حمایت عمل میں لاوے۔ اس کی موجودہ جماعت وجمعیت کو تتر بتر کرنے میں کوشش کرے اور آئندہ مسلمانوں خصوصاً اہل حدیث کو جن کا یہ خادم ہے اس جماعت میں داخل ہونے سے بچائے۔ کیونکہ اسی (اشاعۃ السنۃ) نے قادیانی کے سابق دعویٰ حمایت اسلام اور مقابلہ مخالفین اسلام ووعدۂ تائید دین بانشان ہائے آسمانی ونصرت اصول اتفاقی اسلامی سے دھوکہ میں آکر ریویو براہین احمدیہ مندرجۂ نمبرے وغیرہ جلدے میں اس کو امکانی ولی وملہم بنایا اور لوگوں میں اس کا اعتبار جمایا تھا۔ جس کو یہ حضرات اپنے دعاوی مستحدثہ کی تائید میں اب پیش کررہے ہیں۔ اور اس کی عبارات اپنی تحریرات ورسائل میں نقل کر کے ان سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اور اپنے دعاوی کی صحت ثابت کررہے ہیں۔ اشاعۃ السنۃ کا ریویو براہین اس کو امکانی ولی وملہم نہ بناتا تو وہ اپنے سابقہ الہامات مندرجہ براہین احمدیہ کی وجہ سے تمام مسلمانوں کی نظروں میں بے اعتبار ہوجاتا۔ کیونکہ بہت سے علماء مختلف دیار ہندوستان وپنجاب وعرب کا ان الہامات کے سبب اس کی تکفیر وتفسیق وتبدیع پر اتفاق ہوچکا تھا۔ صرف اشاعۃ السنۃ کے ریویو نے فرقہ اہل حدیث اور اپنے خریداران کے خیال میں اس کے الہام وولایت کا امکان جما رکھا۔ اور اس کو حامی اسلام بنا رکھا تھا۔‘‘ (اشاعۃ السنۃ ج ۱۳،ش۱،ص ۳،۴)

اللہ رب العزت کی کروڑوں رحمتیں ہوں مولانا محمد حسین بٹالوی پر کہ وہ کس صفائی کے ساتھ اعتراف کرتے ہیں کہ جب اشاعۃ السنۃ مرزا کو حامی اسلام بنا رہا تھا ’’بہت سے علماء مختلف دیار ہندوستان وپنجاب وعرب کا اس (مرزا) کی تکفیر وتفسیق وتبدیع پر اتفاق ہوچکا تھا۔‘‘

لیجئے! حضرت مولانا مرحوم کا ’’علماء پنجاب وعرب‘‘ کا ذکر کرنا علماء لدھیانہ اور حضرت مولانا غلام دستگیر قصوری کے فتاویٰ جات بابت کفر مرزا کا اپنے فتویٰ سے قبل کے فتویٰ ہونے کا اعتراف کرنا ہے۔ یہی اعتراف حق ہی دیانت کا تقاضہ ہے جو مولانا موصوف نے کیا اور یہی ان کی شان کے لائق تھا۔ آپ (حضرات ادارہ سلفیہ لاہور) کی رائے مبارک بھی اس حقیقت کو تسلیم کرے تو انسب ہوگا۔

۲...... مولانا محمد حسین بٹالوی اشاعۃ السنۃ ج ۷، ش ۶، ص ۱۷۰ کے حاشیہ پر علماء لدھیانہ کے متعلق لکھتے ہیں: ''اور یہ کہتے ہیں کہ براہین احمدیہ میں فلاں فلاں امور کفریہ (دعویٰ نبوت اور نزول اور تحریف آیات قرآنیہ پائی جاتی ہیں) اس لئے اس کا مؤلف کافر ہے۔'' یہ مولانا کی عبارت براہین احمدیہ کے ریویو میں ہے اس میں مولانا محمد حسین اعتراف کرتے ہیں کہ علماء لدھیانہ اس کو اس وقت کافر کہتے تھے جب خود مولانا مرحوم، مرزا کی حمایت کررہے تھے۔

۳...... اس حوالہ مذکور کے ص ۱۷۱ پر مولانا محمد حسین لکھتے ہیں: ''بعض (لدھیانہ والے) ان کو کھلم کھلا کفر قرار دیتے ہیں۔'' اس حوالہ میں مولانا نے خود لدھیانہ والے کے الفاظ اپنے قلم سے لکھے ہیں اور حاشیہ میں ان کے اسماء گرامی ''مولوی عبدالعزیز، مولوی محمد وغیرہ پسران مولوی عبدالقادر'' درج کئے ہیں، کہ یہ علماء لدھیانہ مرزا کو کافر کہتے ہیں۔ یہ براہین احمدیہ کے ریویو میں مولانا نے اعتراف کیا ہے۔

۴...... اشاعۃ السنۃ ج ۷، ش ۶، ص ۱۷۲ پر براہین احمدیہ کے ریویو میں مولانا محمد حسین بٹالوی فرماتے ہیں: ''(لدھیانوی مدعیان اسلام) اپنی تکفیر کی یہی وجہ پیش کرتے ہیں کہ ان الہامات میں مؤلف (مرزا قادیانی) نے پیغمبر کا دعویٰ کیا ہے اور اپنے آپ کو ان کمالات کا جو انبیاء سے مخصوص ہیں محل ٹھہرایا ہے اور ان آیات قرآنیہ کا جو خاص آنحضرت ﷺ اور انبیائے سابقین کے خطاب میں وارد ہیں مورد نزول قرار دیا ہے۔''

یہ حضرت مولانا بٹالوی موصوف براہین احمدیہ کے ریویو میں اعتراف کرتے ہیں۔ غرض واقعہ یہی ہے کہ براہین احمدیہ کے آتے ہی تحریر وتقریر، مباحثہ اور مقابلہ کے ذریعہ جو علماء سب سے پہلے ملعون قادیان کے مقابلہ میں کھڑے ہوئے وہ علماء لدھیانہ تھے۔ سب سے پہلے عرب سے جنہوں نے فتویٰ منگوایا وہ مولانا غلام دستگیر تھے۔ یہ فتویٰ مولانا محمد حسین بٹالوی کے بھی خلاف تھا کہ وہ مرزا کی حمایت کررہے ہیں۔ فتویٰ آجانے کے بعد اس کی اشاعت سے قبل مولانا محمد حسین مرحوم نے مرزا کی تائید سے نہ صرف ہاتھ اٹھا لیا بلکہ اس کے سامنے مخالفت میں سروقد ہوگئے تو مولانا غلام دستگیر نے عرب کے فتویٰ سے مولانا محمد حسین صاحب والا حصہ نکال دیا۔ اس کو کمال دیانت کہتے ہیں۔ سبحان اللہ!

قارئین! علماء لدھیانہ ہوں یا مولانا غلام دستگیر یا مولانا محمد حسین بٹالوی یہ مرزا قادیانی کے مقابل ہوئے غلطی اپنی جگہ، مگر بات کرنے میں کوئی بددیانتی نہیں دکھائی، ہمیشہ وہی کہا جو واقعہ کے مطابق تھا۔ ایک ہم ہیں کہ حوالہ نقل کرنے میں اپنے تحفظات کو دخیل کرکے اپنے بزرگوں کی عبارتوں کے صفحات کو غتربود کرجاتے ہیں۔ بات کہاں سے کہاں پہنچی؟

۵...... مولانا محمد حسین بٹالوی تحریر فرماتے ہیں: ''بعض علماء پنجاب نے اس پر کفر کے فتوے لگائے اور وہ

یہ سمجھ گئے کہ یہ شخص اپنے لئے نبوت کا مدعی ہے...... خاکسار (مولانا بٹالوی) نے اس (مرزا قادیانی پر) حسن ظن کر کے اس کو تکفیر سے بچایا۔ اور دھوکہ کھایا اور اس کی حمایت میں ریویو براہین احمدیہ لکھا۔ مجھے اس وقت تک اس کے خبث باطن کا (بحکم کہ: ''خبث نفس نگردد بسالہا معلوم'' علم نہ ہوا تھا۔ اور کیونکر ہوتا جب تک کہ وہ اپنے منہ سے اس نجاست کو جواب نکال رہا ہے نہ نکالتا۔ مجھے اس کا یہ حال وخیال اس وقت معلوم ہوتا تو میں سب سے پہلے اس پر کفر کا فتویٰ لگاتا۔'' (اشاعۃ السنہ ج۱۵،ش۶،ص۱۱۹،۱۲۰)

کروڑوں رحمتیں مولانا بٹالوی مرحوم پر کمال دیانت سے جہاں اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہیں وہاں واضح برملا فرمارہے ہیں کہ مرزا پر اور حضرات نے کفر کا پہلے فتویٰ لگایا۔

۶...... اسی طرح مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ ''تاریخ مرزا'' میں لکھا ہے کہ: ''جس زمانہ میں مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی مرزا قادیانی سے مانوس تھے اسی زمانہ میں مولانا حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی...... مولوی غلام دستگیر قصوری اور مولوی محمد وغیرہ خاندان علماء لدھیانہ مرزا سے بدظن تھے۔ ہم حیران ہیں ان علماء کی فراست کس درجہ کی تھی کہ وہی ہوا جو ان حضرات نے گمان کیا۔'' (تاریخ مرزا ص۱۳)

۷...... مولانا بٹالوی نے لدھیانہ کے ان بھائیوں کا نام لے کر ذکر کیا ہے اور یوں لکھا ہے: ''ناظرین ان کا یہ حال سن کر متعجب اور اس امر کے منتظر ہوں گے کہ ایسے دلیر اور شیر بہادر کون ہیں جو سب علماء وقت کے مخالف ہو کر ایسے جلیل القدر مسلمان (یعنی مرزا قادیانی۔ ناقل) کی تکفیر کرتے ہیں اور اپنے مہربان گورنمنٹ کے (جس کے ظل حمایت میں باامن شعار مذہبی ادا کرتے ہیں) جہاد کو جائز سمجھتے ہیں۔ ان کے دفع تعجب اور رفع انتظار کے لئے ان حضرات کے نام بھی ظاہر کر دیتے ہیں، وہ مولوی عبدالعزیز ومولوی محمد وغیرہ پسران مولوی عبدالقادر ہیں، جن سب کا سنہ ۵۷ء سے باغی وبدخواہ گورنمنٹ ہونا ہم اشاعۃ السنہ نمبر۱۰ ج۶ وغیرہ میں ظاہر وثابت کر چکے ہیں۔'' (اشاعۃ السنہ نمبر۶، ج۷، ص۱۷۱ حاشیہ)

مولانا بٹالوی کی اس تحریر سے مندرجہ ذیل باتیں ثابت ہوتی ہیں: (۱) اس ریویو کے لکھنے کے وقت یعنی ۱۸۸۴ء میں صرف لدھیانہ کے یہی مولوی عبدالقادر صاحب کے فرزندان تھے، جنہوں نے مرزا قادیانی کی تکفیر کی تھی۔ (۲) اس وقت تک مولانا بٹالوی حسن ظن رکھتے ہوئے مرزا قادیانی کو ''ایک جلیل القدر مسلمان'' ہی تصور کرتے تھے۔ حضرت مولانا بٹالوی کے ان سات حوالہ جات کے بعد ادارہ الدعوۃ السّلفیہ لاہور اپنی رائے پر نظر ثانی کرے۔ تو یہ صرف تاریخ پر ہی نہیں بلکہ مولانا بٹالوی کی روح پر فتوح سے بھی مبنی بر انصاف فیصلہ ہوگا۔ سات حوالے ''ستے خیراں'' ورنہ ست سری اکال! (محاسبہ قادیانیت ج۹ ص۲۴ تا۲۷)

اس کے شائع ہونے کے بعد فقیر کے کرم فرما اہل حدیث مکتب فکر کے مولانا محمد داؤد ارشد صاحب

نے ادارہ سلفیہ کی نقل حوالہ میں ''کرم فرمائی'' اور مولانا بٹالوی کے سات حوالہ جات (چھ حوالہ جات مولانا بٹالوی کے اور ایک مولانا امرتسری کا) پیش کرنے پر فقیر کے اس ''عرض مرتب'' پر عنان قلم پھیرا اور رسالہ ''الاعتصام'' میں کئی قسطوں میں ایک مضمون لکھا۔ لطف وکرم کی بارش ملاحظہ ہو کہ خود تسلیم کیا کہ ادارہ سلفیہ کا عبارت حذف کرنا سہو ہے۔ (سہو یا عمداً اپنے مؤقف کے خلاف عبارت ''کرم فرمائی'' کی نذر کردینا؟) رہے مولانا بٹالوی کے ''واضح اعترافات'' جس سے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ علماء لدھیانہ کا فتویٰ پہلے کا ہے اور مولانا بٹالوی کا فتویٰ بعد کا ہے۔ (علماء لدھیانہ کا فتویٰ مطابق ۱۸۸۳، ۱۸۸۴ء کا ہے اور مولانا بٹالوی کا ۱۸۹۰ء کا ہے)

ان حوالہ جات کو غلط ثابت کرنا اور ادارہ سلفیہ کی نقل حوالہ میں ''کرم فرمائی'' کو صحیح ثابت کرنا تو درکنار، مولانا محمد داؤد ارشد صاحب نے پورا زور اس پر صرف کردیا کہ علماء لدھیانہ کا فتویٰ کہاں ہے؟ صورت مسئولہ کہاں ہے؟ جواب فتویٰ کہاں ہے؟ یہ کیوں نہیں، وہ کیوں نہیں؟ ادھر لاؤ، ادھر لے جاؤ، ایسے کیسے ہوسکتا ہے؟ یہ کیوں ہوگیا؟ وہ یہ، ہم یہ...... اور بعض واقعات کے نتائج میں بہت بگاڑ ہوگیا۔ جو کسی بھی طرح قابل فہم نہیں۔ (مولانا محمد یعقوب نانوتوی اور علماء لدھیانہ کی ملاقات) کا وہ نتیجہ کشید کیا گیا جو خود ان حضرات کی عبارت کی منشاء کے بھی خلاف ہے۔ اس پر بہت تعجب ہوا۔

حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی کی عبارات اور ادارہ کی اس ''سہو'' پر مولانا محمد داؤد ارشد صاحب مدظلہم نے جو مفاہیم اخذ کرنے کی سعی کی اس پر اسلام آباد کے ہمارے مخدوم جناب مولانا حافظ عبیداللہ صاحب نے جواب آں غزل میں کتاب لکھ دی، جس کا نام ''مرزا قادیانی کی اوّلین تکفیر اور تاریخی حقائق، چند شبہات، اشکالات اور غلط فہمیوں کا ازالہ'' ہے۔ ورلڈ ختم نبوت فورم سے کتاب شائع ہوئی جو سوا دوصد صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں دونوں حضرات کا ''قال، اقول'' کا مکمل ریکارڈ جمع ہوگیا ہے۔

قارئین! یقین فرمائیں، مجھے اس پر بہت ندامت ہوئی کہ میرے چند حوالہ جات پیش کرنے پر یہ بحث چھڑ گئی۔ آج پھر اپنی وضاحت میں وہی حوالہ جات اوپر ذکر کردیئے ہیں کہ فقیر کے پیش کردہ نفس حوالہ جات کی تو کسی نے تغلیط نہیں فرمائی، نہ ہی فقیر کے ان حوالہ جات سے نتائج کی تغلیط کی۔ تو پھر جو کچھ اس پر کہا گیا اس میں فقیر راقم کو زیر بحث لانا کیسے روا رکھا گیا؟ اس لئے دل مسوس کر رہ گیا۔ لیکن ساتھ ہی سوچ لیا کہ اس کا مداوا کرنا چاہئے کہ کم از کم جو خدمت کا پہلو رہ گیا ہے، وہ اختیار کرلینا چاہئے۔ شدید حالت حرب میں مولانا محمد داؤد ارشد صاحب جب سراپا مصروف تھے تو فقیر نے ان کو فون کیا کہ کیا حضرت مولانا میر محمد ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب ''شہادۃ القرآن'' کسی نے کمپیوٹر پر شائع کی ہے؟ جس میں جدید حوالہ جات بھی لگادیئے ہوں۔ انہوں نے اس کی نفی کی تو فقیر نے اللہ تعالیٰ کی عنایت کردہ توفیق سے اس کا آغاز کرادیا۔ یاد رہے کہ مولانا میر محمد ابراہیم

صاحب سیالکوٹی کے بارہ رسائل ہم احتساب قادیانیت جلد۱۹ میں شائع کر چکے ہیں۔ جن کے نام یہ ہیں:

۱......فبهت الذی کفر (فروری ۱۸۹۸ء)
۲......الخبر الصحیح عن قبر المسیح (۱۹۰۸ء)
۳......قادیانی مذہب بمع ضمیمہ خلاصہ مسائل قادیانیہ
۴......صدائے حق
۵......فیصلہ ربانی برمرگ قادیانی (ایڈیشن دوم ۱۹۳۳ء)
۶......ختم نبوت اور مرزا قادیان
۷......فص ختم النبوۃ بعموم وجامعیۃ الشریعۃ
۸......کشف الحقائق یعنی روئیداد مناظرات قادیانیہ
۹......امام زمان، مہدی منتظر، مجددِ دوراں
۱۰......کھلی چٹھی نمبر۲
۱۱......تردید مغالطات مرزائی نمبر۲
۱۲......مسئلہ ختم نبوت

اور اب محاسبہ جلد ہذا (۱۶) میں مزید یہ کتب ورسائل شائع ہو رہے ہیں:

۱۳......شہادت القرآن (ہر دو جلد)
۱۴......سُلَّمُ الْوُصُوْلِ الٰی اِسْرَآءِ الرَّسُوْلِ
۱۵......نزول الملائکۃ
۱۶......رحلت قادیانی بمرگ ناگہانی
۱۷......کھلی چٹھی نمبر(۱): یہ چٹھی قادیانی غلام رسول راجیکی کے نام مولانا محمد ابراہیم نے لکھی

''رحلت قادیانی بمرگ ناگہانی'' رسالہ نثر میں ہے جو پہلے شائع نہیں ہوئی، اب شائع کر رہے ہیں۔ اسی طرح ایک رسالہ پنجابی اشعار میں اسی عنوان پر ہے جو احتساب قادیانیت جلد۱۹ میں شائع ہو چکا۔ اس کا نام ''فیصلہ ربانی برمرگ قادیانی'' ہے۔

رسالہ ''فص ختم نبوت'' پر سلسلہ تبلیغ نمبر۲۸ درج ہے۔ باقی ۱ تا ۲۷ یا ۲۸ کے بعد اگر ہوں تو وہ نہیں مل رہے۔ یہ نمبرات شاید ماہنامہ الہادی سیالکوٹ کے ہیں۔ ان کی مکمل فائل مل جائے تو بہت کچھ مل جانے کی توقع ہے۔ اسی طرح تردید مغالطات مرزائی پر نمبر۲ درج ہے، اس کا نمبر۱ اور اگر نمبر۲ کے بعد کوئی نمبر شائع ہوئے تو وہ نہیں مل رہے۔ ان مطلوبہ رسائل میں سے جس کے پاس جو ہو، مل جائے یا خود شائع کر دیں کرم ہوگا۔ ہمیں بھجوا دیں تو بھی کرم ہوگا۔ شائع کرنے میں ہم تاخیر نہ کریں گے، یہ وعدہ رہا۔

اس کتاب کی اشاعت کے ساتھ ہی ہم مولانا میر محمد ابراہیم صاحب کے سترہ رسائل کی اشاعت سے عہدہ برا ہوئے۔ قابل ذکر ہے یہ بات کہ دارالعلوم دیوبند کی لائبریری میں محفوظ کتب خانہ حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاندپوری سے مولانا شاہ عالم گورکھپوری مدظلہم نے مولانا میر محمد ابراہیم سیالکوٹی کا رسالہ ''سُلَّمُ الْوُصُوْلِ الٰی اِسْرَآءِ الرَّسُوْلِ ﷺ'' بھی بھجوا دیا۔ جس کی عرصہ سے تلاش تھی۔ اس پر ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ حق تعالیٰ نیتوں کے جاننے والے اور نیک اعمال کو قبول کرنے والے ہیں۔ افوّض امری الی اللّٰہ تعالیٰ وبیدہ الخیر. وھو علیٰ کل شئ قدیر! محتاج دعاء: فقیر اللہ وسایا ملتان

# مولانا ظفر علی خان اور فتنۂ قادیانیت

قسط نمبر:6　حکیم عنایت اللہ نسیم سوہدروی

اخبار ''زمیندار'' اور مولانا ظفر علی خان اس کے بعد متواتر اس طائفہ کے خلاف لکھتے رہے۔ ۳۶، ۱۹۳۷ء میں ''زمیندار'' کے قادیان نمبر شائع ہوئے۔ اگست ۱۹۳۷ء میں ایک قادیان نمبر پھر مولانا نے شائع کیا۔ جس میں ''قادیان کی پاپ بھری ناؤ'' کے عنوان سے تحریر فرمایا:

''مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی جس کی ناقابل رشک شخصیت تعارف سے بے نیاز ہے۔ اس آزادی سے کہ بقول اکبر:

گورنمنٹ کی خیر یارو مناؤ　گلے میں جو اتریں وہ تانیں اڑاؤ
کہاں ایسی آزادیاں ہیں میسر　انا الحق کہو اور پھانسی نہ پاؤ

جو فائدہ (مرزا قادیانی نے) اٹھایا وہ کسی اور شخص کے حصہ میں کم آیا ہوگا۔ وقت کے اس سب سے بڑے ملحد نے اسلام کے نام پر اسلام کی مقدس ترین روایات کو جس دیدہ دلیری سے رسوا کیا ہے۔ اسے دیکھ دیکھ کر خدا یاد آتا ہے۔ اس کی انمل بے جوڑ خرافات کی بنا پر کسی نے اسے دجال کہا۔ کسی نے مراقی سمجھا۔ لیکن اس کی بکار خویش ہشیار دیوانگی اس رنگارنگ پھبتیوں پر حقارت کی ہنسی ہنستی رہی۔ اسلام کے سیزدہ صد (تیرہ سو) سالہ فیصلہ کو بیک جنبش قلم منسوخ کر کے اس نے اعلان کیا کہ میں آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کرنے والا خدا ہوں۔ اگرچہ میں ایک ہی وقت میں اس کا بیٹا بھی ہوں اور باپ بھی۔ اس نے ڈنکے کی چوٹ پکار کر کہا کہ دنیا میں جتنے رسول اور نبی آئے ہیں۔ میں ان سب میں افضل ہوں۔ اس کے شوخ چشمانہ تبختر کو اس ''عارفانہ'' تعلّی میں بھی تامل نہ ہوا کہ شریعت کے جن اسرار تک محمد مصطفیٰ ﷺ کی رسائی نہ تھی وہ مجھ پر کھول دیئے گئے ہیں۔ اس نے کلام اللہ میں تحریف کی اور بعض کھلے ہوئے احکام کو اپنے خانہ ساز ''کن فیکونی'' اختیارات سے منسوخ کر دیا۔ اس نے انبیاء کو گالیاں دیں۔ اس نے اولیاء واتقیاء کی پگڑیاں اچھالیں۔ اس نے علماء امت پر فحش مغلّظات کا جھاڑ باندھا۔ اس نے نصاریٰ کو اولی الامر قرار دے کر حکومت کی ایسی گھناؤنی خوشامد کی کہ بڑے سے بڑے ٹوڈیوں کی پیشانیاں مارے شرم کے پسینے سے شرابور ہوگئیں۔ اس نے یہ کہہ کر کہ: ''مدینہ کی چھاتیوں کا دودھ خشک ہو چکا ہے۔'' قادیاں کو اپنی امت کا کعبہ بنا دیا ہے۔ اس نے میکائیل کی بجائے ''ٹیچی ٹیچی'' کو اپنا فرشتہ بنالیا اور عقل کے اندھوں اور گانٹھ کے پوروں سے چندے لے

لے کر سیم وزر کے انبار فراہم کر لئے۔ فن محاکات (لفظی گھوڑے دوڑانا) میں اس حد تک کمال بہم پہنچایا کہ حجاز کے جنت المعلیٰ کی جگہ بہشتی مقبرہ نے لے لی۔ خود تو (معاذ اللہ) صلی اللہ علیہ وسلم تھا ہی۔ اس کے گھر کی ہر لگائی (زوجہ) بھی ''ام المؤمنین'' بن گئی اور اس کا ہر حاشیہ بردار ''صحابہ کرام'' کا ہم مرتبہ ہوکر ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' کے دعائیہ کلمے کا مستحق ہوگیا۔ قصہ مختصر یہ کہ انگریزوں کی بخشی ہوئی آزادی کے صدقہ میں اس نے جو کچھ کہا اور جو کچھ کیا۔ اس کی نظیر اسلام کی سیزدہ صد سالہ تاریخ میں نہیں ملے گی۔''

اس مقالہ کے آخر میں مولانا نے لکھا: ''قادیان کی کشتی اس وقت دریائے مکافات کے بھنور میں گھر گئی ہے اور ارباب بصیرت کو ایسا نظر آ رہا ہے کہ یہ ''پاپ بھری ناؤ'' کوئی دم میں ہی غرق ہو جائے گی اور دنیا قادیانیت کا نام ونشان حرف غلط کی طرح مٹ جائے گا۔''

غرض مولانا مرحوم جہاں بھی رہے۔ مرزائیت کے خلاف مصروف جہاد رہے اور نہ صرف کہ مسلمانوں کو اس فرقہ ضالہ کے ناپاک عزائم سے متنبہ فرماتے رہے۔ بلکہ اسے غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ بھی ہمیشہ کرتے رہے۔ مگر انگریزی اتحادی قوتوں نے ہمیشہ اس فرقہ کی پشت پناہی کی۔ تا آنکہ قیام پاکستان کے بعد جب مولانا کے قویٰ شل ہو چکے تھے اور قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا مسئلہ ۱۹۵۳ء میں پوری شدت سے کھڑا ہوا۔ ''زمیندار'' اس جہاد میں شامل تھا۔ چنانچہ ''زمیندار'' کا ڈیکلریشن منسوخ اور پریس ضبط کر لیا گیا۔ بعد میں ''آثار'' کے نام سے روزنامہ شائع ہوا۔ یعنی حکومت نے زمیندار کی اشاعت پر بھی پابندی لگائی۔ اختر علی خان مرحوم نے افسوس جیل میں اس استقامت کا ثبوت نہ دیا جوان کے والد کا حصہ تھا اور چودہ سال قید بامشقت سے گھبرا گئے۔ مولانا اس دور میں ضعف ونقاہت اور جسمانی کمزوری کے باوجود دہلی دروازہ کے باہر ایک جلسہ میں تشریف لائے۔ مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری (مرحوم) ان کو دیکھ کر آبدیدہ ہوگئے اور گلے سے لگا کر گالوں کو تھپتھپا کر فرمایا کہ ظفر علی خان! تیرے ''ستارہ صبح'' نے میرے جگر میں آگ لگا دی تھی۔

یہ ہے وہ مختصر داستان جو اس مرد مجاہد نے مرزائیت کے استیصال کے لئے کی اور الحمد للہ کہ آج پایہ تکمیل کو پہنچ کر رہی۔ مستقبل کا مؤرخ اسے کبھی فراموش نہیں کر سکتا کہ سماجی اور معاشرتی طور پر قادیانیت کی جڑیں کھوکھلی کرنے، اس طائفہ ناپاک کے سیاسی عزائم کو بے نقاب کرنے میں حضرت مولانا ظفر علی خان کا سب سے زیادہ حصہ ہے۔ ان اللہ بالغ امرہ قد جعل اللہ لکل شئ قدراً!

(مولانا ظفر علی خان اور ان کا عہد از نسیم سودھروی ص۳۹۲ تا ۴۱۰)

## مسلم یونیورسٹی علی گڑھ قادیانیت اور ظفر علی خان

مذہبی میدان میں قادیانی سرگرم عمل تھے، متنبّی قادیان مرزا غلام احمد آنجہانی کے فرزند اور ''خلیفہ

دوم‘‘ مرزا بشیرالدین محمود نے علی گڑھ یونیورسٹی کو ’’سپین‘‘ سمجھ کر اور خلیفۂ اوّل حکیم نورالدین کے دو صاحبزادوں عبدالسلام اور عبدالمنان کو ’طارق‘ بنا کر علی گڑھ اس مشن کے ساتھ بھیجا تھا کہ وہ تبلیغ کے ذریعے مسلم یونیورسٹی کو خلافت قادیان کے لئے ’’فتح‘‘ کرلیں۔ اس زمانے میں قادیانی حضرات ہر جگہ ہر سال ۲۱؍اکتوبر کا دن ’’یوم تبلیغ‘‘ کے طور پر مناتے تھے۔

۲۱؍اکتوبر ۱۹۳۳ء کو عبدالسلام قادیانی تبلیغی مقاصد کے لئے لکھے گئے کچھ پمفلٹ اور ہینڈ بلز سے مسلح ہوکر آفتاب ہال کے ایک قدیم ہوسٹل ماریسن کورٹ پر ’’حملہ آور‘‘ ہوئے۔ عجیب اتفاق ہے کہ ان کا پہلا ’’وار‘‘ کمرہ نمبر ۱۲ پر ہوا۔ عبدالسلام قادیانی کی بدقسمتی سے تین نہایت خطرناک قسم کے دوست حافظ فضل الرحمٰن انصاری (متعلم بی.اے پیرلوئیس) حافظ صدیق احمد صدیقی اور محمد شریف چشتی (فرسٹ ایئر) اسی کمرے کے سکونتی تھے، یہ تینوں دوست اگرچہ ملک کے مختلف دور دراز علاقوں سے علی گڑھ گئے تھے۔ مگر دینی خانوادوں کے چشم وچراغ ہونے کے باعث اسلام کے شیدائی اور ہر دین دشمن تحریک کے مقابلے میں ڈٹ جانے والے لوگ تھے۔ فضل الرحمٰن انصاری (مرحوم) جو ۱۹۳۸ء میں علی گڑھ سے ایم.اے، بی.ٹی.ایچ کرکے گئے کچھ عرصہ بعد مشہور مبلغ اسلام مولانا عبدالعلیم صدیقی میرٹھی کے داماد اور مولانا شاہ احمد نورانی کے بہنوئی بن گئے۔ انصاری صاحب کو آغاز شعور ہی سے مذہبی تبلیغ اور تصنیف وتالیف کا شوق چلا آرہا تھا۔ بی.اے پاس کرنے تک متعدد انگریزی کتابچے مثلاً: ‘‘pseudo prophet of qadian’’ ‘‘humanity reborn’’ ‘‘padre of hong king’’ وغیرہ لکھ کر چھپوا چکے تھے۔ شریف چشتی علی گڑھ میں آنے سے پہلے ایک ایسے دینی گھرانے اور حلقے کے تربیت یافتہ تھے جس میں ظفر علی خان اور ’’زمیندار‘‘ بے حد مقبول تھے۔ لہٰذا انہیں قادیانی لٹریچر پر خاصا عبور تھا۔ صدیق احمد صدیقی مدرسۂ فرنگی محل لکھنؤ سے فارغ التحصیل ہوکر علی گڑھ کے طالب علم بنے تھے۔ یہ اتحاد ثلاثہ ان تینوں کے شش سالہ قیام علی گڑھ کے دوران قائم رہا۔

جونہی عبدالسلام قادیانی پمفلٹ بدست جھومتے جھامتے ’’السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ‘‘ کہہ کر کمرے میں داخل ہوئے۔ تینوں دوست تاڑ گئے کہ جس نے ’’السلام علیکم‘‘ کی بجائے وہ سلام پیش کیا ہے جو غیر مسلموں کے لئے مخصوص ہے، خود بھی مسلمان نہیں کچھ اور ہے۔ بہرحال عام اخلاق اور علی گڑھ کی حسین روایت کے مطابق انہیں عزت سے بٹھایا گیا۔ چائے پیش کی گئی۔ چائے کے بعد کچھ رسمی باتیں ہوئی۔ پھر ان کی تشریف آوری کا مقصد دریافت کیا گیا۔ جواب میں ایک لمبی تقریر، کلام پاک کی کچھ آیات، آیات کا مفہوم بہ پیرایہ تدلیس وتلبیس۔ حافظ انصاری (مرحوم) کا گورا چٹّا، حسین وجمیل، انتہائی نرم ونازک قسم کی

مختصر سی ڈاڑھی والا چہرہ حمیّت دینی سے تمتما اٹھا۔ ایسا معلوم دیتا تھا کہ تہیہ طوفان کر چکے ہیں۔ صدیق احمد صدیقی دلآویز زیرلب مسکراہٹ کے ساتھ عینک کے شیشوں سے پار ہوتی ہوئی دل میں اتر جانے والی نگاہ سے یہ منظر دیکھ رہے تھے۔ بقول چشتی بھائی اس خیال سے کہ کج بحثی قادیانیوں کی سرشت میں داخل ہے اور خواہ مخواہ قیمتی وقت ضائع ہوگا۔ عبدالسلام قادیانی کی طرف سے مرزا قادیانی کو ''مسیح موعود'' اور ''ظلی نبی'' مان لینے کی دعوت کے جواب میں چشتی صاحب نے صرف اتنا کہا کہ ''صاحب! ہم مرزا قادیانی کو نبی، مسیح اور جو کچھ آپ چاہیں گے، مان لیں گے۔ پہلے یہ تو ثابت کیجئے کہ مرزا قادیانی ایک شریف انسان بھی تھے۔''

عبدالسلام نے سٹ پٹا کر کہا ''توبہ توبہ، یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟'' ان کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ کوئی شریف اور مہذّب انسان دوسرے کو گالی نہیں دیتا۔ مگر مرزا قادیانی نے تو نہ صرف عام مسلمانوں، بلکہ علماء، صلحاء، ائمہ کرام اور خود انبیاء کرام پر بھی، (معاذ اللہ) گالیوں کا جھاڑ باندھا ہے۔ ان کو مرزا قادیانی کی کتب سے حوالے دیکھ کر بتایا گیا کہ مرزا قادیانی نے کس کی شان میں کس طرح کی مغلظات ایجاد فرمائی ہیں، نظر آ رہا تھا کہ مبلغ صاحب بے حد خفیف ہو رہے ہیں، مگر وہ قادیانی کیسا جو چاروں شانے چت گر کر بھی ہار مان لے۔

قادیانی تبلیغ کا یہ واقع تینوں دوستوں کے لئے مہمیز عمل ثابت ہوا۔ ان میں سے ہر ایک نے حتی الوسع عبدالسلام اور عبدالمنان کا اکثر و بیشتر پیچھا کیا۔ مگر یہ لوگ اپنی سرگرمیوں میں بے یار و مددگار نہیں تھے، انہیں سٹاف کے اکّا دکّا قادیانی یا نیم قادیانی اساتذہ اور بعض سینئر قادیانی طلبا کے علاوہ یونیورسٹی کے طبیہ کالج کے پرنسپل عطاء اللہ بٹ کی مکمل پناہ اور ہر طرح کی اعانت بھی حاصل تھی۔ ان دنوں طبیہ کالج قادیانیوں کے خاصے مضبوط مورچے کی شکل اختیار کرتا جا رہا تھا۔ یہ صورت حال منظّم جوابی اور دفاعی کوشش کا تقاضا کر رہی تھی۔

تیسرے اور مفاداتی گروہ کے بارے میں اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ اس کے سامنے تعلیم کے بعد صرف اعلیٰ سرکاری عہدوں اور ملازمتوں کا حصول تھا۔ اس مقصد کے حصول کے لئے اس گروہ کے لوگ انگریزوں، قادیانیوں اور کمیونسٹوں تک کے ہاتھوں میں کھلونا بننے کے لئے تیار رہتے تھے۔ ان کی یہ سرشت توجہ طلب اور قابل اصلاح تھی۔

جاری ہے!!!

## فارغ البال

سر کے بالوں کے سلسلے میں حفیظ جالندھری ''فارغ البال'' تھے۔ کسی خوش فکر دوست نے کہا:

''حفیظ صاحب! سر کے بال نہ ہونے سے کوئی تکلیف تو نہیں ہوتی؟''

''تکلیف کیا ہوتی ہے؟'' حفیظ صاحب نے جواب دیا۔ ''البتہ وضو کرتے وقت یہ معلوم نہیں ہوتا کہ منہ کو کہاں تک دھونا ہے۔''

(کشت زعفران ص ۱۳۷)

# ختم نبوت اسٹیشن ...... اورنج ٹرین لاہور کے ایک اسٹیشن کا نام

(آخری حصہ)　مولانا عبدالجبار سلفی

## تحریک کا دوسرا مرحلہ، ٹاؤن ہال سے منظوری

پاکستان میں بلدیاتی اداروں کی بھی ایک مستقل تاریخ ہے بلکہ پل پل کی بدلتی کہانیاں ہیں۔ فوجی حکومتوں میں ان اداروں کو تقویت و اختیارات ملتے رہے جب کہ جمہوری حکومت انہیں اپنا حریف ہی سمجھتی رہیں اور ممکنہ حد تک وہ انہیں بے اختیار بلکہ لمبے لمبے عرصے تک معطل کئے رکھتی ہیں۔

پاکستان کے پہلے فوجی حکمران جنرل ایوب خان نے بنیادی جمہوریت کا نظام رائج کر کے بی ڈی ممبرز کو ترقیاتی اختیارات سونپے تھے۔ سقوطِ ڈھاکہ کے بعد پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت آئی تو بلدیاتی اداروں کی جگہ وارڈ کمیٹی تشکیل دی گئی مگر اس نے پیپلز پارٹی کو کرپشن و اختیارات کے ناجائز استعمال سے بدنام کر دیا تھا۔ پھر جنرل ضیاء الحق نے اقتدار سنبھالا تو انہوں نے جمہوریت کا چکمہ دینے کے لئے پھر ان اداروں کو بحال کیا اور ترقیاتی کاموں کا جال بچھایا۔ پھر مسلم لیگی آتے تو بلدیاتی ادارے چل پڑتے۔ پیپلز پارٹی آتی تو یہ ادارے معطل ہو جاتے۔ تا آنکہ صدر مشرف کا دور آیا تو انہوں نے اس نظام میں تبدیلی کر کے بلدیاتی نظام کے چیئرمین کو ناظم کا شاہی لقب عطا کیا اور وسیع اختیارات دے کر ضلعی انتظامیہ اور پولیس کو بھی ضلعی ناظم کے ماتحت کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ مشرف کے دور میں مرتب کردہ یہ نظام بلدیاتی تاریخ کا طاقتور ترین نظام تھا۔ قصہ مختصر کہ کرتے کراتے ۲۰۱۹ء میں آ کر یہ نظام کئی مراحل سے گذرنے کے بعد بالآخر تھکا ہارا اور مریض بن کر وینٹی لیٹر پر آ گیا۔ اگر بہت پیچھے سے تاریخی تسلسل میں دیکھا جائے تو بلدیاتی نظام ۱۹۱۲ء کے قوانین کا ہی شاخسانہ نظر آتا ہے۔ بلدیاتی نظام میں عوام اپنے نمائندوں کا خود انتخاب کرتے تھے اور انہیں کو منتخب کرتے تھے جنہیں وہ برسہا برس سے جانتے ہوتے ہیں اس کے برعکس قومی وصوبائی نمائندوں میں بعض تو صرف انتخابی موسم میں ہی نظر آتے ہیں اور ان کو سماجی مسائل سے کوئی غرض ہوتی ہے اور نہ ہی عوام سے شناسائی ان کی ضرورت ہوتی ہے۔ الغرض کم وبیش ایک سو سال کے طویل اور کئی ایک مرحلے طے کرنے کے بعد فی الحال پاکستان میں یہ بلدیاتی نظام فوت ہو چکا ہے اور اب آمدہ وقتوں میں اس مرے ہوئے گھوڑے کو چھانٹوں سے زندہ کرنے کی مہم جوئی کی جائے گی تو وہ محض کوشش کی حد تک ہی ہوگی، فطری طور پر ممکن نہیں۔

اور اب ۲۰۲۱ء کے اختتام پر دیکھنے میں آ رہا ہے کہ یہ نظام اپنے پیروں پر کھڑا ہونے کے

لئے بے تاب ہے اور اس کی وجہ موجودہ PTi حکومت ہے جس میں سر توڑ مہنگائی اور دیگر حکومتی پالیسیوں سے تنگ آئے عوام نے بلدیاتی انتخابات میں غصہ نکالنے کی کوشش کی ہے جیسا کہ صوبہ خیبر و پختونخواہ کے جزوی انتخابات میں حضرت مولانا فضل الرحمٰن کی جمعیت علماء اسلام کو حیران کن کامیابی ملی ہے اور تحفظ ختم نبوت کی برکات تھیں کہ ۲۷ ممبران میں سے کل کے کل نے اس کی حمایت کر دی اور کسی ایک نے بھی اپنے تحفظات کا اظہار نہیں کیا، اگلے دو دن میں میئر نے با قاعدہ نوٹیفکیشن جاری کر دیا کہ شاہ نور اسٹیشن نمبر ۱۹ کا نام تبدیل کر کے ''ختم نبوت اسٹیشن'' رکھ دیا جائے اور مذکورہ نوٹیفکیشن M.D اورنج لائن ٹرین کے حوالے کر دیا گیا۔ اورنج لائن ٹرین سے ٹریک نمبر ۱۹ شاہ نور کا نام ''ختم نبوت'' اسٹیشن تجویز کرنے کا جب مرحلہ در پیش ہوا تو اس وقت یہ بلدیاتی نظام زندگی کے آخری سانسوں سے گزر رہا تھا تاہم کسی نہ کسی درجہ میں موجود تھا۔ چنانچہ اس سے منظوری کے لئے میاں نثار احمد ایڈووکیٹ کی خدمات لی گئیں جو اس وقت UC ۹۷ کے چیئرمین تھے۔ انہوں نے ہر تین ماہ بعد ٹاؤن ہال میں منعقد ہونے والے اجلاس میں پہلی مرتبہ یہ قرارداد پیش کر کے مطالبہ کیا کہ اہل علاقہ کے ہزاروں مسلمانوں کی خواہش کے احترام میں شاہ نور اسٹیشن کا نام ''ختم نبوت اسٹیشن'' منظور کر لیا جائے۔ چنانچہ یہ سرکار دو عالم ﷺ کا معجزہ ہے۔

## تحریک کا تیسرا مرحلہ: لاہور ہائی کورٹ کی طرف رجوع

اِدھر ٹاؤن ہال کی جانب سے نوٹیفکیشن جاری ہوا اور اُدھر کچھ ہی دنوں کے بعد بلدیاتی نظام ختم کر دینے کا اعلان ہو گیا۔ اورنج لائن میٹرو ٹرین کا ابھی با قاعدہ آغاز نہیں ہوا تھا کہ میاں نثار احمد ایڈووکیٹ کے خیال میں خدشہ پیدا ہو گیا، وہ یہ کہ بالفرض MD اورنج لائن میٹرو ٹرین نے یہ کہہ کر شاہ نور اسٹیشن کا نام تبدیل کرنے سے انکار کر دیا کہ چونکہ اس کی تبدیلی اور نئے نام کی منظوری ضلع کونسل کی جانب سے ہوئی تھی، اب جب کہ بلدیاتی ادارے اور نظام ہی تحلیل ہو گیا تو اس کے نوٹیفکیشن کی اہمیت بھی خود بخود ختم ہو گئی۔ ایسے میں نئے سرے سے مہم کا آغاز کرنا پڑے گا اور پھر سے نئی مشکلات سامنے ہوں گی۔ لہٰذا حفظ ماتقدم کے طور پر ہمیں لاہور ہائی کورٹ میں منظوری کی درخواست دے دینی چاہیے، کاتب السطور کے نزدیک یہ بھی اِلقاہی کی ایک شکل تھی جو منجانب اللہ ہو گئی۔ چنانچہ میاں نثار احمد نے مارچ ۲۰۲۰ء میں ہائی کورٹ میں درخواست دے دی کہ ضلع کونسل سے ۲۰۱۸ء میں جاری ہونے والے نوٹیفکیشن کے مطابق عمل در آمد یقینی بنایا جائے۔ فاضل جج صاحب نے پوری باریک بینی کے ساتھ اس مطالبہ اور منظوری کا جائزہ لینے کے بعد سرکاری وکیل سے دریافت کیا کہ آپ کو کسی قسم کا اعتراض، اشکال یا کوئی تحفظات تو نہیں ہیں؟ اللہ تعالیٰ کی شان کریمی اور عقیدہ ختم نبوت کا صدقہ تھا کہ سرکاری وکیل نے بھی بغیر کسی حیل وحجت کے اس عمل کی تائید کر دی اور مخالفت

میں سرکاری وکیل کی جانب سے کوئی رائے ریکارڈ نہیں کروائی گئی۔ تو فاضل جج نے MD اورنج لائن ٹرین کو بذریعہ عدالت آرڈر جاری کر دیا کہ متذکرہ اسٹیشن کا نام ''ختم نبوت اسٹیشن'' کے نام سے فوراً بدل دیا جائے۔

## لاہور ہائی کورٹ کے آرڈر کے باوجود لیت و لعل اور اراکین تحریک کا دباؤ

حسب اعلان افتتاح کے بعد باضابطہ ٹرین چلا دی گئی مگر ہائی کورٹ کے واضح احکامات کے باوجود اسٹیشن کے باہر جو بورڈ آویزاں کیا گیا تھا اس پر کئی دن گزرنے کے باوجود ختم نبوت اسٹیشن کا نام درج نہیں کیا گیا تھا۔ جس پر مسلمانانِ سبزہ زار میں تشویش کی لہر دوڑ گئی اور ہر طرف سے اس پر احتجاج ہونے لگا تو اراکین تحریک نثار احمد ایڈووکیٹ کی قیادت میں ارفع کریم سنٹر میں واقع MD کے دفتر میں جا پہنچے جہاں دیگر اراکین کو تو باہر بٹھایا گیا تاہم ایڈووکیٹ صاحب ان کے دفتر میں پہنچے تو دبنگ انداز میں کہا کہ لاہور ہائی کورٹ کے احکامات صادر ہونے کے باوجود آپ کا عمل درآمد نہ کرنا آپ کے رازِ داروں کا پتہ تو نہیں دے رہا؟ اور اگر آپ واقعی قادیانیت کے متعلق کوئی نرم گوشہ نہیں رکھتے تو آخر کیا وجہ ہے کہ یہ مقدس نام زبان پر آتے ہی جہاں ضلع کونسل کے کم و بیش اڑھائی سو اراکین نے تائید کر دی تھی، فاضل جج صاحب نے فیصلہ کرنے میں تاخیر نہ کی اور سرکاری وکیل نے بھی فوراً بلا اختلاف اس منظوری کی تصویب کر دی، آپ عمل درآمد کروانے میں کس جذبہ و نیت کے تحت ٹال مٹول کر رہے ہیں؟ تو انہوں نے جواب میں وہی الفاظ کہے جو ۱۹۷۴ء کی قومی اسمبلی میں قانون سازی کے وقت مولانا مفتی محمودؒ سے بعض ارکانِ اسمبلی نے کہے تھے کہ مسودہ قانون میں مرزا قادیانی یا مرزائیت کا بار بار نام لکھنے سے اجتناب کرنا چاہیے کہ ہم ان ناموں کی وجہ سے اوراق دستور کو کیوں ناپاک کریں؟ یہ ایک تقدس کا وہ جھانسہ تھا جس میں بے بصیرت اور ہوش و خرد سے عاری محض پُر جوش قیادت کا پھنس جانا یقینی تھا مگر حضرت مولانا مفتی محمودؒ نے برجستہ جواب دیا کہ اگر قرآن مجید میں ابلیس، فرعون، ہامان، قارون، اور ابولہب وغیرہ جیسے نام آنے سے اوراقِ قرآن مجید کی پاکیزگی و طہارت پر کوئی اثر نہیں پڑتا تو پاکستان کے دستور میں بھی قادیانیوں کو کافر لکھتے ہوئے ان لوگوں کے نام درج کرنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہاں بھی MD کی جانب سے یہ عذر تراشا گیا کہ ختم نبوت جیسے پاکیزہ کلمات جب پکاریں جائیں گے تو ادب و تعظیم کے حقوق ادا کرنے میں زبردست کوتاہی ہوگی۔

علاوہ ازیں باہر بورڈ پر گرد و غبار پڑے گا تو بھی بے ادبی لازم آئے گی وغیرہ وغیرہ۔ غرضیکہ اس وقت یوں محسوس ہوتا تھا کہ الفاظ ختم نبوت کے حقیقی معنی شناس اور تادّب و احترام کا حق ادا کرنے والے اگر ہیں تو فقط MD صاحب ہیں۔ چنانچہ انہیں ہر ممکن مطمئن کرنے کی کوشش کی گئی اور ساتھ ہی یہ بھی طے کیا گیا کہ لاہور کے چند بڑے مدارس سے اہل علم کے فتاویٰ اس ضمن میں حاصل کئے جائیں گے کہ شرعاً یہ نام تجویز

کرنے میں واقعتاً کسی قسم کی بے ادبی کا شائبہ ہے یا یہ محض ظن وتخمین ہے؟ چنانچہ ایک استفتاء تیار کر کے چند بڑے علماء ومفتیان کرام کو بھیجے گئے جن کے جوابات عین توقع کے مطابق ہی تھے کہ مملکت خداداد اسلامی جمہوریہ پاکستان میں جگہ جگہ ایسی پبلک جگہوں کو شعائر دینی سے منسوب کرنا تقاضائے ایمان اور حُبِّ رسول ﷺ کا کھلا اظہار ہے جس میں کسی قسم کا کوئی اسلامی، اخلاقی یا قانونی قدغن نہیں ہے۔ پھر وہ فتاوی MD صاحب کو دکھائے گئے اور اس بار بار کی آمد ورفت اور میل ملاقاتوں میں کافی وقت صَرف ہو گیا۔ اس دوران ایک یہ عذر بھی تراشا گیا کہ ٹرین میں اناؤنسمنٹ کرنے کے لئے اسٹیشنوں کے ناموں کی ایک مرتبہ ریکارڈنگ ہو چکی ہے لہٰذا اب فوری طور پر اسے تبدیل کرنا ممکن نہیں ہے۔ جب اس قسم کی کٹ حجتیوں سے کام لیا جانے لگا تو ایڈووکیٹ صاحب نے کہا کہ اگر آپ مزید وقت کا ضیاع کریں گے تو پھر ہم آپ کو توہین عدالت کے مقدمہ میں کٹہرے میں لاکھڑا کرنے کے مجاز ہوں گے کیونکہ عدالت عالیہ کے کھلے حکم کے باوجود آپ کا یوں معاملہ کو الجھائے چلے جانا عدالت کی توہین ہے۔ اس کے بعد کہیں جا کر MD اور ان کا عملہ وعدہ فردا کی عادت سے باز آیا اور الحمدللہ اور نج لائن ٹرین میں باقاعدہ ''ختم نبوت اسٹیشن'' کا نام لیا جانے لگا۔ درمیانی مراحل میں ایک مرحلہ ایسا بھی آیا ہے کہ ختم نبوت اسٹیشن اور ''شاہ نور'' دونوں نام لئے جاتے تھے، اس کا دورانیہ اگرچہ چند دن ہی رہا مگر اب ذمہ داران کی حساسیت اور فکری مندی سے شاہ نور کا نام سرے سے ہی حذف کر دیا گیا ہے۔ اور اس وقت صرف ایک مرحلہ باقی ہے اور وہ یہ کہ PIS (پسنجر انفارمیشن سسٹم) میں تاحال ختم نبوت اسٹیشن کا نام نہیں آرہا مگر یہ بھی کوئی لاینحل یا کسی غلط منصوبہ مندی کی وجہ سے نہیں بلکہ کمپیوٹر کے فنی مسئلہ سے متعلق ہے اور ارباب حَل وعَقد نے جلد ہی اسے بھی تبدیل کر دینے کا وعدہ کیا ہے۔

حاجی محمد شفیق نے بندہ کو یہ اطلاع کی ہے کہ اب پسنجر انفارمیشن سسٹم میں یہ نام داخل کر دیا گیا ہے۔ الحمدللہ کہ اب یہ مسئلہ بھی حل کر دیا گیا ہے اور اس وعدہ کی تکمیل تک وارفتگانِ ختم نبوت نے حشر بپا رکھنے کا عزم کر رکھا ہے تاکہ کسی قادیانی نواز یا عقیدہ ختم نبوت سے غافل افسر کو اس باریک رستہ سے بھی کوئی بڑا واشگاف پیدا کرنے کا موقع نہ مل سکے۔

## مسلمانانِ علاقہ کی ایمان افروزی اور عقیدہ ختم نبوت سے وارفتگی

اس دواڑھائی سال کے عرصہ میں شاہ نور اسٹیشن کا نام تبدیل کروانے کی تحریک میں علاقہ بھر کے اندر مختلف مقامات پر مذہبی اجتماعات میں اس مطالبے کا عوامی سطح پر مسلسل اظہار ہوتا رہا جس میں جمعۃ المبارک کے خطبات اور دیگر دینی محفلیں شامل ہیں۔ چنانچہ چوک یتیم خانہ سے لے کر ٹھوکر نیاز بیگ تک میں پھیلی ہوئیں طویل وعریض ہاؤسنگ سوسائٹیوں، سکیموں، کالونیوں اور کچی آبادیوں تک جہاں جہاں بھی کاتب السطور کو

مذہبی اجتماعات سے لب کشا ہونے کے لئے حاضری کے مواقع ملے، سبھی جگہوں پہ یہ نعرہ مستانہ بلند ہوتے دیکھا کہ اس کام میں تاخیر کا ہے کی؟ ختم نبوت کے لئے ہمارا تن من دھن حاضر ہے اور یہ مطالبہ منوانے کے لئے ہمیں بڑی سے بڑی قربانی دینا پڑی تو دریغ نہیں کیا جائے گا۔ واقعی مسلمانان علاقہ کے لئے وہ دن عیدین سے کہیں بڑھ کر مسرت کا دن تھا کہ جس دن اورنج ٹرین کے اسٹیشن نمبر۱۹ پر ختم نبوت کے نام کا بورڈ آویزاں کر دیا گیا، ٹرین میں سٹاپ کے قریب آتے ہی ختم نبوت اسٹیشن کا نام پکارا جانے لگا اور یوں ایک دن میں خدا جانے کتنی مرتبہ عقیدہ ختم نبوت کا پرچار ہوتا رہتا ہے اور یہ سلسلہ اب تادیر، بلکہ ان شاءاللہ تا صبح قیامت قائم رہے گا۔

## ختم نبوت اسٹیشن پر جلسۂ اظہارِ تشکر

مورخہ ۱۸ جنوری بروز سوموار ۲۰۲۰ء کو جمیعت علماء اسلام اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام جلسہ اظہارِ تشکر کے انعقاد کا فیصلہ ہوا تو حسبِ اعلان مقررہ تاریخ کو بعد از نمازِ ظہر بوقت دو بجے دن بمقام ختم نبوت اسٹیشن، ملتان روڈ لاہور ختم رسالت کے پروانے بھرپُور جوش وولولہ کے ساتھ شریک ہوئے اور ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے فضاء معطرومعنبر ہوتی رہی۔ شیخ الحدیث دارالعلوم مدنیہ حضرت مولانا محبؒ النبی مدظلہ کُرسی صدارت پر براجمان تھے اور آپ کے دائیں بائیں لاہور شہر کے چیدہ چیدہ علماء کرام کے پُرنور اور خوشی سے دمکتے چہرے آسمان کے ستاروں کا منظر پیش کر رہے تھے۔ اسٹیج کے پیچھے ہر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے مختلف افراد ایستادہ موجود تھے، سامنے کرسیوں پر سامعین اور جلسہ گاہ کے چاروں جوانب پُرجوش جوان اور رضاکار نرالے رنگ ڈھب کے ساتھ رونقیں دوبالا کر رہے تھے۔ تلاوتِ کلام پاک اور نعت شریف کے بعد بالترتیب مولانا حافظ نصیر احمد احرار، مولانا محمد اشرف گجر، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی اور کاتب السطور (عبدالجبار سلفی) کے اظہارِ خیالات کے بعد حضرت مولانا محبؒ النبی مدظلہ کی دعا مبارک سے اس جلسۂ اظہارِ تشکر کا اختتام ہوا۔ بعد ازاں ایک من مٹھائی اور چائے سے شرکاء جلسہ کی ضیافت کی گئی اور عوام الناس کے ہر طبقہ زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگ تحفظ ختم نبوت کے سرشار سینے لے کر اور سینوں میں ایک ولولہ تازہ لئے اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوگئے۔

<u>چند دیگر تجاویز:</u> لیاقت چوک سے تھانہ سبزہ زار کی جانب جاتے ہوئے الکوثر سپر سٹور اور گوپٹرول پمپ کے درمیانی چوک کو چند سال پہلے ختم نبوت چوک کے نام سے منسوب کیا گیا تھا اور تب سے وہاں مستقل بورڈ بھی آویزاں ہے جب کہ جمیل ٹاؤن میں بجلی گھر سے لے کر لیاقت چوک (بکرمنڈی تک) والے روڈ کو اولاً سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ روڈ، مگر بعد ازاں اتفاقی طور پر سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ روڈ کا نام دیا گیا تھا اسی طرح سکیم موڑ سے لے کر شاہ فرید چوک، لیاقت چوک اور تھانہ سبزہ زار سے گذرتی ہوئی جو

سڑک کھاڑک نالہ لیاقت ٹوکے والی پلی سے ٹکراتی ہے، اس کا نام سیدنا حضرت عمر فاروقؓ روڈ رکھا گیا تھا اور اس کی درخواست برائے منظوری ضلع کونسل کے ریکارڈ میں موجود ہے۔ ہم اپنے غیور احباب سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ قانونی چارہ جوئی کے ذریعے ان روڈوں کو بھی باضابطہ حضراتِ شیخین کریمینؓ اور حق چار یارؓ کے اسماء متبرکہ سے منسوب کروانے کی جدوجہد کریں نیز کھاڑک نالہ ملتان روڈ سے مرغزار اور سبزہ زار کی جانب والے روڈ کو بھی ''حق چار یارؓ'' روڈ سے موسوم کی جانے کی بھرپور سعی کی جانے چاہیے اور اس نیک مقصد کی تکمیل کے لئے جناب امیر علی ملک، نور احمد مغل، نذیر احمد چدھڑ، رانا فیصل عزیز استنبولی، عباس خان مہمند، قاری محمد شفیق اور قاری دلدار احمد، اپنی جہد جہید سے یہ کارنامہ سرانجام دے کر اپنے نام مزید صدقہ جاریہ کا سامان کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق شامل حال ہو اور اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص و ایثار کے ساتھ مذہب اہل سنت والجماعت کی تابعداری و خدمت کرنے کی توفیقات نصیب فرماتے رہیں۔ آمین ثم آمین

## تین روزہ ختم نبوت کورس پسرور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت و جمعیت علمائے اسلام پسرور کے زیراہتمام تین روزہ ختم نبوت کورس مدرسہ عربیہ حیات القرآن پسرور میں ۱۱، ۱۲، ۱۳ر فروری کو انعقاد پذیر ہوا۔ جس کی پہلی نشست سے راقم الحروف نے کورس کی غرض و غایت بیان کی۔ مولانا غلام مرتضیٰ ڈسکہ اور مولانا حافظ محمد قاسم اعوان نے عیسیٰ علیہ السلام کی حیات طیبہ اور امام مہدی علیہ الرضوان کے موضوع پر گفتگو فرمائی۔ دوسرے دن کورس کی دوسری نشست میں مولانا محمد اسحاق نے بیان کیا، اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امراء کے تعارف اور عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور ہماری ذمہ داری کے موضوع پر مولانا نور محمد ہزاروی اور مولانا محمد طیب زاہد اعوان نے گفتگو فرمائی۔ تیسرے دن آخری نشست میں ہمارے مہمانانِ خصوصی لاہور سے مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا خالد، مولانا سعید اور علامہ متین خالد تشریف لائے۔ مولانا شرافت علی مولانا عمر حفیظ، مولانا محمد طیب اور دیگر علماء نے بھی بیان کئے اور فتنہ قادیانیت کے تعاقب کے موضوع پر مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے اور علامہ متین خالد نے گفتگو فرمائی کورس کے اختتام پر ختم نبوت انعام گھر ہوا۔ اور تمام شرکاء کورس کو اعزازی سند بھی دی گئی۔ مولانا محمد ایوب خاں ثاقب نے کورس کی اختتامی تقریب کی دعا کرائی اور مجلس کے کام کو خوب سراہا۔ اور کورس کے سارے نظم کو قاری محمد عبدالباسط اعوان نقشبندی مدظلہ العالی نے سنبھالے رکھا۔ ان کے شانہ بشانہ مولانا محمد طیب زاہد اعوان اور مولانا محمد قاسم طاہر اعوان بھی رہے ہیں۔ آخر میں میں اپنے تمام شرکاء علماء وکلاء، قراء حضرات، حفاظ اور تاجر برادران کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ (مولانا فقیر اللہ اختر)

# تبصرہ کتب

**تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے ...... مبصر: مولانا اللہ وسایا**

**سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور معاندین کے اعتراضات: مؤلف: مولانا عبدالعلیم فاروقی لکھنوی:** صفحات: ۲۳۰: پاکستان میں ملنے کا پتہ: محمود پبلی کیشنز ایل.جی.۲۰ ہادیہ حلیم سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور!

امام اہل سنت، حضرت مولانا عبدالشکور لکھنویؒ کے جانشین اور دارالمبلغین لکھنؤ کے مہتمم حضرت مولانا عبدالعلیم فاروقی نے یہ کتاب لکھی ہے اور معاندین کے تمام اعتراضات کا علمی، عالمانہ، فاضلانہ اور مناظرانہ جائزہ لیا ہے اور اس موضوع کا حق ادا کر دیا ہے۔ کتاب کی ثقاہت کے لئے مصنف کی نسبت ہی کافی ہے۔ طباعت واشاعت کی جملہ خوبیوں کی حامل یہ علمی سوغات اسلامیان پاکستان کے لئے قابل تحسین ہے۔

**مسجد اور کمیٹی سے متعلق اہم مسائل اور ان کا عمل: جمع وترتیب: مولانا قاری محمد شفیق اور مولانا راشد الاسلام یوسف زئی:** صفحات: ۵۶۰: قیمت: درج نہیں: ملنے کا پتہ: مکتب تجوید القرآن ومکتب بیت القرآن فیوچر کالونی لانڈھی کراچی: رابطہ نمبر: **0334-3905571**

’’مسجد، نمازی، امام، مؤذن، فارم، متولی وقف اور انتظامیہ کمیٹی سے متعلقہ کئی اہم مسائل کے بارہ میں ملک کے معتمد مفتیان کرام کے مصدقہ فتاویٰ کو جمع کیا گیا ہے۔‘‘

یہ وہ تعارف ہے جو کتاب کے ٹائٹل پر درج ہے اور اس سے بہتر مختصر تعارف کرانا مشکل ہے۔ اس اعتراف حقیقت کے بعد عرض ہے کہ جلد اور طباعت عمدہ ہے۔ کاغذ مناسب ہے۔ امید ہے کہ اصحاب ذوق قدردانی کریں گے۔ یہ کتاب مسجد سے تمام متعلقین کی ضرورت کو پورا کرتی ہے۔

**عقود الازہار من حدائق الابرار (دروس حمیدیہ): مرتب: مولانا قاسم نظام پوری:** صفحات: جلد اول: ۱۰۸: جلد دوم: ۴۴۸: قیمت: درج نہیں: ملنے کا پتہ: جامعہ حمیدیہ کاہی، نظام پور ضلع نوشہرہ خیبر پختون خواہ: رابطہ نمبر: **0300-6491449**

ان کتابوں کے مرتب مولانا قاسم نظام پوری نے اپنے شیخ حضرت مولانا قاضی حمید اللہ خان کے صرف سورۃ فاتحہ کے دروس جمع کئے ہیں جو ساڑھے پانچ صد صفحات کو محیط ہو گئے ہیں۔ حضرت مولانا قاضی حمید اللہ خان کی اس علمی امانت کو عوام وخواص تک پہنچانے کے لئے مولانا قاسم نے وہ کارنامہ سرانجام دیا ہے جس پر علمی دنیا کو آپ کا شکرگزار ہونا چاہئے۔

# سوانح افکار قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا عبدالقیوم حقانی

’’مجلس احرار‘‘ اردو خطابت کی تاریخ کا بیت الغزل ہے۔ مؤرخ جب بھی اردو خطابت کی تاریخ مرتب کرے گا وہ اپنے آپ کو ’’مجلس احرار‘‘ کے لئے مرکزی باب مختص کرنے پر مجبور پائے گا۔ مجلس احرار میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری صاحبؒ کے بعد جس شخص کو سب سے زیادہ محبوبیت، شہرت اور مقبولیت ملی وہ قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ تھے۔ آپ کو ثانی عطاء اللہ شاہ بخاریؒ بھی کہا جاتا تھا ایسے پرشکوہ الفاظ، کاٹ دار جملے اور پرخلوص مفاہیم جن میں خالق کی بڑائی، عظمت رسول ﷺ، کی شناسائی اور علم کی گہرائی ہوتی تھی۔ خود بخود آپ کی تقریر میں جڑتے چلے جاتے تھے ایک ہی موضوع اور ایک ہی عنوان پر بار بار نیا بیان کرنا ایک مشکل کام ہے۔ مگر قاضی صاحب کی زندگی کا موضوع بھی ایک تھا، عنوان بھی ایک تھا، ہدف بھی ایک تھا، مشن بھی ایک تھا اور حاصل بھی ایک تھا۔ آپ نے ’’تحفظ ختم نبوت‘‘ اور ردّ قادیانیت کے لئے اپنی زندگی وقف کردی تھی۔ آپ کی ساری تگ ودو، اسفار، صلاحیتیں تعلقات اسی ایک مرکزی محور کے گرد گردش کرتی تھیں۔ اس آتش شوق نے آپ کو وہاں بھی پہنچا دیا جہاں عام خطباء ’’استقبال‘‘ اور ’’استدبار‘‘ کی امید نہ ہونے کی وجہ سے انکار کرتے ہیں۔ آپ کی زندگی میں نسل نو کے لئے رہنمائی کا بڑا سامان پنہاں ہے۔ اس لئے ضرورت تھی کہ قاضی صاحب کی مفصل اور مستند سوانح حیات مرتب کر کے آئندگان کو ان کی حیات اور خدمات سے روشناس کرایا جائے۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر سے نوازیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب کو کہ انہوں نے اس عظیم ذمہ داری کا بیڑہ اٹھایا اور نہایت احسن انداز میں اس سے عہدہ برآمد ہوئے۔ اس کتاب کو مؤلف نے چھ حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ پہلے حصہ میں قاضی صاحب کی احوال زیست مرحلہ وار بیان کئے گئے ہیں۔ دوسرا حصہ نگارشات احسان کے نام سے معنون ہے جس میں آپ کے ہاتھ سے لکھے ہوئے دو مضامین، دو خطبات صدارت، ایک خطبہ استقبالیہ، دو عدد اخباری بیانات اور ایک عدد وضاحتی بیان شامل ہے۔ تیسرے حصے میں آپ کے مکتوبات ہیں۔ اگرچہ ان میں اکثر خطوط ذاتی نوعیت کے ہیں۔ مگر ادبی وعلمی چاشنی سے بھرپور اور عشق مصطفیٰ سے معمور ہیں۔ چوتھے حصے میں قاضی صاحبؒ کے فکر انگیز، عمل خیز اور درددل سے لبریز بیانات ہیں۔ پانچواں حصہ اخبارات اور رسائل کے ان اداریتی مضامین

اور شذروں پر مشتمل ہے۔ جن میں حضرت قاضی صاحب کو خراج تحسین پیش کیا گیا ہے۔ چھٹا حصہ حضرت قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ کو پیش کیے گئے منظوم خراج عقیدت سے مزین ہے۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی حضرت قاضی صاحبؒ کے ہم مشن بھی ہیں ہم ذوق بھی ہیں اور ہم وطن بھی ہیں، اس لئے آپ نے کتاب ٹھوس اور مستند مواد سے مرتب کی ہے۔ حضرت قاضی صاحب کی طبعی افتاد میں حرف مطبوعہ سے لگاؤ زیادہ نہ تھا، اس لئے ان کے احوال، افادات اور بیانات جمع کرنا مترادف تھا۔ مگر مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کی مسلسل مستقل مزاج سے کی گئی محنت، لگن اور کوشش نے اس مشکل مرحلے کو آسان بنا دیا۔ یوں عشق رسول ﷺ، ردمرزائیت اور تحفظ ختم نبوت کا یہ حسین باب محفوظ ہوگیا، جس سے بساط علم تحقیق، بیان اور خطابت کے واردین رہنمائی حاصل کرتے رہیں گے۔

عقیدت و جستجو کا یہ حسین مرقع ۳۹۸ صفحات پر مشتمل ہے، کاغذ بہتر، سرورق جاذب نظر اور طباعت صاف ہے۔ رابطہ کے لئے قاضی احسان احمد اکیڈمی، متصل مدرسہ تعلیم القرآن صدیقیہ صدیق آباد جلال پور پیروالا روڈ شجاع آباد ضلع ملتان کا پتہ دیا گیا ہے۔ ذیلی نمبر پر رابطہ کیا جاسکتا ہے: **0300:6347103**

## حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر کی حسین یادیں

مؤلف: مولانا سید محمد زین العابدین: صفحات: ۲۱۶: ناشر: مکتبہ الایمان کراچی: رابطہ: **03212466024**

مولانا سید زین العابدین ایک کامیاب قلم کار ہیں۔ آپ کی تصنیفی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ آپ جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کے فاضل ہیں۔ اس کتاب سے پہلے آپ کی تصنیف ''علماء جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن اور ان کی تصنیفی و تالیفی خدمات'' منظر عام پر آچکی ہے۔ اب جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کے مہتمم اور امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ کی وفات پر ان کی حسین یادوں پر جس کسی نے جو کچھ لکھا، چاہے وہ اخبارات میں ہو یا سوشل میڈیا پر، آپ نے ان تمام تحریرات و شذرات کو جمع کرکے ''حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر کی حسین یادیں'' کے نام سے ایک کتاب مرتب کی ہے۔ جو حقیقت میں حضرت ڈاکٹر صاحب مرحوم کی یادوں کا ایک گلدستہ ہے۔ جس کے پڑھنے سے آدمی مہک اٹھتا ہے۔

جو حضرات شخصیات کا مطالعہ کرنے کا شغف رکھتے ہیں ان کے لئے یہ کتاب گراں قدر تحفہ ہے۔ کتاب کے آخر میں بڑی شخصیات کے تعزیتی تأثرات کے مضامین کو شامل کردیا گیا ہے۔ جس سے کتاب کا حسن دوبالا ہوگیا ہے۔ کتاب عمدہ ٹائٹل سے مزین ہے اور قارئین کے لئے کسی تحفہ سے کم نہیں۔

(تبصرہ نگار: مولانا عتیق الرحمٰن)

# جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

## ختم نبوت کورسز ضلع شیخوپورہ (بذریعہ ملٹی میڈیا پروجیکٹر)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیرِ اہتمام ۱۴ مختلف مقامات پر تحفظ ختم نبوت کے عنوان پر یک و دو روزہ ختم نبوت کورسز ۵ جنوری تا ۱۲ فروری ۲۰۲۲ء منعقد ہوئے، جن کی اجمالی رپورٹ درج ذیل ہے:

۵ جنوری ۲۰۲۲ء کو بعد نماز عشاء جامع مسجد بلالؓ (اَجنیانوالا) میں زیرنگرانی مولانا سید محمد عثمان شاہ ترمذی۔ ۷ جنوری بعد نماز مغرب جامع مسجد عثمانیہ (قصبہ جھبراں) میں زیرنگرانی مفتی محمد شفیق امام وخطیب جامع ہذا۔ ۸، ۹ جنوری بعد نماز مغرب دو روزہ کورس جامع مسجد عمر فاروقؓ (ڈیرہ پل والا) نارنگ منڈی میں زیرصدارت مولانا محمد رمضان (مہتمم جامعہ توحیدیہ شیخوپورہ) اور زیرنگرانی قاری محمد صدیق امام مسجد ہذا کورس اور آخر میں مولانا محمد رمضان کا صدارتی بیان۔ ۸، ۹ جنوری بعد عشاء دو روزہ کورس جامع مسجد بیت المکرّم (ڈیرہ ابراہیم) نارنگ منڈی میں زیرنگرانی مفتی اکرام الحق۔ ۱۰ جنوری دِن گیارہ بجے مدرسہ عثمانیہ للبنات ماڑی کلاں نارنگ منڈی میں زیرنگرانی مولانا عبدالماجد عابد۔ ۱۰، ۱۱ جنوری بعد نماز مغرب جامع مسجد شیخانوالی نارنگ منڈی میں زیرنگرانی جناب حاجی محمد سلیم صدر مسجد ہذا۔ ۱۲ جنوری بعد مغرب جامع مسجد عمر فاروقؓ (گاؤں مہتہ سوجا) بدوملہی نارنگ منڈی میں زیرنگرانی مولانا محمد شفیق اِمام وخطیب مسجد ہذا منعقد ہوا۔ ۱۳ جنوری بعد نماز مغرب جامع مسجد ڈیرہ سرداراں مانانوالا نارنگ منڈی میں زیرنگرانی قاری حبیب الرحمٰن امام وخطیب مسجد ہذا۔ ۱۳ جنوری بعد نماز عشاء جامع مسجد ڈیرہ میووالا نارنگ منڈی میں زیرنگرانی مولانا ذکاء اللہ امام وخطیب مسجد ہذا۔ ۲۰، ۲۱ جنوری ۲۰۲۲ء بعد نماز مغرب جامع مسجد عثمانیہ عمر ٹاؤن، چٹی کوٹھی روڈ شیخوپورہ میں زیرنگرانی مولانا حکیم منیر احمد۔ ۲۲، ۲۳ جنوری بعد نماز مغرب جامع مسجد فردوس، جنڈیالہ روڈ میں زیرنگرانی مولانا اِمتیاز احمد کشمیری۔

۴ فروری ۲۰۲۲ء کو بعد نماز عشاء بکاوش سید تجمل حسین شاہ جامع مسجد صدیق اکبرؓ گاؤں کیلے میں زیرنگرانی مولانا مختار احمد اِمام وخطیب مسجد ہذا۔ ۵ فروری بعد نماز مغرب جامع مسجد عثمان ذوالنورینؓ اَجنیانوالا میں زیرنگرانی مولانا ظفر اقبال ربانی امام وخطیب مسجد ہذا۔ ۹، ۱۲ فروری مدرسہ صراط الجنۃ (للبنات) ڈیرہ ابراہیم نارنگ منڈی میں دو روزہ کورس زیرنگرانی مفتی اکرام الحق امیر عالمی مجلس نارنگ منڈی۔

تمام کورسز کے اسباق عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع شیخوپورہ وننکانہ کے مبلغ مولانا فضل الرحمٰن منگلا نے پڑھائے، جن میں عقیدہ ختم نبوت، اہمیت وضرورت اور قادیانیت کے بھیانک عقائد ونظریات کی حقیقت، ظہورِامام مہدی (علیہ الرضوان)، حیات مسیح علیہ السلام، اور قادیانیت کا پس منظر بذریعہ ملٹی میڈیا پروجیکٹر بیان کیا گیا۔ الحمدللہ کثیر تعداد میں لوگوں نے اِستفادہ کیا، جماعت کا لٹریچر فری تقسیم ہوا۔

## تحفظ ختم نبوت کانفرنس لیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت وجماعت نقشبندی لیہ کے زیراہتمام ۲۱ جنوری ۲۰۲۲ کوعظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی تین نشستیں ہوئیں: پہلی نشست جمعہ سے پہلے منعقد ہوئی جس میں نعت اور قاری سراج کی تلاوت اور پروفیسر مولانا ابوالکلام صدیقی کا خطاب ہوا، خطبہ جمعہ مولانا قاری عبدالشکور نے دیا، دوسری نشست جمعہ کے بعد منعقد ہوئی، جس میں حاجی غلام حسین تونسوی اور بھائی جعفرخان نے نعتیہ کلام پیش کیا، بعدازاں پیرطریقت حضرت مولانا پیرحافظ ناصرالدین خاکوانی امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا خطاب اور مجلس ذکر منعقد ہوئی، تیسری نشست بعد نماز مغرب منعقد ہوئی۔ تلاوت قاری بلال صفدر نے کی۔ بعدازاں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا عبدالحمید تونسوی کا خطاب ہوا، نقابت کے فرائض مولانا عبدالشکور اور راقم نے سرانجام دیئے۔ (مولانا محمد ساجد مبلغ لیہ)

## دوروزہ ختم نبوت کورس عرفات کالونی گوجرانوالہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے زیراہتمام جامع مسجد محمدی عرفات کالونی میں دوروزہ ختم نبوت کورس بتاریخ ۲۷، ۲۸ رجنوری ۲۰۲۲ء بروز جمعرات، جمعہ بعد نماز عشاء منعقد ہوا۔ جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا داؤداحمد، مولانا عمر حیات، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع شیخوپورہ کے مبلغین مولانا فضلا الرحمٰن منگلا اور مولانا محمد عارف شامی کے بیانات ہوئے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے نائب امیر پروفیسر حافظ محمد انور نے اختتامی دعا کروائی۔ اہل علاقہ کی دونوں دن کثیر تعداد میں شرکت سے کورس بھرپور کامیاب رہا۔ خطیب مسجد مولانا محمد شفیق الرحمٰن حقانی، قاری عبیداللہ اور انتظامیہ مسجد کی جانب سے دونوں دن شرکائے کورس کے لئے ضیافت کا انتظام کیا گیا۔

## ختم نبوت کانفرنس پنوعاقل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیرانتظام ۹ رفروری ۲۰۲۲ء کو بعد نماز عشاء زیرتعمیر مرکز ختم نبوت پنوعاقل میں سہ ماہی تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت مولانا سائیں غلام اللہ ہالیجوی اور نگرانی

جناب غلام شبیر شیخ نے کی۔ کانفرنس سے مولانا قاری خلیل الرحمٰن انڈھر، مولانا محمد حسین ناصر، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا قاضی احسان احمد کے بیانات ہوئے۔ نقابت کے فرائض حافظ عبدالغفار شیخ نے سرانجام دیئے۔ مولانا حاجی محمد حسن جتوئی عبدالقادر چاچڑ مولانا توصیف احمد جالندھری نے بھرپور تعاون کیا۔

## ختم نبوت ودستار فضیلت کانفرنس گھوٹکی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گھوٹکی کے زیرانتظام ۱۰؍فروری ۲۰۲۲ء کو صبح دس بجے تا شام مسوخان کلوڈ میں تحفظ ختم نبوت ودستار فضیلت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت مولانا سائیں علی حسن مہر جبکہ نگرانی جناب سائیں سید نور محمد شاہ نے کی۔ حاجی امداداللہ پھلپوٹو نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ کانفرنس میں مولانا سید حبیب اللہ شاہ، مولانا سائیں غلام اللہ ہالیجوی، مولانا محمد حسین ناصر، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا مفتی محمد راشد مدنی اور حضرت مولانا سائیں عبدالقیوم ہالیجوی کے بیانات ہوئے۔

## تحفظ ختم نبوت کورس لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام دوروزہ تحفظ ختم نبوت کورس ۱۱، ۱۲ فروری ۲۰۲۲ء کو جامع مسجد مہر دین گرین پارک شالامار میں منعقد ہوا۔ کورس میں ’’عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت، حیات عیسیٰ، کذبات مرزا، قادیانیوں اور عام کافروں میں فرق، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور مہدی علیہ الرضوان کی علامات ونشانیاں اور تحریک ہائے ختم نبوت‘‘ عنوانات پر لیکچر دیئے گئے۔ ختم نبوت کورس میں سینکڑوں افراد نے شرکت کی۔ شرکاء کورس کو لٹریچر فراہم کیا گیا۔ بعدازاں اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا علیم الدین شاکر، میاں محمد رضوان نفیس، مولانا عبدالنعیم اور مولانا خالد محمود، مولانا سعید وقار، مولانا سبحان محمود، مولانا عبدالستار سمیت دیگر علماء، عوام اور سٹوڈنٹس نے شرکت کی۔

## مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے مدارس میں دورے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے چناب نگر کورس کی دعوت کے لئے مبلغ مولانا محمد اقبال کی معیت میں ڈیرہ غازی خان کے مدارس جامعہ محمودیہ پل شوریہ، دارالافتاء خیابان سرور، جامعہ رحیمیہ عابدیہ فرید آباد کالونی، جامعہ محمدیہ گلشن محمد تونسہ شریف، دارالعلوم ریتڑہ، خانقاہ جامعہ امروٹ کھڈ بزدار میں بیانات کئے۔

ڈیرہ اسماعیل کے جامعہ محمدیہ پروا، جامع مسجد خالد ابن ولید پولیس لائن، جامعہ مدینۃ العلوم، جامعہ نعمانیہ صالحیہ اور جامعہ ابی ابن کعبؓ میں قاری احسان اللہ احسان کی معیت میں طلبہ کو کورس کی دعوت دی۔

لکی مروت میں مولانا محمد ابراہیم ادہمی کی رفاقت میں جامعہ حلیمیہ درہ پیزو، جامعہ صدیقہ مٹورہ، دارالعلوم اسلامیہ، جامعہ عثمانیہ لکی مروت میں اور جامع مسجد لاری اڈا سرائے نورنگ میں بیان ہوا۔

بنوں میں مفتی عظمت اللہ سعدی اور مولانا عابد کمال صوبائی مبلغ کی رفاقت جامعہ اسلامیہ ہوید، ختم نبوت کانفرنس پیڑی، خیل مدرسہ سراج العلوم، کورس جامع مسجد ابراہیم محلّہ نواب صدارت مولانا مفتی غلام اللہ، ڈاکٹر دوست محمد، سیمینار جامعہ علوم اسلامیہ داؤد شاہ اور مرکزی جامع مسجد منگل میلہ میں جمعہ کا بیان ہوا۔

کرک مولانا عبدالرزاق کی معیت میں شمس المدارس احمد آباد، دارالعلوم دارارقم سنڈہ خرم مولانا مقصود گل کے مدرسہ، دارالعلوم امام ابوحنیفہؒ رنگین آباد لاچی، جامع مسجد تندوری چوک میں بیانات ہوئے۔

نوشہرہ کے مدارس میں مولانا قاری محمد اسلم اور مولانا عابد کمال کی معیت میں جامعہ صدیقیہ چونا بازار، جامعہ ابوہریرہ خالق آباد، جامعہ ترتیل القرآن بابا کرم شاہ وغیرہ میں بیانات ہوئے۔

اٹک میں مبلغ مولانا محمد طارق کی معیت میں دارالعلوم نصیریہ غورغشتی، مدرسۃ العلوم الاسلامیہ بہبودی بانی مولانا عبیدالرحمٰن، جامعہ خلفاء راشدین ویسہ مولانا عالم زیب، جامعہ قاسمیہ خگوانی چوک حضرو۔ بعض پروگراموں میں مجلس کی مرکزی شوریٰ کے رکن مولانا قاضی محمد ابراہیم الحسینی مدظلہ کی رفاقت حاصل رہی۔

چکوال: مبلغ مولانا مفتی خالد میر کی معیت میں جامعۃ الحبیب بھون روڈ، مدرسہ تدریس القرآن مولانا عتیق الرحمٰن، مفتی محمد معاذ، جامعہ اظہارالاسلام امدادیہ بانی مولانا قاضی مظہر حسینؒ مہتمم مولانا قاری جمیل الرحمٰن، مولانا پیر عبدالرحیم نقشبندی مدظلہ سے ملاقات اور ان کی اہلیہ محترمہ کی وفات پر تعزیت کا اظہار بھی کیا۔

سرگودھا: مبلغ مولانا خالد عابد کی رفاقت میں موتی مسجد اور جامع مسجد عمر فاروقؓ متصل دفتر ختم نبوت میں خطبات جمعہ، جامع مسجد اکبری کوٹ فرید عشاء کے بعد درس، مرکز اہل سنت چک ۸۷ بانی مولانا محمد الیاس گھمن صبح دس سے ساڑھے دس تک دورہ تحقیق المسائل کے شرکاء سے اور دارالعلوم زکریا مولانا آفتاب اکرم میں خطابات ہوئے۔

## ختم نبوت کورس مانگا منڈی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مانگا منڈی کے زیر اہتمام جامع مسجد الرحمٰن و مدرسہ تعلیم القران یونین کونسل روڈ مانگا منڈی میں مولانا قاری محمد اقبال کی زیرنگرانی ۱۷ر فروری ۲۰۲۲ء کو ایک روزہ ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مانگا منڈی کے رہنما مولانا محمد ارشد نے خطاب کیا۔ مولانا احسان اللہ، مفتی ابوبکر صدیق، مولانا عابد ارشاد، مولانا محمد اقبال، مولانا عبدالواجد، قاری محمد نعمان سمیت علاقہ بھر سے علمائے کرام، عوام الناس اور نوجوانان طلباء نے بھرپور شرکت کی۔

# رعایتی قیمت مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

| نمبر شمار | نام کتاب | مصنف | رعایتی قیمت |
|---|---|---|---|
| 1 | قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ | پروفیسر محمد الیاس برنیؒ | 350 |
| 2 | رئیس قادیان | ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ | 300 |
| 3 | ائمہ تلبیس | ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ | 300 |
| 4 | تحفہ قادیانیت (چھ جلدیں) | حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ | 1200 |
| 5 | فتاوی ختم نبوت (تین جلدیں) | مولانا سعید احمد جلالپوری شہیدؒ | 1000 |
| 6 | تحریک ختم نبوت (10 جلد مکمل سیٹ) | حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب | 2500 |
| 7 | مقدمہ بہاولپور مکمل سیٹ (تین جلدیں) | حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب | 1000 |
| 8 | محاسبہ قادیانیت۔ جلد نمبر 1 تا 15 (مزید جلدوں کی اشاعت جاری ہے) | متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل | 3750 |
| 9 | قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ (5 جلدیں) | حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب | 1000 |
| 10 | قادیانی شبہات کے جوابات (کامل) | حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب | 300 |
| 11 | چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ (5 جلدیں) مکمل سیٹ | حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب | 1200 |
| 12 | آئینہ قادیانیت | حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب | 150 |
| 13 | ایک ہفتہ شیخ الہندؒ کے دیس میں | حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب | 120 |
| 14 | قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے | جناب محمد متین خالد صاحب | 120 |
| 15 | سیرت حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا | ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ | 150 |
| 16 | تذکرہ مجاہدین ختم نبوت | حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب | 150 |
| 17 | خطبات شاہین ختم نبوت (دو جلدیں) | مولانا محمد بلال، مولانا محمد یوسف ماما | 400 |
| 18 | اسلام اور قادیانیت ایک تقابلی مطالعہ | مولانا عبدالغنی پٹیالویؒ | 150 |
| 19 | مجموعہ رسائل (رد قادیانیت) (دو جلدیں) | رسائل اکابرین | 400 |
| 20 | قادیانیت کا تعاقب | مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد | 120 |
| 21 | ختم نبوت کورس | مفتی مصطفیٰ عزیز | 200 |

**نوٹ:** ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تبلیغی ادارہ ہے۔ تبلیغ کے نقطہ نظر سے تقریباً لاگت پر کتب مہیا کی جاتی ہیں

ملنے کا پتہ:..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان ...... جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ

# تحفظ ختم نبوت کانفرنس بھسین لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے زیر اہتمام تحفظ ختم نبوت کانفرنس مرکزی عیدگاہ بھسین لاہور میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر مولانا خواجہ عزیز احمد کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں مختلف قصبوں و دور دراز علاقوں سے مجاہدین ختم نبوت و عشاقان ختم نبوت کی قافلوں کی صورت میں شرکت کی کانفرنس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، جمعیت علماء اسلام کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل مولانا محمد امجد خان، جامعہ اشرفیہ کے پروفیسر مولانا محمد یوسف خان، جے یو آئی کے رہنما مولانا جمیل الرحمن درخواستی، مجلس کے مرکزی رہنما مولانا عزیز الرحمن ثانی، مولانا نور محمد ہزاروی، سید سلمان گیلانی، پیر رضوان نفیس، مولانا علیم الدین شاکر، قاری جمیل الرحمن اختر، مولانا عبدالنعیم، مولانا محمد حنیف کمبوہ، مولانا محبوب الحسن طاہر، معاون خصوصی مولانا فضل الرحمن بلال احمد میر، مولانا خالد محمود، مولانا سعید وقار، قاری حماد انور نفیسی، مولانا محمد قاسم گجر، قاری محمد عابد حنیف، مولانا عبدالعزیز، ماسٹر محمد ارشاد، بھائی محمد ابراہیم، مولانا محمد عمران نقشبندی سمیت علماء، قراء اور ہزاروں کی تعداد میں عوام نے شرکت کی۔ ختم نبوت کانفرنس سے مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امت مسلمہ کے مشترکہ عقائد ونظریات پر کسی قسم کا سمجھوتہ اور سودا بازی کرنے والے دونوں اسلام اور ملک کے غدار ہیں۔ اسٹیبلشمنٹ اور بیوروکریسی میں چھپے ہوئے قادیانی غیر محسوس انداز میں مذہبی اور جمہوری قوتوں کے درمیان ٹکراؤ کی صورت پیدا کر رہے ہیں تاکہ ملک کو مذہبی ومعاشی حوالہ سے عدم استحکام کا شکار کیا جاسکے۔ ملک میں فرقہ وارانہ فسادات وکارروائیوں کے پس پردہ قادیانیوں کا پیسہ اور بیرونی ایجنسیوں کے ڈالر کام کر رہے ہیں۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ قادیانی اوران کے آلہ کاروں کا خطرناک کھیل ملکی سلامتی کیلئے زہر قاتل ہے قادیانی اسرائیل وبھارت کیساتھ سیاسی گٹھ جوڑ پاکستان اور ملت اسلامیہ کیخلاف ایک بہت بڑی سازش ہے۔ مولانا محمد امجد خان نے کہا کہ یہ بات ریکارڈ پر موجود ہے کہ قادیانیوں نے پاکستان کو تسلیم ہی نہیں کیا اور وہ اکھنڈ بھارت کے ایجنڈے پر عمل پیرا ہیں، انہوں نے کہا کہ ہماری تاریخ گواہ ہے وطن کی سلامتی اور دفاع کیلئے ہم نے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا ہمارے بزرگوں نے اپنی جدوجہد جاری رکھی، بلکہ جب تک یہ فتنہ اپنے منطقی انجام تک نہیں پہنچ جاتا تب تک جدوجہد جاری رہے گی ہم تمام قادیانیوں کو دعوت اسلام دیتے ہیں کہ وہ کفر کے اندھیروں سے نکل کر اسلام کی آغوش میں آجائیں تاکہ روز محشر ساقی کوثر ﷺ کی شفاعت کے مستحق بن سکیں۔ مولانا یوسف خان نے کہا کہ سول وملٹری بیوروکریسی کی کلیدی پوسٹوں اور حساس عہدوں پر قادیانیوں کا براجمان ہونا ملکی سلامتی کیلئے سنگین خطرہ ہے جن کا محاسبہ بہت ضروری ہے، قادیانیوں کو تمام کلیدی عہدوں سے الگ کیا جائے۔ مولانا عزیز الرحمن ثانی نے کہا کہ تحفظ ناموس رسالتؐ اور تحفظ ختم نبوتؐ کے قانون کا ہر صورت تحفظ کریں گے۔ قادیانی پاکستان کیخلاف عالمی سطح پر جو سازشیں کر رہے ہیں اس کا نوٹس لیا جائے۔ حکومت قادیانیوں کے بارے میں 1974ء کے قانون پر عمل درآمد کو یقینی بنائے۔ قادیانیوں کو اسلامی اصلاحات استعمال کرنے سے روکا جائے۔

# تعاون کی اپیل

عقیدہ ختم نبوت کی سربلندی، ناموس رسالت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لیے

## عطیات، صدقات اور زکوٰۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دیجئے

اپیل کنندگان

## تعارف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

☆ حضرت امیر شریعتؒ اور خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمدؒ کے ارشادات کی روشنی میں ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے بالاتر ہو کر تبلیغ دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرنے والی مذہبی جماعت ہے۔ الحمدللہ!

☆ اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے مجلس کو پاکستان اور بیرون پاکستان قادیانیت کے محاذ پر کامیابی نصیب ہوئی۔

☆ آئینی طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ قانوناً قادیانیوں کو شعائر اسلام کے استعمال سے روک دیا گیا۔

☆ یورپین ممالک میں تبلیغ اسلام اور قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کے رد میں مراکز قائم کئے گئے۔

☆ برطانیہ میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام...... چناب نگر میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد۔

☆ چناب نگر میں سالانہ رد قادیانیت کورس ...... چناب نگر میں ایک سالہ ختم نبوت تخصص کورس۔

☆ قادیانیت کے ہمہ وقت تعاقب کے لیے 40 مبلغین 30 تبلیغی مراکز اور دفاتر 8 شعبہ ہائے تعلیم القرآن۔

☆ چناب نگر شعبہ کتب...... شعبہ میٹرک، ایف اے ...... ماہنامہ لولاک ملتان...... ہفت روزہ ختم نبوت کراچی۔

☆ تحفہ قادیانیت 6 جلدیں...... تحریک ختم نبوت 10 جلدیں...... محاسبہ قادیانیت 17 جلدیں

☆ اردو، انگریزی، عربی میں رد قادیانیت پر فری لٹریچر...... دیگر رد قادیانیت پر اہم کتب شائع شدہ۔

☆ انٹرنیٹ پر ماہنامہ لولاک...... ہفت روزہ ختم نبوت...... اور دیگر مجلس کی کتب دستیاب ہیں۔

## عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 061-4783486

ترسیل زر کا پتہ: اکاؤنٹ نمبر 0038-01034640 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ ملتان

حضرت مولانا خواجہ خان محمد ناصر الدین خاکوانی

حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد صاحب

حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

### علاقائی مراکز کے فون نمبرز

| | | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| اسلام آباد<br>0334-5082180 | راولپنڈی<br>0304-7520844 | سیالکوٹ<br>0300-7442857 | گوجرانوالہ<br>0302-5152137 | لاہور<br>0300-4304277<br>0300-4918840 | سرگودھا<br>0301-6361561 | چناب نگر<br>0301-7977785<br>0301-6395200 | جھنگ<br>0303-2453878 | خانیوال<br>0301-7819466 | چیچہ وطنی<br>0300-7833358 | بہاولنگر<br>0333-6309355 |
| بہاولپور<br>0300-6851586 | میرپورخاص<br>0334-3463200 | رحیم یارخان<br>0301-7659790 | سکھر<br>0302-3623885 | اوکاڑہ قصور<br>0300-6950684 | فیصل آباد<br>0301-7224794 | حیدرآباد<br>0300-8775697 | شیخوپورہ<br>0300-5598612 | کوئٹہ<br>2841995<br>0331-3864596 | گجرات<br>0300-8032577 | کراچی<br>32780337 |